عبدالرحمٰن کی
سندیس راسک
مرتب: ڈاکٹر انوار احمد

عبدالرحمٰن ملتانی کی نظم

سندیس راسک

عبدالرحمٰن ملتانی کی نظم
سندیس راسک

مرتب

ڈاکٹر انوار احمد

مترجم

پروفیسر سید اصغر علی شاہ
نازیہ بخاری

شعبہ اُردو
بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

اپنے پیارے ملتان

کے نام

فہرست

چند باتیں

مسعود اشعر نے ۱۷ رمارچ ۲۰۰۴ء کو روزنامہ جنگ میں اپنے کالم ''آئینہ'' میں لکھا:

> ''ہندوستان کے ممتاز نقاد اور محقق نامور سنگھ جی نے اپنے خطبے میں بتایا کہ ملتان کا ایک شاعر گیارہویں صدی میں اس علاقے کی زبان میں شاعری کر رہا تھا۔ یہ زمانہ بابا فرید گنج شکر سے بھی پہلے کا زمانہ ہے یعنی پنجابی یا سرائیکی شاعری کا ابتدائی دور اس کی شاعری کے مخطوطے راجستھان سے ملے ہیں۔ ان مخطوطوں میں اس کا نام ''اودھ دان'' لکھا ملتا ہے جو یقیناً عبدالرحمٰن ہوگا۔''

اسی کالم کے اختتام پر جناب مسعود اشعر نے میرا نام لے کر کہا کہ سرائیکی ریسرچ سنٹر کے ڈائریکٹر کو اِس طرف توجہ کرنی چاہیے۔ اتفاق سے اُسی برس مجھے سارک رائٹرز کانفرنس میں شرکت کا موقع کشور ناہید کے طفیل مل گیا اور وہاں میں نے کوشش کی کہ میں دھوتی پوش بزرگ سکالر نامور سنگھ سے اس مخطوطے کا اتا پتا معلوم کروں۔ ایک نشست میں تو مجھے احساس ہوا کہ وہ لاہور میں خطاب کرتے وقت تو اِس لیے پر جوش تھے کہ وہ یہ جواب دینے کی کوشش کر رہے تھے کہ ہندو اہل علم تعصب سے کام لیتے ہیں اور اُنہوں نے اُن کی رواداری کی مثال میں بتایا تھا کہ ملتان کے شاعر عبدالرحمٰن کے کلام کو محفوظ کرنے کا سہرا ہندوؤں کے سر ہے مگر یہاں وہ زیادہ پر جوش دکھائی نہ دیئے تاہم میں نے دوسری نشست اور پھر دوسرے دن چائے کے وقفے پر اُن کا گرم جوش تعاقب جاری رکھا اور انہوں نے مجھے دہلی کے کچھ کتاب فروشوں کا پتا دیا میں نے ڈاکٹر شمیم حنفی اور ڈاکٹر سہیل فاروقی کے ذریعے ان سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ کتاب دستیاب نہیں۔ کشور ناہید نے

اگلے روز ڈاکٹر گوپی چند نارنگ سے ملوایا جو سارک کانفرنس کی مقامی منتظم سے کشیدگی کے سبب وہاں نہیں آئے تھے، ڈاکٹر نارنگ نے میرے سوال کے جواب میں بڑے اعتماد سے کہا کل صبح کتاب تمہارے ہوٹل میں پہنچ جائے گی اور اگلے روز یہی ہوا یہ کتاب موتی لال بنارس لال پبلشرز، دہلی کی مطبوعہ تھی۔ (۱۹۹۸) جو اس کے سنسکرت میں ڈھالے گئے متن اور پروفیسر C.M. Mayrhofer کے انگریزی ترجمے پر مبنی تھی جو آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی، کینبرا، آسٹریلیا میں اُستاد تھے مگر اس کتاب نے جہاں کچھ اُلجھنوں کو رفع کیا وہاں کئی سوالات کا اضافہ بھی کر دیا۔

چنانچہ میں نے ڈاکٹر تبسم کاشمیری سے رابطہ کیا انہوں نے مجھے لکھا:

> ''میں لسانیات کا آدمی نہیں ہوں اس لیے اس کے لسانی اوصاف پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میری دلچسپی کا مرکز یہ رہا ہے کہ اس میں ملتانی/ سرائیکی کا عنصر کس حد تک ہے اور کیا اسے قدیم سرائیکی کا نمونہ کہہ سکتے ہیں؟ ہندی والوں نے اسے ہندی کا نمونہ قرار دے کر تاریخ کا حصہ بنا دیا ہے۔ اُردو والے خاموش ہیں۔ میں سوچتا ہوں اگر اُردو والوں نے دکنی ادب میں ''کدم راؤ پدم راؤ'' کو اُردو نظم (دکنی اُردو کی نظم) تسلیم کیا ہے، تو ''سندیس راسک'' کو قدیم اُردو کا نمونہ کیوں تسلیم نہیں کیا؟ دونوں نظموں میں سنسکرت اور مقامی زبانوں کا استعمال یکساں طور پر موجود ہے۔ میرے خیال میں ''سندیس راسک'' کو تاریخ کے حوالے سے بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔''

اس کے بعد میں نے ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور ڈاکٹر معین الدین عقیل سے رابطہ کیا ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے اپنی علالت اور مصروفیت کے سبب بہت سی دُعائیں دیں جبکہ ڈاکٹر عقیل نے بہت سی کتابوں کے متعلقہ اوراق کی فوٹو کاپی عنایت کی اور ساتھ ہی ساتھ اپنے ایک ماخذ سے اس بات کی نشاندہی کی کہ سنگھی جین سیریز - بائیس میں یہ پورا متن شائع ہوا ہے، اُسے کسی طرح سے حاصل کرو اس کے بعد سے شوق کے سفر کا ایک اور مرحلہ شروع ہوا میں دو مرتبہ بھارت گیا بہت سے دوستوں اور عالموں سے رابطہ کیا مگر اس کا سراغ نہ ملا۔ یہاں آخر ڈاکٹر گوپی چند نارنگ پھر کام آئے انہوں نے ساہتیہ اکادمی کے کتاب خانے سے وابستہ ایک خاتون کے ذمے یہ کام لگایا

جن سے میں اِی میل کے ذریعے متواتر رابطے میں رہا اور آخرِ کار ساہتیہ اکادمی کی طرف سے بھارتیہ ودیا بھون، بمبئی کی 1945ء کی مطبوعہ ''The Samdesa Rasaka of Abdul Rehman'' موصول ہوگئی جس کے لیے میں پھر ڈاکٹر نارنگ کا ممنون ہوں۔ میرے ایک قابلِ فخر عزیز شاگرد ابرار عبدالسلام نے بھی بہت سی کتب اور رسائل سے بعض حوالے تلاش کر کے دیئے۔

صدرِ شعبہ اُردو ڈاکٹر روبینہ ترین اور اپنے عزیز شاگرد ڈاکٹر عامر سہیل کا میں اس لیے ممنون ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی اشاعت کا ذمہ لیا ہے اور ڈاکٹر شازیہ عنبرین تو میرے سبھی تصنیفی و تالیفی کاموں میں ایک خاموش اور صابر کارکن کے طور پر معاون ہوتی ہیں۔ اظہر خان اور وقار حیدر نے اس کی کمپوزنگ میں میری مدد کی، محمد شفیق سبحانی میرے سابق ڈین آفس کی باوفا نشانیوں میں سے ہے میں اُس کا بھی ممنون ہوں۔

ملتان میں سید اصغر علی شاہ عربی کے پروفیسر ایک قادر الکلام شاعر اور غیر معمولی اوصاف کے شخص ہیں چنانچہ میری درخواست پر اِس متن کا سنسکرت سے اُردو میں ترجمہ اُنہوں نے کیا، میری ایک ہونہار شاگرد نازیہ بخاری نے انگریزی متن کا اُردو میں ترجمہ کیا اور میں نے ملتان کے جاگیرداروں اور غیر حاضر زمینداروں کی طرح اُن کی محنت کی فصل پر اپنا نام لکھا۔ شاہ صاحب کا میرے دل میں بے پناہ احترام ہے مگر میں انکسار کے باوجود ایک خودسر آدمی ہوں چنانچہ شاہ صاحب کے ترجمے میں اصلاح سے باز نہیں آیا۔

میرا یہ قطعی دعویٰ نہیں کہ میں نے اِس حوالے سے سب یا بیشتر سوالوں کا جواب فراہم کر دیا ہے تاہم میں نے اِس کام کو بڑے شوق سے کرنے کی کوشش کی ہے اور مجھے توقع ہے کہ میرا یہ جذبہ اور اہلِ علم کو اِس طرف متوجہ کرے گا اور اس کام کی یہ ابتدائی شکل کسی اور کے ہاتھوں تکمیل کو پہنچے گی۔

انوار احمد

۳۰ر جون ۲۰۰۷ء

سندیس راسک اور عبدالرحمٰن کے بارے میں چند مباحث

ہمارے ہاں بہت سے علماء کا اسلوب اور استدلال ایک خاص طرح کے تعصب سے آزاد نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج اہلِ ملتان شاکی ہیں کہ اُن کی تاریخی، تہذیبی اورادبی شناخت کے ہر حوالے کو نامعتبر اور مشکوک بنا دیا جاتا ہے اس کی تازہ مثال مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی، لاہور (المعروف ڈاکٹر وحید قریشی، اکیڈمی) سے 2006ء میں شائع ہونے والی محمد انصار اللہ کی کتاب ''تاریخ ارتقاء زبان وادب (پہلا حصہ) - ابراہیم لودھی کے عہد تک'' ہے۔ جس میں سندیس راسک کے مصنف کی ملتان سے نسبت کی تردید وکیلِ استغاثہ کے طور پر کی گئی ہے۔

> ''سندیس راسک کے مصنف نے اپنے باپ کے مسکن کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مغرب کی سمت میں زمانہ قدیم سے مشہور ملیچھ نامی ایک ملک ہے۔ کتاب میں ضمناً ایک جگہ ''مول استھان'' نامی مقام کا ذکر بھی آیا ہے۔ ان دونوں کو ملا کر یہ مفروضہ قائم کرلیا گیا ہے کہ مصنف ملتان کا رہنے والا تھا۔ اس مفروضہ کی بنیاد یہ تھی کہ:

الف) جدید ہندی کے بدوانوں کے زعم میں زمانہ قدیم سے مسلمانوں کو ''ملیچھ'' کہا جاتا تھا اور

ب) ملتان پر مسلمانوں کا بہت پہلے قبضہ ہو چکا تھا' اس لیے وہ مسلمانوں کا ملک یعنی ملیچھ دیس ہوگیا۔

حالانکہ تمام حالات اور قراین اس کے برخلاف موجود تھے۔ شمال اور جنوب میں مختلف علاقے ایسے تھے جن کو ملتان سے بہت پہلے مسلمان اپنا مسکن بنا چکے تھے۔ مسلمانوں سے قدیمی تعلق کی بنیاد پر ہی اگر کسی ''ملیچھ دیس'' کی جستجو مقصود تھی تو ملتان کو ہرگز کوئی خصوصیت نہیں تھی۔ پھر یہ بات بھی سمجھنے کی تھی کہ مصنف نہ صرف خود مسلمان ہے بلکہ اس کے باپ کا نام میں کلمہ ''میر'' کی شمولیت اس حقیقت کی بھی غماز ہے کہ اس کے اسلاف بھی مسلمان تھے۔ ایسا شخص مسلمانوں کو یا مسلمانوں کے ملک کو ''ملیچھ'' نہیں کہہ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

ترپاٹھی جی (وشوناتھ ترپاٹھی) نے الفاظ میں احتیاط برتتے ہوئے ''ملیچھ دیس'' کے معنی ''غلط مذہب کا ملک'' بتایا ہے۔ یہ سامنے کی بات تھی کہ عبدالرحمان کے لیے غلط مذہب کون سا ہوسکتا ہے۔گمان غالب ہے کہ ملیچھ دیس سے عبدالرحمان کی مراد بنارس شہر سے ہے جو مسلمانوں کے دورِ اقتدار میں ہندو مذہب کا مرکز بنا رہا اور جس کے ''مول استھان'' ہونے میں شبہ کی گنجائش نہیں۔اس شہر کے بارے میں شاعر نے جو لائق توجہ اطلاعات فراہم کی ہیں' یہ ہیں:

الف) وہ زمانہ قدیم سے نہایت مشہور ہے۔

ب) وہاں شاعری کی روایت قدیم ہے۔

ج) وہاں مختلف بولیوں کے عالم اور شاعر جمع رہتے تھے مختلف زبانوں کا بیان کرتے ہوئے شاعر نے اپ بھرنش' سنسکرت پراکرت اور پیشاچی وغیرہ کا نام لیا ہے۔

د) وہاں درختوں پر کوئل بولتی تھی اور پودوں پر پھول کھلتے تھے۔

ملتان میں ان میں سے کوئی ایک بات بھی موجود نہیں تھی۔مسلمانوں کے اس شہر کے بارے میں جو بات مشہور تھی وہ یہ تھی کہ

چار چیز است تحفہ ملتان گرد و گرما، گداو گورستان [ص۹۱]

ملتان کی قدامت وہاں عالموں اور شاعروں کا اکٹھا ہونا اور وہاں کے معروف (آم کے) درختوں پر کوئل کے بولنے سے انکار کے لیے بہت ہی زیادہ متعصب نظر اور تنگ دل چاہیے جو لاہور سے شائع ہونے والی ایسی بعض کتابوں کے اسلوب اور طرزِ استدلال کی بدولت میسر آجاتا ہے۔

تاہم اس حوالے سے تحقیق کرنے والے بعض اصحابِ علم ایسے بھی ہیں جنھوں نے داخلی اور خارجی شہادتوں کی بنیاد پر کم از کم تین نکات پر اتفاق کیا ہے۔

1۔ شاعر کا نام عبدالرحمٰن تھا جو ایک جولاہے میر سین کا بیٹا تھا۔

2۔ یہ شاعر ملتان سے تعلق رکھتا تھا۔

3۔ سندیس راسک شہاب الدین غوری کے زمانے سے ذرا پہلے کی تصنیف ہے۔

شری جیناوجے منی جنھوں نے اسے ۱۹۴۵ء میں مرتب کر کے شائع کیا تھا اس کے دیباچے میں

لکھتے ہیں۔

"راسک میں دیئے گئے بیانات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُس وقت ہندوستان کے شمال،مغرب میں واقع ملتان ہندوؤں کے مقدس مقامات کی وجہ سے مشہور تھا۔ وہاں پر موجود سورج دیوتا کا مندراور سورج کنڈ پورے ہندوستان میں مشہور تھے اور یہ شہر- ملتان ایک ترقی کرتا خوشحال شہر تھا۔سندیس راسک سے یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ ابھی اس شہر پر غیر ملکی حملہ آوروں کا سایہ نہیں پڑا تھا۔یہ تو شہاب الدین کے حملے کے بعد ہوا کہ ملتان کی (ہندوانہ) شان معدوم ہوگئی۔پھر کھمبات (کمبے) اور آج کی جیسلمیر ریاست میں موجود وجے نگر یا وکرم پورا کا ذکر بھی اہم ہے جو ملتان سے بہت دور نہیں۔اس نظم میں قاصد بھی ملتان سے کھمبات جارہا ہے۔" [سنگھی جین سیریز،نمبر۲۲،دی سندیس راسک آف عبدالرحمٰن، (دیباچہ)،ص۱۲]

اسی طرح برہنی کو ملنے والا قاصد بھی ملتان سے کھمبات (کمبے) جارہا ہے جو گجرات میں ہے اور جس کی خوشحالی بھی شہاب الدین غوری کے حملے سے پہلے قائم تھی جس سے منی جی یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ یہ راسک بارہویں صدی کے نصف آخر یا زیادہ سے زیادہ تیرہویں صدی کے نصف اول میں لکھا گیا۔[ص۱۳] یہاں یہ واضح رہے کہ منی جی بکرمی سال یا سمت کا ذکر کر رہے ہیں جو عیسوی سال سے ستاون برس قبل (۱۸ستمبر بروز جمعرات) شروع ہوا۔گویا سندیس راسک کے اس اہم مرتب نے اس کا جو زمانۂ تخلیق متعین کیا ہے اُسے ہم عیسوی سال میں سمجھنا چاہیں تو ہم کہیں گے کہ سندیس راسک بارہویں صدی عیسوی میں تخلیق ہوا۔

ڈاکٹر تنویر احمد علوی نے اپنی کتاب "شمالی ہند کی بولیوں اور بھاشاؤں میں بارہ ماسہ کی روایت" (نئی دہلی-۲۰۰۵ء) میں سندیس راسک کا عہد تخلیق متعین کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ ابدہ مان یا عبدالرحمٰن کے سندیس راسک کی روایت سے چنداین کے خالق ملا داؤدضرور واقف تھے۔ [ص۲۶]

چنداین کا زمانہ تصنیف بقول ڈاکٹر تنویر علوی ۷۸-۷۷۷ھ ہے جو عیسوی سال

۴۳-۲۷۲-۴۷۲ابنتا ہے گویا بہر صورت یہ تصنیف فیروز شاہ تغلق کے عہد (۵۲ ۷ھ-۹۰ ۷ھ- بمطابق ۱۳۵۱ء-۱۳۸۸ء) سے پہلے کی ہے جبکہ R. Allchin نے اپنی مرتبہ کتاب "Kavitavali by Tulsi Das" (New York 1984) میں عبدالرحمٰن کا زمانہ گیارہویں سے تیرہویں صدی تک کا بتایا ہے۔[ص ۵۵]

وجے منی نے ایک اور قیاس بھی پیش کیا ہے کہ عبدالرحمٰن اگر ملتان کا نہیں بھی ہے تو اُس نے ہندو مذہب اور ثقافت اور راسک میں استعمال ہونے والی زبان سے گہری شناسائی کے لیے ہندو ثقافت کے کسی اہم مرکز میں بہت عرصہ قیام کیا اور مہارت حاصل کی اور غالباً یہ جگہ ملتان ہے۔[ص ۱۳]

عبدالرحمٰن کے بارے میں زیادہ تر علماء نے یہ قیاس پیش کیا ہے کہ وہ اپنی ماں بولی یعنی پراکرت سے تو آگاہ تھا ہی وہ سنسکرت سے بھی بخوبی واقف تھا اور پھر جس ادبی اپ بھرنش میں اُس نے سندیس راسک لکھی اس پر بھی اسے مہارت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نظم کے متن میں وہ لفظ اور وزن استعمال کرتا ہے جو سنسکرت میں نہیں اور جو اپ بھرنش میں بھی نہیں۔

جبکہ ڈاکٹر محمد حسن ''قدیم ادب کی تنقیدی تاریخ اٹھارویں صدی تک (اُتر پردیش: اُردو اکادمی لکھنؤ، ۱۹۸۶ء) میں لکھتے ہیں کہ عبدالرحمٰن جس ملیچھ دیس کا رہنے والا تھا دراصل ملتان تھا۔''[ص ۴۲]

ڈاکٹر محمد حسن نے ہی کے ایس بیدی کا حوالہ دیا ہے وہ لکھتے ہیں:

''عہد قدیم ایک ہزار سے پندرہ سو تک یہ مسلمہ ہے کہ اس عہد سے پیشتر پشاچی، اپ بھرنش میں لکھنا باعث فخر محسوس کرتے تھے۔ سب سے پہلے ملتان کے باشندے عبدالرحمٰن نے سندیش راسک لکھا۔ اس زبان کو اپ بھرنش کی آخری شکل یا موجودہ پنجابی یا اپ بھرنش کی درمیانی کڑی خیال کرنا چاہیے۔ درحقیقت یہ زبان موجودہ پنجابی یا اپ بھرنش کی درمیانی کڑی تھی۔ عبدالرحمٰن 1010ء عیسوی میں اپنا مذہب تبدیل کر کے اسلامی دائرے میں آ چکا تھا۔''[ص ۴۳]

اسی طرح ''عہد وسطیٰ کی ہندی ادبیات میں مسلمانوں کا حصہ'' (پٹنہ ۱۹۹۵ء) میں پروفیسر سید حسن

عسکری لکھتے ہیں:

''زبان و بیان اور دوسری خصوصیات کے اعتبار سے بہت اہم ایک اور چھوٹی منظوم کتاب ہے۔ جو ۱۲-۱۹۱۱ء سے قبل بالکل مفقود تھی۔۔۔۔۔۔ اس شاعر کا نام عبد الرحمٰن ابن میر سین تھا۔ شاید ایک نو مسلم خاندان کا فرد تھا۔ جس کا تعلق ہندوستان کے شمال و مغربی علاقوں بالخصوص ملتان جیسلمیر اور اطراف سے تھا۔ پیشہ کپڑا بُننا تھا۔ ہندوؤں کی بھاشاؤں ان کے تہذیب و تمدن، ریتی رواج، روایات، جذبات کا اس پر بہت گہرا اثر تھا۔ اس نے اپنی چھوٹی لیکن نہایت دلآویز اور لسانی اعتبار سے بہت وقیع کتاب سندیس راسک پراکرت کی ارتقائی عوامی بولی گرام بھاشا یا اپ بھرنش میں غالباً بارہویں صدی وکرمی کے اواخر یا تیرھویں صدی کے اوائل میں منظوم کی۔''[ص ۵۸]

ساہتیہ اکادمی' دہلی نے انسائیکلوپیڈیا کے طرز پر "A History of Indian Literature" شائع کی ہے جس کی جو جلد سن 500 سے 1399 تک کے دور کا احاطہ کرتی ہے اُس میں Sisir Kumar Das لکھتے ہیں:

''ملتان کے ادھی مان یا عبد الرحمٰن کی سندیس راسک وہ تصنیف ہے جو گیارہویں صدی میں اُس سے تخلیق کرائی گئی۔ تاہم بعد کے محققین کا کہنا ہے کہ یہ بہت بعد کی تصنیف ہے۔ یہ محبت کا ایک خوبصورت بیانیہ ہے۔ جس کی سنسکرت میں دو تفسیریں بھی ملتی ہیں۔ دیویدی کا کہنا ہے سندیس راسک اب بھی ملتان کے گرد و نواح میں گائی جاتی ہے اور حقیقت میں ملتان ہی ہیر رانجھا اور پورن بھگت جیسے محبت کے قصوں کی غنایت کو محفوظ کرنے والا خطہ ہے۔''

(Sandes-rasak written by Addahman or Abdul Rehman of Multan was assigned to write in the eleventh century. Bus later

researches show that it is a much later day composition. It is a beatiful love narrative which had two Sanskrit commentaries. Dewivedi observes that the *Sandes-rasak* is still sung in the neighbourhood of Multan and in fact Multan has been the birth place of several love ballads such as *Hir-Ranjha Ki Kahani* and *Puran Bhagat Ki Kahani*.") [P. 212]

یہ اور بات کہ قیام پاکستان کے بعد کی جذباتی فضا میں بہت کچھ مٹ گیا یا مٹا دیا گیا اب ملتان کے گردونواح میں عسکریت پسندوں کے مدرسے تو ہیں مگر محبت کی نظموں کی گونج کم ہو چکی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ عبدالرحمٰن کے حوالے سے بہت ساری تواریخ اور تواریخ ادب میں کچھ الجھاؤ ملتا ہے جیسے ''ہندی شاعری میں مسلمانوں کا حصہ'' [کراچی ۱۹۸۵ء] میں ڈاکٹر سہیل بخاری نے، ''ہندی کے مسلمان شعراء'' [دہلی ۱۹۸۲ء] میں رتن پنڈوروی نے اور ''ہندی شاعری'' [الہ آباد ۱۹۲۹ء] میں اعظم کریوی نے ایک اور عبدالرحمٰن یا رحمٰن کا ذکر کیا ہے جو اورنگزیب عالمگیر کے بیٹے شہزادہ محمد معظم کا منصب دار تھا، جس نے ہندی دوہے بھی لکھے اور اُس کی ایک کتاب ''یمک شتک'' بھی ہے۔ [علی الترتیب، ص ۸۳: ص ۲۶۸: ص ۸۱]

اسی طرح آلچلن نے تلسی داس کی کویتاولی [نیویارک ۱۹۸۴ء] کو ایڈٹ (Edit) کرتے ہوئے لکھا:

> ''عبدالرحمٰن کی سندیس راسک غالباً گیارھویں سے تیرھویں صدی سے تعلق رکھتی ہے اور مقامی زبانوں میں کسی مسلمان مصنف کی بچ جانے والی پہلی تصنیف ہے۔'' [ص ۵۵]

مگر سنسار چندر نے اپنی کتاب "Some Prominent Muslim

[Hindi Poets" [Delhi, 1986 میں عبدالرحمٰن کے بارے میں لکھا۔

"کچھ علماء ملیچھ دیس کو مغربی پاکستان بلکہ اس سے بھی آگے کا قرار دیتے ہیں۔" [ص ۱۴]

انہوں نے ہی ڈاکٹر شلیش زیدی کے حوالے سے عبدالرحمٰن کے والد میر سین کو میر حسین بنا دیا ہے اور ملیچھ دیس کو مشہد جو ایران کا مشہور شہر ہے یہی نہیں بلکہ میر حسین کے بارے میں کہا کہ یہ شہاب الدین محمد غوری کی فوج میں خدمات انجام دیتا رہا اُس کے ساتھ پہلے پشاور پھر ملتان اور آخرِ کار دہلی آیا اور پھر کچھ عرصے بعد قطب الدین ایبک نے اُسے اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ کا داروغہ بنا دیا اور وہ اجمیر میں ہی ۱۲۱۳ء میں فوت ہوا۔ [ص ۱۴]

دراصل یہ سارا ماجرا ملتے جلتے ناموں کا ہے اور پھر قیاس کے گھوڑے کو بے لگام دوڑایا جائے تو یہی کچھ ہو سکتا ہے جو ڈاکٹر شلیش زیدی نے کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اب تک کا بنیادی اور مقدم ترین حوالہ تو خود اس شاعر کی طرف سے فراہم ہوتا ہے جب وہ اپنے بارے میں اپنے والد اور اپنے وطن کے بارے میں کچھ معلومات دیتا ہے۔ دوسرا حوالہ اس متن کے تین نسخوں کو پہلی مرتبہ جین مت کے بھنڈاروں سے دریافت کر کے اسے مرتب کرنے والے جیناوجے منی کا ہے اور پھر زیادہ سنجیدہ محققین اور علماء کے قیاس کا ہے جن میں مَیں سید حسن عسکری، ڈاکٹر محمد حسن اور ڈاکٹر تنویر احمد علوی کو شامل کرتا ہوں۔

سندیس راسک سے داخلی شہادتیں:

i. مغرب میں پرانے زمانے سے طاقت ور اور مشہور جو ملیچھ ملک ہے (کافروں کا ملک ہے) اُسی ملک میں میر سین نامی شخص کے ہاں آردو پیدا ہوا۔

۴۔ تَه تَن او كُلكَمُلوپا اے يَكُ وَوِيُس گِيَ وِسيے سُ

اَدُدَهُ مان پَسِددهو سنيه راسك رايِںُ

تَه تَن۔ اس کے بیٹے۔ او۔ جو۔ کل۔ خاندان۔ کملو۔ شان۔ پا اے یك۔ پراکرت۔ مقامی زبان۔ وَوِیَس گوی۔ گیت کا شاعر۔ اددھمان۔ عبدالرحمٰن۔ پَسِدَدھ۔ مشہور۔ سنیھ۔ پیام۔ راسك۔ طائفے کی شکل۔ رایں۔ تخلیق کی گئی۔

اس کے بیٹے عبدالرحمٰن نے سندیس راسک تخلیق کی جو پراکرت شاعری اور گیتوں کی سلطنت میں اپنے خاندان کی شان تھا۔

جیسا میں نے پہلے ذکر کیا کہ یہ ترجمہ پروفیسر سید اصغر علی شاہ نے کیا انہوں نے آرددو کو میرسین کے بیٹے کا نام کہا اور یوں میرسین کو عبدالرحمٰن کا دادا بنا دیا، اُن کے احترام کے باوجود میں اختلاف کی جسارت کر رہا ہوں اور پروفیسر C.M. Mayrhofer کے انگریزی ترجمے کو بیشتر مقامات پر زیادہ مستند خیال کرتا ہوں، یہاں Ardda کا مطلب بیٹا بتایا گیا ہے۔

ii. میرے قصبے کا نام سامورا ہے۔ اس قصبے کے آدمی خوشی سے مگن اور شادمان ہیں۔ اے ماہرو! اس (قصبے) کی عمارتیں اُجلی (قلعی کی ہوئی) ہیں اور قلعہ بندیاں مضبوط۔ اس میں کوئی بھی جاہل نہیں دیکھا جاتا بلکہ ہر ایک آدمی عالم فاضل ہے۔

iii. اگر بہت سے تجربہ کار لوگوں کا گروہ ادھر کا سفر کرکے اسے دیکھے تو یقیناً پراکرت زبان میں خوش کن بحروں اور میٹھی آوازوں میں انہیں نظمیں سنائی جائیں گی۔ یہاں ایک جگہ کچھ چار ویدوں کے ماہر وید کی شرح کر رہے ہوں گے اور دوسری جگہ بہت سی شکلوں میں بنائے گئے راسک گیت پڑھے جا رہے ہوں گے۔

iv. اے ہرن کی آنکھوں والی خاتون، تپانا چوک ہر جگہ مشہور ہے، اس کا دوسرا نام ملستھان ہے (ملتان) جو تمام دنیا میں بہت معروف ہے وہاں سے میں اکیلا کسی کا لکھا ہوا خط لے کر کھمبایت چوک کی طرف بطور پیام بر بھیجا گیا ہوں۔ اس طرف مجھے اپنے مالک کے حکم سے سفر کرنا ہے۔

v. پیو کی آواز (جو پیا-محبوب سے مشابہ ہے) مادہ کائکا گا کر پیدا کرتی تھی (وہ) نئے بادلوں کی خواہش مند تھی۔ ایک چھوٹی اور صاف پانی کی ندی بہتی ہوئی دریاؤں میں جاتی تھی پھلوں کے بوجھ سے جھکا ہوا آم کا درخت شاندار تھا جو آندھی میں ہاتھی کے کانوں کی طرح ہل رہا تھا۔۔۔۔۔۔ اس کے پتوں میں چھاتی سے لگے آم کے درخت سے محبت کرنے والے طوطوں کی ٹولی فاصلے اور وقفے بغیر اکٹھے رہتے تھے۔ دیکھو کلیاں جھولیں تو ان سے نرم اور گداز آواز پیدا ہوتی تھی۔ آم کے درختوں کے اس جھنڈ نے مسافر، مجھے بے سہارا اور کمزور بنا دیا۔

vi. سہانجنہ کے درختوں نے بھی (اپنے خوش کن سرخ رنگ کے باوجود) ناخوشی ہی پیدا کی۔

توجہ طلب بات یہ ہے کہ ایک تو ملستھان کا حوالہ متن میں ہی آ گیا ہے۔ دوسرے کوئی بھی شخص جو ملتانیوں کے بارے میں معمولی واقفیت رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ سہانجنہ اُنہیں کتنا عزیز ہے بلکہ ملتانی اُسے خیال ہی نہیں کیا جاتا جو رغبت سے اسے کھاتا نہ ہو اور وہ خاتون ملتانی نہیں جو اسے پکا نہ سکتی ہو یعنی اس کی کڑواہٹ کو ذائقے میں بدل نہ سکتی ہو۔ اسی طرح ملتان آموں کے لیے بھی صدیوں سے معروف ہے اور آموں کے درخت کا اور اُس پر کوکتی کوئل کا حوالہ بھی متن میں موجود ہے، اس کے علاوہ جب برہن موسموں کا ذکر کرتی ہے تو پھر گرمی کے موسم کا جس خصوصیت سے ذکر ہوتا ہے کہ وہ اپنی چھاتیوں پر صندل کا لیپ کرتی ہے تو ٹھنڈک نہیں پڑتی کہ صندل کو بھی سانپوں نے ڈس رکھا تھا یہی نہیں بلکہ اس موسم میں دودھیا بدن کا سنولا جانا اور جسم میں سے طاقت کا نکل جانا یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ شاعر کا مرکزی تخلیقی حوالہ ملتان کا ہے۔

C. M. Mayrhofer نے یہ بات وثوق سے لکھی ہے کہ نہ صرف سندیس کے حوالے سے بلکہ شعری نغمگی، فطرت کا انسانی جذبات پر براہِ راست اثر اور داخلی آہنگ وتشبیہات کے حوالے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مہا کوی کالی داس کے میگھ دُوت کا اثر سندیس راسک پر ہے، حالانکہ میگھ دُوت میں بچھڑا ہوا مرد ہے جو اپنی باوفا بیوی کو یاد کرتا ہے اور میگھ یا بارش کو قاصد بناتا ہے اور موسموں کے تغیر کے باوجود اپنے اضطراب اور خود سے بچھڑی ہوئی کی کیفیت کے کرب کو پیش کرتا ہے۔ سحر اوجینی نے اس شاہکار نظم کا منظوم ترجمہ کیا ہے اُس کے چند بند ملاحظہ کریں۔

اپنی بیوی کی فرقت میں
کافی لاغر ہو جانے سے
سونے کا کنگن گرنے سے
سونا سونا ہاتھ تھا اس کا

[دہلی، ص ۱۷]

دوست، میرے بتائے نشانات سے

اور دروازے کے دونوں جانب بنیں
شنکھ کی اور کنول کی جو تصویریں ہیں
اُن سے پہچان لے گا تو میرا محل

آہ میرے نہ رہنے سے اس وقت میں
وہ اُداسی میں ڈوبا نظر آئے گا
کیونکہ سورج کے چھپ کر چلے جانے پر
خوبصورت کنول کی مہکتی ہوئی
شوخ رنگینیاں ماند پڑ جائیں ہیں

[ص۸۲،۸۳]

اپنے پریتم سے، ساتھی سے بچھڑی ہوئی
ایک چکوی کی طرح نصیبوں جلی!
کم سخن، پھر اکیلی، سُلگتی ہوئی
ایسی بیتاب و مغموم محبوبہ کو
تو مرا دوسرا روپ ہی جاننا!

ہجر کے لمبے دنوں کے سبب
آرزؤوں کی بیتابیوں کے سبب
خواہشِ وصل کے ہاتھوں لٹنے پہ اب
میں سمجھتا ہوں پالے مارے کنول
کی طرح زرد سی ہوگئی ہوگی وہ

[ص۸۴،۸۵]

اے سہاگن - مجھے اپنے شوہر کا تم
دوست سمجھو، کہ میں واقعی دوست ہوں

اُس کا پیغام دل میں چھپائے ہوئے
ہاں، تمہارے ہی تو پاس آیا ہوں میں

میں وہی میگھ ہوں ۔ جو مُدھر، رس بھری
پُر وقار اور سنجیدہ آواز سے
گھر پہنچنے پہ آمادہ کرتا ہوں اور
ہر ''مسافر پیا'' کو یہ سمجھاؤں ہوں

[ص ۹۵]

تو مجھے دوست یا غمزدہ جان کر
غمزدہ اور بچھڑا ہوا مان کر
اپنے جذباتِ رحم و کرم کے سبب
میرے اِس کام کو پورا کر ڈالیو
اس کے بعد اپنی برسات کے حسن سے
اور بھی رنگ میں حسن میں ڈوب کر
اپنی من چاہی راہوں پہ ہی گھومنا

میری یہ آرزو، یہ دعا ہے کہ تو
اپنی محبوبہ (بجلی) سے پل بھر کو بھی
جیسے بچھڑا ہوں میں تو نہ بچھڑے کبھی

[ص ۱۰۵]

سندیس راسک کے شعری محاسن:

اس کے تمام تر محاسن کی تحسین اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کے بحور کے پورے نظام کو نہ سمجھا جائے بلکہ متن کے بھی اُلجھے ہوئے املا اور حروفِ تہجی، اختلافِ نسخ، پراکرت،

اپ بھرنش، سنسکرت اور پشاچی کے مابہ الامتیاز لسانی خصوصیات سے واقفیت نہ ہو مگر اس میں کوشش کی گئی ہے کہ جہاں ایک پروفیسر صاحب (اصغر علی شاہ) مشکل الفاظ کے معنی بھی دیں اور ساتھ ہی ساتھ سنسکرت سے لفظی ترجمہ بھی کرتے جائیں اور دوسری طرف ایک ریسرچ سکالر (نازیہ بخاری) انگریزی متن سے علیحدہ سے ترجمہ کرے بظاہر ان دونوں ترجموں میں بعض مقامات پر عدم مطابقت ہے مگر کوشش کی گئی کہ اس متن کی تفہیم کے امتیازات اُجاگر کرنے کے لیے اس عدم مطابقت کو برقرار رکھا جائے۔

اس نظم کے آغاز میں شاعر نے جو پیرایہ بیان اختیار کیا اُس میں بڑے بڑے تخلیق کاروں کے عظیم کارناموں کا اعتراف کرنے اور اظہارِ انکسار کے باوجود ہر نومشق کے جوازِ تخلیق کو بڑے سلیقے سے پیش کیا ہے۔

- اگر رات میں چاند نکلا ہوتا ہے تو کیا گھر میں رات کو چراغ نہیں جلائے جاتے؟
- اگر درخت کی چوٹی پر بیٹھ کر پپیہے جذبات بھرے خوش کن گیت گاتے ہیں تو کیا گھر کی (منڈیروں) پر کوے کائیں کائیں نہ کریں؟
- اگر نازک انگلیوں کے ساتھ ساز کے تاروں کی آواز بہت پسندیدہ ہے تو کیا خوشیوں کے مواقع پر ڈھول کی آواز کو نہ سنا جائے؟
- اگر میکل (دنیا) کو مدد دینے والے چار ہاتھیوں میں سے (ایک) مدھ (شراب) کی خوشبو کمل کے پھولوں کی مانند دیتا ہے۔ ایک کم یاب منفرد یا اگر ایراوتا گردش میں نہیں تو کیا دوسرے ہاتھی بھی گردش میں نہ ہوں؟
- اگر پارجات نامی بہشتی درخت پر مختلف قسم کی خوشبوؤں والے پھول اندر کے محل میں مہکتے ہیں تو کیا دوسرے درختوں کے پھول نہ مہکیں؟
- اگر ایک شاندار جھیل میں سورج کے کھلنے کے وقت کنول کھلتا ہے تو باڑی میں لگا ہوا کدو کا پھول جی بھر کے نہ کھلے؟
- اگر ایک نوجوان دوشیزہ خوب صورتی کے ساتھ کپڑے پہن کر مہارت کے ساتھ بھرت منی ناچ ناچتی ہے تو کیا گاؤں کی لڑکی تالی بجانے والے ہاتھوں کی تال پر نہ ناچے؟
- اگر چاولوں کی بنائی ہوئی کھیر جس میں بہت دودھ ملا ہوا ہو، گرمی سے اُبلتا ہے تو کیا

اناج کا چھان ملا کر بنایا ہوا دلیا بلبلے پیدا نہ کرے؟

- ایک آدمی میں جو بھی شاعرانہ قابلیت ہے اُسے بغیر کسی شرم کے اُس کا اظہار کرنا چاہیے اگر برہما بول چکا ہے تو کیا باقی (خدا) نہ بولیں؟

اس کے بعد شاعر ایک با کمال مصور کے طور پر سامنے آتا ہے جو ایک خاتون کی جذبات سے مرتعش دلکش تصویر بناتا ہے جس میں اُس کے انگ انگ کی جزئیات بیان کرتا ہے مگر اِس طرح کہ اُس کی روح کی لطافت یا پاکیزگی پر تب بھی آنچ نہیں آتی جب کبھی اُس کے حسن و جمال کے مراکز کو ڈھانپنے والے ہاتھ، کپڑے یا حجابات اِدھر سے اُدھر ہو جاتے ہیں۔ ایسے موقع پر شاعر کے اظہار کی فکری سچائی ایسی نقش گری کرتی ہے کہ لذت، ابتذال میں تبدیل نہیں ہوتی۔

- اس کے پیٹ کے درمیان ناف کا گہرا گڑھا۔ پہاڑی ندی میں بھنور کی مانند تھا۔ فانی خوشی کی طرح اس کی کمر چھوٹی اور لچکتی ہوئی تھی جو اس کی چال میں رکاوٹ کا باعث تھی۔
- اس کی پنڈلیاں جالندھر (ایک درخت) سے چمک اور رنگ میں آگے نکل گئی تھیں۔ وہ بہت پیاری اور گول تھیں۔ رانیں بہت حسین اور خوش کن ہیں۔ ان سے لمبے عرصے تک لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے۔
- اس کے پاؤں کی انگلیاں اتنی چمک دار ہیں جیسے یاقوت سے بنی ہوں اور ان پر ناخنوں کی قطاریں بلوریں تھیں۔ اس کے جسم پر بالوں کی نرم لہر ایسے تھی جیسے خوف زدہ پھول ڈالیوں پر متحرک ہوں۔
- اس کے دونوں بازو نرم، لچکدار کنول کے تنے جیسے تھے جو دائمی امر جھیل میں اُگتا ہے۔ بازوؤں کے اختتام پر اس کے چھوٹے اور خوبصورت ترشے ہوئے ہاتھ یوں لگتے تھے جیسے کنول کا پھول دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہو۔
- اس کے گھنگریالے بال پانی کی لہروں کی مانند دھوکا دینے والے تھے۔ اپنی سیاہی میں بالوں کی لٹیں شہد کی مکھیوں کی قطاریں تھیں۔
- اس کی چھاتیاں دو سرکش درباریوں کی طرح تھیں۔ مضبوط ارادہ اور نافرمان۔ ہمیشہ

اوپر اُٹھے ہوئے مگر گنگ اور بھرپور (ان میں کوئی فاصلہ نہ تھا) اختلاط کے وقت وہ دونوں اختلاط کرنے والوں کی تسلی کراتی ہیں۔ (وفاداری کا یقین دلاتی ہیں)
حالانکہ کبھی بھاگتے ہوئے اُس کا کمر بند نیچے گر جاتا ہے کبھی اُس کی چھاتیاں صندل کے لیپ کے بغیر بھی دکھائی دے جاتی ہیں اور کبھی اُس کے گداز بدن کے مدو جزر بیان کیے جاتے ہیں تاہم ایک پتی ورتا کی واردات اُس کے سراپا کو محض لذت کے حصول کا وسیلہ ثابت نہیں رہنے دیتا یا اُس کا ہیجان محض جسمانی نہیں رہتا بلکہ ایک روحانی کرب میں ڈھل جاتا ہے۔

- شمال کی طرف دن لمبائی میں بڑھتے ہیں تو جنوب میں راتیں۔ لیکن میرے پیارے جہاں یہ دونوں بیک وقت بڑھتے ہیں وہ خطہ جدائی کا ہے۔
- میرے لیے طویل رات آہوں کے ساتھ گزرتی ہے، تم جنگلی بے رحم شخص ہو۔ تمہارے بارے میں سوچتے ہوئے مجھے نیند نہیں آتی۔ تم لٹیرے ہو۔ بے وفا شخص میرے سارے انگ تمہارے ہاتھ کے لمس سے محروم ہیں۔ میرا جسم جو سونے کا تھا، آتش دان کے بھڑکنے سے نہیں بلکہ موسم سرما کے جوبن پر آنے سے راکھ ہو گیا ہے۔ میرے محبوب میں تمہیں یاد کر کے روتی ہوں۔ کیا موسم سرما کے دوران نہ آؤ گے اور مجھے تسلی نہیں دو گے۔ نادان، وحشی، مجرم جب میں مر جاؤں گی اور تمہیں پتہ چلے گا کیا تم تب آؤ گے؟
- گہری آنکھوں والی خاتون کا حلق لمبی گرم آہوں کی وجہ سے خشک ہو رہا تھا اور وہ پیاس سے مر رہی تھی لیکن اس کی آنکھوں سے آنسو ایسے گر رہے تھے جیسے بادلوں سے بھاپ بن کر پانی۔
- ماتم اور گرم آہوں سے میرا جسم خشک ہے۔ لیکن میرے آنسوؤں کے پانی کا سیلاب خشک نہیں ہوتا۔ میرا دل پپیہا ہے جو کسی دوسری سرزمین میں اُڑ گیا ہے یا چراغ پر گرے ہوئے پتنگے کی مانند ہے۔
- اس میں خواتین کے ملبوسات، زیورات وغیرہ کے ساتھ ساتھ اُن کے آرائش کے سادہ سامان کی بھی تفصیلات بڑی پرلطف محسوس ہوتی ہیں۔
- دیوالی کے روشن کردہ چراغ لوگ اپنے ہاتھوں میں چاند کی کرنوں کی مانند پکڑے

تھے۔ گھروں میں دودھیا روشنیاں سجائی گئی تھیں۔ خواتین چراغ کی سیاہی کو کاجل بنانے کے لیے بتیوں کو استعمال کرتیں۔

- ملبوسات میں نمایاں بہت سی پرشکن لہروں والے کپڑوں میں اُن کی چھاتیاں جو دائروں کی طرح گول تھیں۔ محبت کے خوش کن پیچ وخم کے ساتھ مشک میں مہکی ہوئی نمایاں ہو رہی تھیں۔
- ہر انگ پر گاڑھے زعفران سے نقش ونگار بنائے گئے تھے۔ اس زہر کی طرح جسے محبت کے دیوتا نے اپنے تیروں کے ذریعے پھینکا ہو۔ ان چھاتیوں نے اپنی نوکوں پر پھول سجائے ہوئے تھے۔ جو یوں لگتے تھے۔ جیسے ہلال کالے بادلوں کے مینار پر ٹکا ہوا ہو۔
- اپنی پیشانیوں پر رنگ دار پاؤڈر کے تلک لگانے کے بعد انہوں نے اپنی چولیوں پر زعفران اور صندل چھڑکا۔ وہ سرما کو ہاتھوں میں تھام کر اس سمیت انہوں نے خدا کی تعریف میں خوش کن گیت گائے۔
- (خدمت کرنے والی عورتیں) یا مزدور عورتوں نے نہ کافور اور نہ ہی صندل اُگایا تھا۔ ہونٹوں اور رخساروں کے لیے اُبٹن میں شہد کی مکھیوں کا بنایا ہوا موم ملایا جاتا تھا۔ صندل سے پاک زعفران جسم پر لگایا جاتا تھا۔ مشک ملا کمپا تیل اکثر استعمال کیا جاتا تھا۔
- ہومر کے بعض اشعار میں موجود تنقیدی بصیرت کو بعض ناقدین، مغرب کے تنقیدی سرمائے میں شامل کرتے ہیں مگر یہاں دیکھیے عبدالرحمٰن نے خواص اور عوام میں سے اوسط ذہنی اور جمالیاتی احساس رکھنے والے قارئین کو اپنا مخاطب کہہ کے اس حوالے سے ایک اہم تنقیدی نکتہ پیش کیا ہے۔ ''عقل مند لوگ اس کے لیے نہیں ٹھہریں گے کہ یہ شاعری اُن کے نزدیک غیر معیاری یا گھٹیا ہے اور جاہل کی پہنچ سے یہ شاعری ویسے ہی باہر ہوگی کیونکہ وہ جاہل ہے۔ لیکن جو لوگ نہ عقل مند ہیں اور نہ بیوقوف بلکہ درمیانے ہیں اُن کے حلقے میں یقیناً یہ شاعری پڑھی جائے گی۔
- سندیس راسک ہندو کلچر کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔ اس میں جن تہواروں، مقدس کتابوں، اساطیری حوالوں اور ملبوسات کا ذکر ہے وہ ہندو معاشرے سے مخصوص ہیں۔ نظم کی ہیروئن کا اپنے محبوب سے جدائی پر اپنے جذبات کا بے باکانہ اظہار بھی

دراصل ہندو تہذیب و ادب سے مخصوص ہے کیونکہ ہندو ادب میں عورت کا کردار متحرک اور فعال ہوتا ہے۔ محبت کا اظہار عورت کرتی ہے۔ کرشن کا کام صرف بنسی بجا کر حسن کو عشق میں تبدیل کرنا ہے یوں گوپیاں کرشن کے گرد رقص کرتی ہیں۔ جو ظاہر ہے کہ رقصِ تن سے زیادہ رقصِ جاں ہے۔

سندیس راسک میں جہاں اس دور کی تہذیب و معاشرت کا بیان ملتا ہے وہاں مصنف نے مختلف موسموں، پھولوں، پھلوں، درختوں اور پرندوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ فطرت کے یہ دلکش اور حسین نظارے بھی اس کے اپنے قصبے سے تعلق رکھتے ہیں کسی دوسری سرزمین سے نہیں۔ موسم بہار کی آمد پر درختوں کے کھلنے کا منظر دیکھیں:

- کیتکی درخت نے اپنے کھلنے کا حسین نظارا پیش کیا۔ جب یہ بہار پر ہوتا ہے تو یہ ہر طرف اپنی ہریالی سے مسرت بخشتا ہے۔ اس پر مختلف رنگوں کے نئے شگوفے اور پتے تھے۔

اس نظم میں اس نے تشبیہات کو کثرت سے استعمال کیا ہے مگر یہ کثرت گراں نہیں گزرتی کیونکہ شاعر نے انہیں بڑی خوب صورتی اور مہارت سے برتا ہے۔ عموماً جن چیزوں سے تشبیہ دی جاتی ہے وہ قاری کے لیے اجنبی نہیں ہوتیں تاکہ وہ اسے آسانی سے قبول کر لے۔ مشبہ بہ کا تعلق زیادہ تر فطری دنیا سے ہوتا ہے۔ سندیس راسک میں بھی فطرت کی رنگینیوں سے مدد لی گئی ہے مگر فطرت کے یہ مظاہر شاعر کے اپنے قصبے سے تعلق رکھتے ہیں:

- اس کے دونوں بازو نرم، لچک دار کنول کے تنے جیسے تھے جو دائمی امر جھیل میں اُگتا ہے۔ بازوؤں کے اختتام پر اس کے چھوٹے اور خوبصورت ترشے ہوئے ہاتھ یوں لگتے تھے جیسے کنول کا پھول دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہو۔
- اس کی پنڈلیاں جالندھر سے چمک اور رنگ میں آگے نکل گئی تھیں۔
- میرا دل پپیہا ہے جو کسی دوسری سرزمین میں اُڑ گیا ہے۔ یا چراغ پر گرے ہوئے پتنگے کی مانند ہے۔
- تمہارا بدن جالندھر کی طرح نازک ہے وہ شخص تمہیں ضائع کر رہا ہے جس کے لیے تم چنچل عورت کی چال ترک کر چکی ہو جو ہمسا پرندے جیسی ہے۔

برہمن کی کمر کے مختصر ہونے کے لیے جو تشبیہ استعمال کی:

- فانی خوشی کی طرح اس کی کمر چھوٹی اور لچکتی ہوئی تھی۔

ایک اور جگہ پر لکھا:

- وجے نگر کی ابھری ہوئی نرم سخت چھاتیوں والی خوب صورت ترین خاتون جس کی کمر بھڑ کی طرح ہے اور چال راج ہنس کی مانند۔

اس کے بالوں کے پیچ وخم اور سیاہی کے بارے میں لکھا:

- اس کے گھنگھریالے بال پانی کی لہروں کی مانند دھوکا دینے وا ے تھے۔ اپنی سیاہی میں بالوں کی لٹیں شہد کی مکھیوں کی قطاریں تھیں۔
- اس کی چھاتیوں کی سرکشی اور نافرمانی کو سرکش درباریوں سے تشبیہ دی ہے جو شاعر کے تخیل کی بلند پروازی کی اعلیٰ مثال ہے:
- اس کی چھاتیاں دو سرکش درباریوں کی طرح تھیں مضبوط ارادہ اور نافرمان، ہمیشہ اوپر اُٹھے ہوئے مگر گنگ اور ان میں کوئی فاصلہ نہ تھا۔

آنکھوں سے آنسو گرنے کا منظر ملاحظہ ہو:

- اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری تھیں اور ان سے آنسو ایسے گر رہے تھے جیسے بادلوں سے بھاپ بن کر پانی۔

سندیس راسک کا خلاصہ:

سندیس راسک میں نائیکا وجے نگر کی نوجوان خاتون ہے جس کا شوہر اسے چھوڑ کر کام پر چلا گیا ہے اور ابھی تک نہیں لوٹا۔ قاری اس سے اس وقت ملتا ہے جب وہ اپنے شوہر کا راستہ دیکھ رہی ہے اور تنہائی میں آنسو بہا رہی ہے۔ وہ سڑک پر ایک مسافر کو دیکھتی ہے۔ شرم کو بالائے طاق رکھ کر وہ مسافر کے پیچھے دوڑتی ہے اور اسے اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ مسافر اس کی خوب صورتی کی تعریف کرتا ہے جس کے جواب میں وہ شرما جاتی ہے لیکن وہ برابر اس سے پوچھتی ہے کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور اب کہاں جا رہا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ وہ ''سمورا'' سے آیا ہے۔ پھر

تفصیل کے ساتھ قصبے اور اس کے گردونواح کی خوب صورتی بیان کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ وہ ملتان سے کھمبائیت تک جائے گا۔ وہ بتاتی ہے کہ یہی جگہ ہے جہاں اس کا شوہر ٹھہرا ہوا ہے۔ وہ مسافر سے کہتی ہے کہ وہ تھوڑی دیر انتظار کرے تا کہ وہ اپنے شوہر کے لیے پیغام دے سکے۔ تب وہ اپنے محبوب کو جذباتی سرزنش کرتی ہے اور بہت کوسنے بھی دیتی ہے مگر والہانہ لگاؤ کے ساتھ۔ مسافر شائستگی سے اپنے سفر کو جاری رکھنے کی شدید ضرورت کا اظہار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنا پیغام جلدی جلدی دے دو۔ لیکن وہ جذبات کی رو میں بہتی چلی جاتی ہے۔ جونہی دن ختم ہوتا ہے مسافر کو بار بار اسے خاموش کرانے کے لیے مداخلت کرنا پڑتی ہے اور اسے اپنا کام یاد دلانا پڑتا ہے۔ لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ آخر کار وہ اس کی خوبصورتی کے آگے ہار جاتا ہے۔ (یا شاید اسے اتنی دیر ہو چکی تھی کہ وہ اپنا سفر جاری نہ رکھ سکتا تھا) اور اس سے اس کے دُکھ کی وجہ پوچھتا ہے کہ اس کے محبوب نے اسے کب چھوڑا؟ خاتون نے جواب دیا کہ وہ اسے موسمِ گرما میں چھوڑ کر گیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی موسم گرما کا بیان اور اس کے بعد آنے والے موسموں کی تفصیلات ہیں۔ تمام وقت وہ مسافر سے باتیں کرتی رہتی ہے اور اسے اپنی جسمانی اور ذہنی ابتری کے بارے میں بتاتی رہتی ہے۔ آخر کار وہ خاموش ہوتی ہے۔ اپنی ضد کے لیے معافی مانگتی ہے اور التجا کرتی ہے کہ وہ اس کے محبوب سے اچھے انداز میں بات کرے تب اسے جانے کی اجازت دے دیتی ہے اور جب خود جانے کے لیے مڑتی ہے تو اسی لمحے اپنے شوہر کو واپس آتے ہوئے دیکھتی ہے۔

سندیس راسک-متن

سنسکرت سے اُردو میں ترجمہ

سید اصغر علی شاہ

عبدالرحمٰن کا سندیس راسک

سندیشَ۔ سنیہ۔ سندیسہ۔ پیام۔ پیغام۔ رسالہ۔ **راسکَ**۔ دائرے کی شکل میں رقص والا کرشن (دیوتا) اور رادھا گائیں چرانے والی اپنی دیگر گوالنوں کے ساتھ کرشن کو بیچ میں رکھ کر دائرے بنا کر ناچتی ہیں۔**پرتهمه = پَرَتهَمَ:** پہلا۔اوّل۔ **پَرَکَرَمُ**. سلسلہ (باب ممکن) حصہ

۱۔ **رَیُنایَرُ دَهرُ گِرِترُوَ رائنُ گینگنِمِ رَلکھائنُ**

جِین نَجَنُ سَیَل سِرِیَن سوبُهیَن وو سِوَنُ دِیوُ

رَیُنایَرُ۔ سمندر۔**دَهرُ**۔زمین۔**گِرِ**۔ پہاڑ۔ **تَرُوُ**۔ درخت۔ **وَر**۔ نہایت عمدہ۔ **گن**۔ گروہ۔ ٹولی۔ **رِلَکھُ**۔ ستاروں کا جھرمٹ۔ **سِرِیَنُ**۔ پیدا کیا۔تخلیق کیا۔ **بهیَن**۔ عقل مند۔قابل۔ **سِون**۔ مقدس۔ **دِیوُ**۔ دے۔عطا کرے۔

اے دانش ور وجس نے ابتدا میں سمندر، زمین، پہاڑ، درخت اور آسمانی شکل آنگن میں تاروں بلکہ ساری دنیا کو پیدا کیا، وہ تمہیں نجات دے،نعمتوں سے نوازے۔

۲۔ **مانو سَسرِوُ وُ وَجناهَرے هیں نَهمَگِگ سُور سَسِبَنبے**

آ اِیُهنه جونمِیجِ نَ اٹ هَیَرے نمَه کتّارن

مانوسس۔ انسانی مخلوق۔ **دِوُ**۔ دیوتا۔ **وَجناهرے**۔ علم کے گھروں۔نصف جنتی۔**سُور**۔ سورج۔ **سَسِ**۔ چاند۔ **بَنبے**۔ دائرے کی شکل میں۔ **نهه**۔ آسمان۔ **گِگ**۔ راستے۔ **نمه**۔ جھکتے ہیں۔ **کتّار**۔ خالق۔

اے مہذب (پڑھنے والو) اس کام کرنے والے کو سلام کرو جو آدمیوں دیوتاؤں، علمی گھروں اور دائرے کی شکل میں آسمانی راستے پر چلنے والے سورج، چاند اور جنتی راہوں میں لائق پرستش ہے۔

۳۔ **پچّا اِسِ بَهُو او پَوُو پَسِد دهو، یَ نِچُچهَدَ یسوتِتهُ**

ته وِس اِے سَنبھُو او آرددو میرسین سَس

پچا اِسِ۔ مغرب میں۔ پچھم میں۔طاقتور۔علاقہ۔دیس۔ **پسددهو**۔ مشہور۔ **یَ**۔ جو۔ **نچچهدیسو**۔ ملیچھوں کا ملک۔کافروں کا ملک۔ **تَه**۔ پس۔وسے۔ پرانا۔ **سنبھُو**۔ پیدا ہوا۔ **سَسَ**۔ بیٹا۔ **آرددو**۔ لڑکے کا نام۔

مغرب میں پرانے زمانے سے طاقت ور اور مشہور جو ملیچھ ملک ہے (کافروں کا ملک ہے) اُسی ملک میں میرسین نامی شخص کے ہاں آرددو پیدا ہوا۔ (مترجم کا خیال ہے کہ یہ نام ہے جبکہ اس متن کو انگریزی میں ترجمہ کرنے والے پروفیسر C.M. Mayrhofer کے مطابق یہ آرادا ہے جس کا مطلب بیٹا ہے) [ص ٣]

٤. تَہ تَن او کُلکَملُوپا اے یَكْ وَوَیْسُ گِیَ وِسیے سُ
اَددَہْ مان پَسِددھو سنیھ راسك رایْنُ

تَہ تَن. اس کے بیٹے۔ او. جو۔ کل. خاندان۔کملو. شان۔ پا اے یك. پراکرت۔مقامی زبان۔ وَوَیسَ گوی. گیت کا شاعر۔اددھمان. عبدالرحمٰن۔پَسِدَدھ. مشہور۔ سنیھ. پیام۔ راسك. طائفے کی شکل۔ راین. تخلیق کی گئی۔

اس کے بیٹے عبدالرحمٰن نے سندیس راسک تخلیق کی جو پراکرت شاعری اور گیتوں کی سلطنت میں اپنے خاندان کی شان تھا۔

٥. پُوَوْ چَچِھے یان نامو سُكْ اِین سَدَدَس تَتہ کُسلَان
تِیَ لو لَے سُج چھندنُ تیھس کَیَں جیھ نِدِد سُنٹھ

پُوَوْ. مشرقی۔ چھچے یان. قدیم فنکار۔ نامو سکران. نامور شاعر۔ سدھیس تتھ. گرامر۔ کتلان. ماہر۔ تِـولوا۔. تین دنیائیں (زمین، بہشت اور دوزخ) سُـج چھندن. سندر۔عروض کا فن۔ جیھیں کیں. جنھوں نے۔ نِدِد سُنٹھ. ایجاد کیا۔ پڑھایا۔

معانی سمیت الفاظ میں ماہر پرانے عالموں اور شاعروں کو میں سلام کرتا ہوں جن کے ذریعے تین دنیاؤں میں بحروں کا فن بنایا گیا اور پڑھایا گیا۔

٦. اَوُ ھٹّ یے سکّیے یااِینِم پیسَا اِینِم بھاسا اے
لککھن چھندا ھَرنے کُل اِتّتَن بھُوسِین جیھِنُ

اَوُھٹ یے. اَپبھرنش۔سکّیے. سنسکرت۔یااِینم. پراکرت بولی۔پیسااِینم. پیشاچی بولی۔ بھاسا اے. بولی۔لَککھن. بیان۔گرامر۔چھنداھرنے. بحر کے ساتھ۔کُلُ اِتتَن. عمدہ شاعری۔ بھوسِین. زیور۔جیھن. سجایا۔

اپ بھرنش سنسکرت پراکرت اور پیشاچی زبانوں میں انہوں نے عمدہ شاعری کی اسے قواعد اور بحور کے زیوروں سے سجایا۔

۷۔ تانَ نَنُ کَ اِیُ نَ امهارِسان سُئِس دَدُستَته رَهِیَانُ
لَکُکهَنُ چهندَ پَم ککنُ کُکَ وِتنُت کو پَسَنسِي اِ

تانَ نَنُ۔ ان آدمیوں (شاعروں) کے بعد۔ کَ اِ یٔ نَ۔ جو۔ امهارمان۔ ہماری طرح کے۔ سُئِس۔ روایات ۔دَدُستَته رَهِیَانَ۔ علم نہ رکھنے والے۔ لَکُکهَنُ۔ قواعد۔گرامر۔ چهند۔ بحر۔ کُکَ وتَنُت۔ گھٹیا شاعری۔کو۔ کون۔ پَسَنسِي اِ۔ تعریف کرے گا۔پسند کرے گا۔

اُن شاعروں کے بعد ہم جیسے روایات کا علم نہ رکھنے والے قواعد اور بحروں کے لحاظ سے گھٹیا شاعروں کے کلام کی ستائش کون کرے گا۔

۸۔ اَهوانَ اِتَته دوسو جءِ اُ اِيَن سَسَهرِين نِسِسَمُ اے
تاکِنِ نَ هُ جو اِ جَن اِبهُانے رَیُ نِیُس جو اِکَکهنُ

اَهُ وا۔ یا پھر۔ن۔ نہیں۔اِتَتهُ۔ اس میں۔دوسو۔ دوش۔ نقصان۔خرابی۔ جسءِ۔ کیونکہ۔ اِاَین۔ اگر۔سَسهرین۔ چاند۔نِسِ۔ رات۔سَم اے۔ کے وقت۔تا۔ بس۔اس وجہ سے۔نَ هُ۔ تاکیداً۔جواِ۔ روشن کریں۔جَن اِ۔ جس۔بهانے۔ گھر۔جگہ۔نیسُ۔ اُس وقت۔ نہ۔ جواِ۔ جلایا جائے۔ککهن۔ چراغ۔دیا۔

یا پھر اس میں کوئی خرابی نہیں کیونکہ اگر رات میں چاند نکلا ہوتا ہے تو کیا گھر میں رات کو چراغ نہیں جلائے جاتے۔

۹۔ جَ اِ پَرَهُ ایهنُ رَڈِین سَرَسَن سَمُنوهرن چَ تَرُو سِهَرے
تاکِن بهُوَنَا رُوڈهاما کایا کَرُ کَرایِنتُ

جَ اِ۔ اگر۔ پَرَهُ ایهن۔ پپیہے۔رَڈیں۔ چہچہاتے ہیں۔سَرَسَنُ۔ جذبات بھرے۔سُمنوهر۔ خوش کرنے والے۔چَ۔ تَرُوُ۔ درخت۔سِهَرے۔ چوٹی۔تاکِنُ۔ تو پھر۔بهُوَنا۔ گھر۔مکان۔ جگہ۔ رُوڈهاما۔ آواز نکالتے ہیں۔کایا۔ کوے۔کَرُکَرایِنتُ۔ کائیں کائیں نہ کریں۔

اگر درخت کی چوٹی پر بیٹھ کر پپیہے جذبات بھرے اور خوش کرنے والے گیت گاتے ہیں تو کیا گھر کی (منڈیروں) پر بیٹھ کر کوے کائیں کائیں نہ کریں۔

۱۰۔ تَنُتِیُ و اینُ نِسُینُ جَ اِکِرِ کَرُپَلّلویهِ اَ اِ مَهَرَنُ
تَا مَدَدَلُ کَرُ دِرَوَنَ ماسُم مَ اُرام رَمُنیسُ

تَنُتِیُ و ایں۔ تاروں کی آواز۔نِسُیں۔ سُنی جائے۔جَ اِ۔ اگر۔کِرِ۔ بے شک۔کَرُپَلّلَویه۔ نازک انگلیوں۔اَاِمهرَن۔ نہایت میٹھی۔مَدَدَلُ۔ ڈھول۔رام رمنیئس۔ خوشی سے بھرپور۔

ما۔ نہ۔سُنم مہ۔ نہ سنا جائے۔

اگر نازک انگلیوں کے ساتھ ساز کے تاروں کی آواز سننا بہت پسندیدہ ہے تو کیا خوشیوں کے مواقع پر ڈھول کی آواز کو نہ سنا جائے۔

۱۱۔ **جَ اِمَیگلُ مَ اُ جھَرَ اے کَمَلُ دَلبُ بَبِھلِ گَندھدُ پپَچُچھو**
جَ اِ اَ اِراو امَتُتو تا سیسَگیام مَجَّنتُ

مَیگلُ۔ زمین کو سنبھالنے والے چار ہاتھیوں میں سے ایک ہاتھی۔**جھَرا**ے۔ بہنے کی وجہ سے۔ مَ اُ۔ چکر لگانے والے ہاتھی کے منہ سے ٹپکنے والی رال۔ **گندھ۔** خوشبو۔**مَچُچَنتُ۔** چکر لگانے والا۔ گردش کرنے والا۔ **مَتتُ۔** ہاتھی گھومنے والا۔**سیس گیا۔** دوسرے ہاتھی۔**کَمل دَلب۔** کمل کے پھولوں کا جھنڈ۔**بھل۔** بکثرت۔**پپچھو۔** بکھیرتا ہے۔**ایراوِ۔** اندر کا ہاتھی۔

اگر میگل (دنیا) کو مدد دینے والے چار ہاتھیوں میں سے (ایک) مدھ (شراب) کی خوشبو بکثرت کمل کے پھولوں کی مانند دیتا ہے۔ ایک کم یاب منفرد یا اگر ایراوتا گردش میں نہیں تو کیا دوسرے ہاتھی بھی گردش میں نہ ہوں۔

۱۲۔ **جَ اِ اَتِتھُ پارِجا او بَھُووِہ گَندھ ڈَڈھ کُسم آماو**
پھُلاَءِ سُرِند بھُونّے تا سیستَرُوم پھُلَّنتُ

جَ۔ اگر۔**اِاَتِتھُ۔** مثال کے طور پر۔**پارِجا او۔** پارجا۔ پارجات نامی درخت۔**بھووِہ۔** مختلف۔ **گندھ۔** خوشبوئیں۔**ڈڈھ کُسم۔** پھولوں سے مہکتا۔**اماو۔** خوشبو دیتا ہے۔**پھلاَءِ۔** کھلتا ہے۔ **سُرند بھونے۔** اندر کا محل۔**سیسترو۔** بیان کردہ (درخت) کے علاوہ مَ۔ نہ۔ **پھللَنتُ** (درختوں کے) پھول خوشبو دیں۔

اگر مثال کے طور پر پارجات نامی بہشتی درخت پر مختلف قسم کی خوشبوؤں والے پھول اندر کے محل میں مہکیں تو کیا دوسرے درختوں کے پھول نہ مہکیں۔

۱۳۔ **جَ اِ اَتِتھُ نئیِ گنگا تِیلو اے نِچُ چِپَیَ ڈِیَ پھَاوا**
وَ چُچِءِ سَایَرُ سَمُھاتا سَیَسَسَرِیُ مَ وِچُچَنتُ

جَ۔ اگر۔ **اَتِتھُ۔** مثال کے طور پر۔**نئی۔** دریا۔**تیلواے۔** تینوں جہانوں میں۔**پہلے** سے اہمیت۔ **چپیء۔** جاتا ہے۔**سایَرُ۔** سمندر۔**سَمُھا۔** کی طرف۔**تا۔** تو۔**سَیَسَرسِ۔** بیان کردہ کے علاوہ دوسرے (دریا) مَ۔ نہ۔ **وِچُچَنتُ۔** جائیں۔

مثال کے طور پر اگر دریائے گنگا بے شک جس کی تینوں جہانوں میں پہلے سے اہمیت اعلان کردہ ہے سمندر کی طرف جاتا ہے تو کیا دوسرے (دریا) نہ جائیں۔

۱۴۔ جَ اِ سَرُو رِنِم وِملے سُورے اُ اِیَنّمِ وَ اَسِ آ نلِنیٔ
تاکِن وا ڈِ وِ لگُگا ما وِاَسَءُ تُنُبنِی کَھو

سَرو۔ جھیل۔ رِنِم۔ شاندار۔ وملے۔ خالص۔ سورے اُ۔ سورج۔ اِیَنّم۔ کے نکلنے کے وقت۔ نِلنی۔ کنول کا پھول۔ وِاَس آ۔ کھلتا ہے۔ تاکِن۔ تو کیا۔ وَلگگا۔ لگا ہوا۔ ماوِاَسَءُ۔ نہ کھلے۔ تُنُبَنی۔ کدو۔ لوکی۔ کَھو۔ باڑی۔ کھیت۔

اگر ایک خالص شاندار جھیل میں سورج کے کھلنے کے وقت کنول کھلتا ہے تو باڑی میں لگا ہوا کدو کا پھول جی بھر کے نہ کھلے۔

۱۵۔ جَ اِ بھَرَہ بھَاوُ چھَنُدے نچ چَےِ نورنگ چنگے ما تَرُونِی
تَاکِن گامگ ھِلُلِی تالی سَدُدے نَچ چے اِ

بھَرَہ۔ ایک پرانے زمانے کا ناچ۔ بھاو۔ روح۔ چھندے۔ بحر۔ نچ چےِ۔ ناچتی ہے۔ نَوُرنگ۔ خوب صورت کپڑوں میں۔ چنگے ما۔ ماہر۔ تَرُونی۔ نوجوان خاتون۔ تاکن۔ تو پھر۔ گامگ۔ گاؤں کی۔ ھِلُلی۔ لڑکی۔ تالی۔ تالی۔ سَدُدے۔ بجاکر۔ ن۔ نہ۔ نچ چے اِ۔ ناچے گی۔

اگر ایک نوجوان دوشیزہ خوب صورتی کے ساتھ کپڑے پہن کر جو بھرت منی ناچ کی روح اور بحر کی ماہر ہے، ناچتی ہے تو کیا گاؤں کی لڑکی تالی بجانے والے ہاتھوں کی آواز پر نہ ناچے۔

۱۶۔ جَ اِ بَھُل دُدَدھُ سَنمِیلِیا یَ اُلللےِ تَنُدُ لا کھیِرِیُ
تاکن کُککَسَھآ رَبَبَڈِیا ما دَڈوَوُ ڈاُ

جَ اِ۔ اگر۔ بَھُل۔ بہت۔ دُدھُ۔ دودھ۔ سَنمِیلِیَا۔ ملا ہوا۔ اُلللےِ۔ گرمی سے اُبلتا ہے۔ تَنُدُ لا۔ کھیری۔ چاولوں کی کھیر۔ کُککَس۔ چھان۔ سَھآ۔ ملا کر بنایا ہوا۔ رَبَبَڈِیا۔ اناج کا دلیا۔ مَا۔ نہ۔ دَڈوَوُ ڈا۔ بلبلے پیدا کرے گا۔

اگر چاولوں کی بنائی ہوئی کھیر جس میں بہت دودھ ملا ہوا ہو، گرمی سے اُبلتا ہے تو کیا اناج کا چھان ملا کر بنایا ہوا دلیا بلبلے پیدا نہ کرے۔

۱۷۔ **جا جَسَس کَوُوَسُتَتِیُ ساتین الجنرینُ بھَنِیُوَ وا**

جَ اِ چَتُمُھین بھَنِیَنٗ تا سیسا ما بھَنِجنَنتُ

جَا جَسَسُ۔ جیسی کیسی۔ **کَوُوَسُتَتِی۔** شاعرانہ قابلیت۔ **اَلْجَنْرِین۔** شرم کے بغیر۔ **بھَنِیُوَوا۔** اس کے متعلق بولے (اشعار لگائے)۔ **چَتُمُھین۔** برہما کا ایک نام۔ **بھَنِینٗ۔** بول چکا ہے۔ **سیسا۔** دوسرے باقی (خدا)۔ **ما۔** نہ۔ **بھنجننت۔** نہ بولیں گے۔

ایک آدمی میں جو بھی شاعرانہ قابلیت ہے اُسے بغیر کسی شرم کے اُس کا اظہار کرنا چاہیے اگر برہما بول چکا ہے تو کیا باقی (خدا) نہ بولیں۔

۱۸۔ **نَتِتھُ تِھُیَنِ جَنٗ چَ نَھُه دِٹھتھُ**

تُمھِیُھنُ وِجَنٗ نَ سُ، وِاَدُ بِندُھ سُچُچھندُ سَرسَۓ

نِسَنے وِن کورَہُ اِلِلیَ ھِیُن مُکَکھاہ پھَر سَۓ

تو دو گگ چِچَیَ چھے اَرِھنُ پَتَتَه الھنتے ھِن

آسَاسِ جَن اِکَہ کَھوِسَ اِوَتُتِیُ رَسِ لے ھن

نَتِتھُ۔ وجود میں نہیں آیا۔ **تھُیَن۔** دنیا میں۔ **جَن۔** آدمی۔ **نَھُه۔** یقیناً نہیں۔ **دِٹھتھ۔** دیکھا۔ تمہیں۔ تم نے۔ **واڈبندھ۔** عظیم کام۔ **سَچچھندُ۔** اچھی بحروں میں۔ **سَرسَۓ۔** نہایت عمدہ۔ دلکشی سے بھرپور۔ **نِنسے۔** نہ سنے۔ **ون۔** بغیر۔ **رَہُ۔** الگ سے کام نہیں کیا۔ **لِلِیَ۔** واضح خصوصیت۔ **ھِین۔** گھٹیا۔ **مُکَکھاہ پھر سَۓ۔** ناپسندیدہ خوشی۔ **دوگگچچی۔** مفلس۔ احمق۔ بے وقوف۔ **چھے اَرِ۔** ماہر۔ **پَتَتَہ۔** ایک پتے کے برابر کنول کا پتہ۔ ایک کاغذ کا ٹکڑا۔ **الھنتے ھن۔** جب دستیاب نہ ہو۔ **آساس۔** مطمئن ہو جاتے ہیں۔ **کھه و۔** شکل سے۔ **رَس۔** دلچسپی رکھنے والے۔

دنیا میں ایسا کچھ نہیں ہے جسے آپ لوگوں نے دیکھا اور سنا نہ ہو اور جس عظیم کام کو شاعری کی بحور کا ذوق رکھنے والے لوگوں نے لکھا ہو۔ تب مجھ ایسے کودن اور اُجڈ شاعر کے گنواروں جیسے کلام کو سننا کون برداشت کرے گا۔ تاہم اس ہنر کا مذاق رکھنے والے قابل لوگ جب تھکے ہوتے ہیں اور اشعار میں تحریر کاغذ کا ایک ٹکڑا بھی انہیں دستیاب نہیں ہوتا تو وہ کنول کے پتے پر لکھی ہوئی چیز میں تسکین پاتے ہیں۔

۱۹۔ **نِ اَکوتَته وِجَنُ ما ھپُپَ**

پَنڈِ تَتَپُ وِتُتَه رَنُ مَنُجَنَنُ کولِیَ پَیَاسِ اُ

کو اُوُ هَلِ بھاسِ اُسَرَل بھاءِ سَنُنیه رَاسُ اُ
تَنُ جانِو نُمِسدَدُه کھَنُ بُھَینُ کَرُوِ سَنیهٔ
پَامَرَ جَنُ تھُوُ لَککھَ رَهِ جنّ رای اُنِسنِهٔ

نِ اَ. اس کی اپنی۔ کَـوِتُتَـه۔ شاعری۔ وَجَـنُ. علم۔ مـاهِپُپَ. عظمت۔ پھیلاؤ۔ اہمیت۔ پنِدتُتَ. علیت۔ وِتتهَ. نظم۔ مَنُجَنم. اکثر لوگوں میں، تمام دنیا میں۔ کولِیَ. جلاہا۔ بیاس۔ اُ. کے ذریعے۔ کو اُوهَلَ. شوق۔ جذبہ۔ خلوص۔ بھاسِ آاُ. اونچی آواز میں پڑھی گئی۔ اعلان کیا گیا۔ سَرَل. تن۔ جانیو. یہ جانتے ہوئے۔ نِمِدُده. نصف لمحے کے لیے۔ کھن. اس لمحے میں۔ بھیَن. عقل مند لوگ۔ کَرُو. بنایا گیا۔ تخلیق کردہ۔ پـامرجن. احمق آدمی۔ تھول. موٹے الفاظ۔ لَککھ. گرامر۔ رای اُ. ترتیب دی گئی۔ رَهِ جن. ہل چلانے والا۔ کسان۔ نسنهه. سنو۔

اس کی اپنی فن شاعری میں شاندار مہارت اور اس کے علم کا بے حد پھیلاؤ ملک سے باہر کے آدمیوں میں اک جلاہے کے ذریعے شائع ہو چکا ہے جسے خلوص اور شوقیہ جذبات سے پُر سندیس راسک کہا گیا ہے۔ اے عالم لوگو یہ جانتے ہوئے آدھے لمحے کے لیے اپنے آپ کو اس میں مشغول کرو اور اس کام کو توجہ سے سنو جسے ایک ہل چلانے والے نے موٹے الفاظ میں تخلیق کیا ہے۔

۲۰۔ سنپ ڈِ اُجُ سِکُکھ اِکُ اِ سَمُتَتهٔ
تَسُ کَه اُ وبُه سَنگھُوِ هَتُتهٔ
پَنُدِ تُته مُککھ مُنهِهِ بھے اُ
تِه پُرَ اُپَڈِهوُ وَ اُنُهٔ وِ اے اُ

سَنُپَ ڈِ اُجُ. جس کو ملے۔ جس کی نگاہ سے یہ گزرے۔ سِکُکَه اِ. متن کو پڑھے۔ مطالعہ کرے۔ کُ اِ. شاعری۔ سَمُتَتهٔ. میں ماہر قابل۔ تَسُ. اسے۔ کَه اُ. میں کہتا ہوں۔ وُبُهه. فاضل۔ بہت علم والا۔ سَنگھو هَتُته. اپنے ہاتھ پکڑ کر۔ پنڈتُتَهٔ. علیت۔ مُککهه. نااہل۔ مُنُنهه. تسلیم کریں۔ بھے اُ. فرق۔ پُرا اُ. موجودگی میں۔ پَڈِهوَ اُ. پڑھے جانے والی۔ ن. نہ۔

ایک اہل آدمی جس کے ہاتھ میری یہ تخلیق لگے اور وہ اسے پڑھے۔ اسے میں اس کا ہاتھ پکڑ کر کہوں گا کہ اے عقل مند آدمی عالمانہ اور جاہلانہ کتابوں میں فرق تسلیم کر کیونکہ احمقانہ کتاب عالمانہ کتاب کی موجودگی میں نہیں پڑھی جاتی۔

۲۱۔ نَهه رَهُ اِبُه كُكُ وِتَتَرِيُسِ
اَبُهتُتَنِ اَبُهُهَ نَهه پَوِيسِ
جِ ئَ مُكُكه ن پنڊِيَ مَجُجَهِيَار
تَهِ پُر اُ پَڙِهوُوَا اُ سَوُوَار

نَهه۔ یقیناً نہیں ۔رَهِ اِ۔ ٹھہریں گے ۔بُهه۔ عقل مند ۔كُكُ وِتُتُ۔ گھٹیا شاعری ۔رِيسُ۔ کے لیے ۔اَبُهه۔ بے وقوف نالائق ۔هتتن۔ ہاتھوں تک ۔نَهه يَوِيس۔ نہیں پہنچے گی ۔اَبهه۔ جہالت ۔مُكُكه۔ نااہل ۔ جاہل ۔پنڊِيَ۔ فاضل آدمی ۔مَجُجَهِيَار۔ درمیان والی ۔ا ته۔ اسی طرح ۔پُر اُ۔ موجودگی میں ۔پَڙِهوُوَ۔ پڑھی جائے گی ۔اُسَوُ وار۔ ان کی موجودگی میں۔

عقل مند لوگ اس کے لیے نہیں ٹھہریں گے کیونکہ یہ شاعری گھٹیا ہے اور جاہل کی پہنچ سے یہ شاعری باہر ہوگی کیونکہ وہ جاہل ہے لیکن جو لوگ نہ عقل مند ہیں اور نہ بے وقوف بلکہ درمیانے ہیں تو ان کی موجودگی میں یقیناً یہ شاعری پڑھی جائے گی۔

۲۲۔ اَئُ را اِيَرُيَه رُو كامِيِيَمنهرُو
مَيَنمنه پهويو يَرو
وِرَه نِمُ اِرُدُدَهُ اُسُنهُ وِسُدُ دَه اُ
رَسِيَهُ رَسُنجِيُوَ يَرو

اَئُ را اِ يَرُيَه رُو۔ محبت کے قابل ۔كامِيِيَمنهرو۔ محبت میں مبتلا ۔پهديويرو۔ راستے میں روشن کرتے ہیں ۔وِرَه۔ محبوب سے جدائی ۔سُنه۔ سنو ۔وسُدَدَه اُ۔ خالص ۔جس پر الزام نہ ہو ۔رسِيَهُ۔ جذباتی ۔جو خوشی کے ساتھ مخصوص ہو ۔خوش ہونے والا ۔رسُنجيوَ يرو۔ جذبات کو آدمی میں دوبارہ زندہ کرنے والا۔

یہ (سندیش راسک) ان لوگوں کی محبت کا مستقر ہے جو کسی سے لگاؤ کو محسوس کرتے ہیں، جو عاشق ہیں اُنہیں نہال کرتا ہے اور اُن کے راستے کو روشن کرتا ہے، جن کے دل جذبات سے معمور ہیں اسے جی جان سے سنو، (برہ کی ماری) اکیلی دوشیزاؤں کے لیے محبت کا وہ دیوتا ہے جسے دوش نہیں دیا جا سکتا اور جو بجھے دلوں میں جذبات کے دیپ دوبارہ جلا دیتا ہے۔

۲۳۔ ا اِنے هِن بهاسِن اُرَامَ اِواسِ اُ
سَوُنَسُ كُلِيَهَ اَمِيَسرو

لَ الِه اِ وِیَکّکَھنُ اَتّتهَه لَکّکَھنُ
سُراسَنگِ جُ وِ اَدُ دَھنُ رو

اَ اِنے ھن. بہت زیادہ محبت۔ نزاکت۔ بھَاسِ اُ. اعلان کیا گیا۔ رَامَ اِوَاسِ اُ. پُرلطف انداز میں عمل کیا گیا۔ سَوَن. نہر۔ سَکْ. نلکا۔ لِیَہْ. لیے۔ اَمِیَسرو. امرت۔ دیوتاؤں کے پینے کی شے۔ لِہ ا. لکھنا۔ کھینچنا۔ تصویر بنانا۔ کوئی ادبی شے لکھنا۔ اَتّتَہ. اس مقصد کے لیے۔ لَکّکَھنَ. گرامر۔ بیان۔ سُراسَنگِ. محبت کا عمل۔ وِاَدُ دَھنُ رو. تجربہ کار۔

عظیم نزاکت کے ساتھ اعلان کیا گیا، محبت اور پریم سے بھرپور کانوں کی نہر کے لیے امرت کی ایک ندی، دیکھو، ایک ماہر آدمی مضمون کے اس بیان کو لکھتا ہے وہ شخص جو محبت کی سرخوشی کا تجربہ رکھتا ہے۔

٢٤. وِجِیَ نَیَرُہ کا وِوَرُ رَمنِ
اُتّتنگَ تھرُ تھور تھَنِ بِرُوُ دَلُکَکَ دَھیَرُ ننھپ اُھَر
دِیُ نا نَن پَہْ نِبہ اِجَلپَوَاہ پَوَھنُتِ دِیُھَر
وِرَہ گِگّھہِ کَنّیَنَ کِتَنُ تَہ سَامِلمُپَ وَنُ
نجنَ اِراہِ وِدُنبِ اَ اُتارا ھوِاسَ اُ نَنُ

وِجِیَ نَیَرُہ. وجے نگر کی۔ وَرُرَمنِ. نہایت عمدہ عورت۔ اُتّنَنگَ. اوپر اُٹھے ہوئے۔ تھرتھور. بھرے ہوئے۔ مضبوط۔ تھن. پستان۔ برو. بھڑ۔ دَل. کمر۔ کَکْ. چال۔ پَہْ. مالک خاوند۔ نِبهْ اِ. منتظر ہے۔ جَلپَوَاہ. بکثرت آنسوؤں کے پانی کی ندی۔ پَوِبنُتِ. بہتی ہے۔ دِیُھَر. لمبا عرصہ۔ ورتگگہ. محبوب سے جدائی۔ کَنین کِتَنُ. سنہری جوڑوں والا جسم۔ سَامِلمُپَوَتر. سیاہ ہو چکا تھا۔ نجن اِ. مشابہ ہو گیا۔ کی طرح۔ راہ. راہو۔ وِدُتب اَ اُ. گہن لگا دیا ہو۔ تارا ھوا. بدر۔ مکمل چاند۔ سَ اُنن. کو نگل گیا ہو۔ مکمل گرہن لگا دیا ہو۔

وجے نگر کی بہت ہی پیاری خاتون جس کے پستان اوپر اُٹھے ہوئے بھرے ہوئے نرم سخت ہیں، کمر بھڑ کی مانند، چال راج ہنس جیسی چہرہ غمگین اپنے خاوند کی منتظر ہے۔ آنسوؤں کی نہ ختم ہونے والی ندی (اُس کی آنکھوں) سے بہہ رہی ہے۔ لمبے عرصے کی محبوب سے جدائی نے اُس کے شاداب بدن کو سنولا دیا ہے۔ وہ ایسے پورے چاند سے مشابہت رکھتی تھی جسے راہو نے مکمل نگل لیا ہو (گہن لگا دیا ہو)۔

۲۵. پھُسُ اِ لوین رُو وَا دُکّکھتٹ
دَھمِ لَلُ اُمکَک مُهه وِجننبھَ اِ اَرُوَانگ موڈ اِ
وِرَها نَلِ سنُت وِ اَسَسُ اِدِیھه کرُساه توڈَ اِ
اِم مُذدَهه وِلوَ نِت یَهه مَهِ چَلنَے هِ چھَهَنٹُ
اَذُده ذَذی نَ اُتِن پَهٔ اُ پَهه جوی اُپوَهنّٹ

پھُسُ اِ. وہ پونچھتی ہے۔لوین رُوُ رَاِ. وہ روتی ہے۔دُککّھٹ. دکھ سے مجبور ہو کر۔دَھمِ لَلُ.
اس کی تھیں۔اُمکَک. چھائی ہوئی۔مُهه. چہرہ۔وِجُننھَ اِ. اس نے جمائی لی۔اُبا سی لی۔اَرُوَ.
اور۔انگ. اپنا جسم۔موڈَاِ. پھیلایا۔وِرَها نَلِ. جدائی کی آگ۔سَنُت وِ اَ. جل کر۔دکھی ہو
کر۔اُسَسُ اِ دِیُهه. لمبا سانس کھینچا۔لمبی آہ بھری۔کرساه. اپنی انگلیاں۔توڈا. مروڑیں۔
اِم. پس۔اس طرح۔مَذدَهه. اُس پیاری خاتون نے۔وِلوَانتِیَه. نوحہ گری کرتے ہوئے۔
مَهِ. زمین پر۔چلنے ه. پیدل۔چھنٹ. تیز جانے والا۔اَذدَه. راستہ۔پَهه اُ. مسافر۔
جویَ اُ. اس خاتون نے دیکھا۔پوَهنٹ. راستہ لیے ہوئے تھا۔اُتِن. اس وقت۔ذَذی نَ اُ.
سفر پر رواں تھا۔

اس نے آنکھیں پونچھیں اور دُکھ سے مجبور ہو کر روئی۔اس کی بکھری ہوئی لٹیں اس کے چہرے پر چھائی ہوئی تھیں۔(پہلے) اس نے جمائی لی، انگڑائی لی اور اپنا جسم پھیلایا۔جدائی کی آگ سے دکھی ہو کر اس نے لمبی آہ بھری اور اپنی انگلیاں مروڑیں۔اس طرح اس پیاری خاتون نے نوحہ گری کرتے ہوئے اس وقت ایک پیدل مسافر کو راستے میں دیکھا جو سفر پر روانہ تھا اپنا راستہ لیے ہوئے تھا۔

۲۶. تَنُ جِ پَهِیَ پککھوے وِنُ پ اَا اُ اِککَن کھِرِیَ
مَنتَھرُ گَیَ سَترُ لا اِوِ اُتتاوَلِ چَلِیَ
تَه مَنهَر چَل لنتِیَ چَنُچلَرَ مِنُ بھَرِ
چھُڈُو کھِسِیَ رَسناوَلِ کنکِنِ رَوُپسَرِ

تنُ ج. اس وقت۔جونہی کہ۔پھیَ. اُس مسافر۔پککھوے وَنُ. اس خاتون نے دیکھا۔
اِککن کھرِیَ. جو اپنے محبّت کے لیے خواہش مند تھی۔منتھرسست. لاپرواہ۔سَتر لا اِوِ.
خاتون کی محبّت کی جدائی میں سادہ چال۔اُتتاوَلِ. حرکت کرنے کا جذبہ۔جلد بازی سے۔چلِیَ.

وہ چلی ۔ تَہ۔ اس طرح ۔ پس۔ بھی ۔ مَنھر۔ خوش ۔ شاد ۔ مسرور ۔ اُس نے حرکت کی ۔ چَنُچَل۔ غیر متوازن حرکت ۔ رَمـن۔ عورت کے کولھے ۔ بھَـرِ۔ بھرے ہوئے ۔ کھِسِیَ۔ کھسک گیا ۔ رسناوِل۔ اُس کا کمر بند ۔ کـنکڻ۔ زیور کے طور پر پہنی ہوئی چھوٹی گھنٹی ۔ رَوُ۔ آواز ۔ پَسَرِ۔ دھیمی بجنے لگی ۔ چھُڏوَ۔ چھوٹ گیا ۔ گر پڑا۔

چونکہ وہ اپنے محبّ کی خواہش مند تھی اُس نے مسافر کو دیکھ کر اپنی دھیمی چال کو ترک کر دیا اور تیزی سے متحرک ہوئی ۔ خوش ہو کر جیسے ہی وہ حرکت میں آئی تو اُس کے بھرے بھرے کولھوں کی وجہ سے اُس کا کمر بند کھسک گیا اور گر پڑا جس سے مدھم آواز (چھن چھن) پیدا ہوئی۔

۲۷۔ تنُ جَنُ میھل ٿھو اِگنٿھ نِٽنُھرُ سُھیَ
تُڏِیَ تاو تھوُ لاوَلِ نوسر ھا رل یَ
ساتِوکِو سَنوَ رِوِ چَ اِوِ کِو سَنُچَریَ
نیوَر چَرَن وِلُگِگو تہ پہِ پنکھڏِیَ

تن جن۔ جس وقت ۔ میھَل۔ کمر بند ۔ ٿھواِ۔ وہ باندھتی تھی ۔ گنٿھ۔ گانٹھ ۔ نِٽنُھرُ۔ مضبوطی سے ۔ سُھیَ۔ وہ خوب صورت خاتون ۔ تُڏِیَ ۔ ٹوٹ گیا ۔ تاو۔ اس وقت ۔ تھولاول۔ موٹی رسیاں ۔ نَوسَرُ۔ گلوبند ۔ ھارل یَ۔ موتیوں کا گلوبند ۔ سَا۔ وہ ۔ تِوِ۔ ان میں سے ۔ کِوِ۔ کچھ ۔ سَنور۔ روک کر ۔ اُٹھا کر ۔ چَ اِو۔ چھوڑ کر ۔ کِو۔ کچھ ۔ سنچری۔ اُس نے تیز حرکت کی ۔ نیور۔ ٹخنے کا زیور ۔ چرن۔ پاؤں ۔ وِلُگِگوِ۔ لگا ۔ چپکا ۔ تہ۔ تب ۔ پہ۔ راستہ ۔ سڑک ۔ پنکھڈِیَ۔ وہ گر پڑی۔

ابھی وہ سندر ناری اپنے کمر بند کو مضبوطی کے ساتھ باندھ ہی رہی تھی کہ اس کے گلوبند کی موتیوں والی موٹی ڈوریاں ٹوٹ گئیں، ان (موتیوں) میں سے کچھ کو اُٹھاتے اور کچھ کو چھوڑتے ہوئے اس نے تیزی سے حرکت کی ۔ تب اس کے پاؤں اس کے ٹخنوں میں پازیبوں سے لگے اور وہ راستے میں (لڑکھڑا کر) گر پڑی۔

۲۸۔ پَڈِ اُٿِھیَ سَوِلُکَکھُ سَلِجنُ سَنجھَسِیَ
ٿَ اُسِیَ سَچُچھ نِیَنُسَڻ مُدَدھہ وِولُسِیَ
تنُ سَنُوَرِ انُ سَرِیَ پھَیَپا وِیَن مَن
پھُڏوِ نِتَٹ کُپھُاسَ وِلِگگیَ دَرُسِھَن

پَڈِ۔ اس کے بعد ۔ اُٿِھیَ۔ اُٹھ کر ۔ سَوِلُکَکھُ۔ گھبرائی ہوئی ۔ سَلُجن۔ شرمندہ ۔ سَنُجھَسِیَ۔

شکستہ دل۔ ٿ اُسِيَ۔ اس وقت۔ سَچُــهَ۔ خالص سفید رنگ۔ نِيَن سن۔ نیچے پہنا ہوا لباس۔ مُڏدهه۔ پیاری خاتون۔ وِ وَلُسِيَ۔ دکھائی دے رہا تھا۔ تَنَ۔ اس کو۔ سَنُوَر۔ سنوار کر۔ اُنسَرِيَ۔ اُس نے پیچھا کیا۔ پُهِيَ۔ اُس مسافر کا۔ پَاوَيَن مَن۔ اُسے حاصل کرنے کا ارادہ کیا۔ پهڏو۔ پھٹ گئی۔ نِتُت۔ عمدہ کپڑا۔ کُپپَاس۔ انگیا۔ وِلـگگسِيَ۔ ساتھ لگے ہوئے نظر آنے لگے۔ دَرَ۔ تھوڑے سے۔ سِهَن۔ پستان۔

گرنے کے بعد وہ اُٹھی، گھبرائی ہوئی شرمندہ اور شکستہ دل ہونے کی وجہ سے اُس کی دودھیا شمیز دکھائی دے رہی تھی اس کو ٹھیک کرتے ہوئے اُس نے مسافر کا پیچھا کیا کہ اسے جا پکڑے۔ پر نفیس کپڑے کی بنی ہوئی انگیا پھٹ گئی اور اس کے پستان تھوڑے نظر آنے لگے۔

۲۹۔ چهايَنُتِيُ گه گه وَسَلُجِنرُ نِيَکرَهِ
کَنيَکُلَسُ جهَنپَنتِيُ نَنُ اِنُدِيُورَهِ
تو آسَنَنُ پهُتَتَ سَگگِرُ گِرُوَ يَنِ
کِيَ سَدَدُ سَولاسُ کَرُوَنُ دِيَهَ رَيَنِ

چهاينتي۔ انہیں۔ گـه گه۔ مشکل سے۔ وَ۔ وہ۔ سَلُجنر۔ گھبرائی ہوئی۔ نِيَ۔ جس قدر۔ کره۔ وہ کر سکتی تھی۔ کـنيکلس۔ سونے کے رنگ جیسی صراحیاں۔ سنہری جگہ۔ جهـنپـنتي۔ ڈھکے ہوئے۔ ن۔ ساتھ۔ اِنـديوره۔ کنول کے پھول۔ تو۔ پھر۔ اس لیے۔ آسـنن۔ قریب۔ پهتت۔ پہنچ کر۔ سگگِروِيَن۔ کپکپاتی ہوئی آواز کے ساتھ۔ کِيَ ا۔ وہ بولی۔ سَدُدُ۔ آواز۔ سَوِلاس۔ دلکش۔ کرُوُن۔ جو ہمدردی پیدا کرے۔ دِيهَر۔ لمبی۔ نَيَنِ۔ آنکھیں۔

وہ سہمی سہمی اپنے ہاتھوں سے جتنا، جو چھپا سکتی تھی چھپایا۔ گویا کہ وہ سنہری صراحیوں کو کنول کے پھولوں سے ڈھک رہی تھی۔ وہ مسافر تک پہنچی اور اسے پکڑ کر لرزتی آواز میں بولتے ہوئے اس لمبی آنکھوں والی دکھوں بھری ناری نے یوں دلکش کلام کیا۔

۳۰۔ ٺهاهِ ٺهاهِ نِمِسدُ ڌه سُتهِرُو اَوُهارِمَن
نِسُنِ کِنُ پ جنُ جنبَ اُنُ هيَ اِ پَسِجنُ کهَنُ
اِے يَ وَيَنُ آيَ نِنُ پَهِيَ اُوُهَ لِ اُ
نّے يَ نِ اَتَٽَ اُتَاسُ کَمُ ڌَڌه وِنَه چَلِ اُ

ٺهاهِ۔ ٹھرو۔ نِمِ۔ آدھے۔ سِدُ۔ لمحے کے لیے۔ سُتهِرُوُ۔ پُرسکون ہو کر۔ اَوُهارِ۔ ذہنی توجہ سے۔

مَنِ۔ مجھے۔نِسُنِ۔ سنو۔کِن۔ جو۔پ جنِ۔ کچھ باتیں۔جَنبَ اُنّ۔ میں کہتی ہوں۔ھیَ اِ۔ میرا دل سے۔پسِجنّ۔ طرف داری کرنا۔کھَنّ۔ ایک لمحہ۔لے یَ۔ یہ۔وَیَنّ۔ الفاظ۔آیَ نِن۔ سُن کر۔ پَہِ یَ۔ مسافر۔کو اُوہَ لِ اُ۔ جاننے کا مشتاق ہوا۔نِ یَ۔ نہ تھا۔نِ اَتَّک اُ۔ دلچسپی ظاہر نہ کرنے والا۔بے احتیاط۔تلا اس پر۔سُ۔ وہ۔کم دَدُ۔ نصف قدم۔وِ۔ وہ۔نَہ۔ نہ۔چَلِ اُ۔ چلا۔

ٹھہرو، ٹھہرو، آدھے لمحے کے لیے پُر سکون ہو کر، ذہنی توجہ کے ساتھ مجھے سنو۔ جو کچھ باتیں میں کہتی ہوں ایک لمحے کے لیے دل سے میری طرف داری کرنا۔ یہ الفاظ سن کر وہ مسافر جاننے کا مشتاق ہوا کیونکہ وہ غافل نہ تھا یوں نصف قدم بھی نہ چلا۔

۳۱۔ کُسُمُ سَرا اُہُ رُوُوَ نِہِ وِہِ نِمَمُ وِیَ گرٹٹھ

تَنّ پِککھیُونّ پَہِ یَنِ ھن گاھا بھَنِیَا اَٹٹَھ

کُسُمُ سَرَ۔ محبت کا خدا۔رُوُ وِنہِ۔ اس کا حُسن۔وہ۔ دنیا کا خالق۔نِمَمُوِیَ۔ مکمل مخلوق۔پوری تخلیق کردہ (زرہ) شے۔گرٹٹھ۔ نہایت ضروری۔تن۔ اُسے۔پِککھیوَن۔ دیکھ کر۔پہ یَن۔ مسافر آدمی نے۔نِھیں۔ خزانہ۔گـاھا۔ گاتھا۔بھنِیَ۔ اعلان کیا۔گاتھا پڑھے۔اَٹـٹھ۔ آٹھ۔ گاتھا۔ منظوم کہانی۔

اُسے دیکھ کر، دنیا کے خالق کی مکمل حسین مخلوق کی شکل میں جو حسن کا خزانہ تھا اُس مسافر نے آٹھ گاتھائیں پڑھیں۔

۳۱a۔ پَہِ اُ بھَنّ اِ بِوِ دوھا تَسُ سُ وِیَذ ذَھ پَرِ

۳۱b۔ اِکُ مَنِ وِنبَہ اُتھِیَ اُکِ رُوُوِن پِککھُ کَرِ

۳۱c۔ کِن نُ پَیَاوَا اَندَھل اُ اَھو وِیَذ ذَھلُ آہِ

۳۱d۔ جنِ ایرسِ تِیَ نِمموِیَ ٹھوِیَ نَ اَپُپَھُ پاہِ

پَـہِ اُ۔ وہ مسافر۔بھَن اِ۔ پڑھے۔بِو۔ دو۔دوسرا۔تَـسُ۔ جو کہ۔سُ۔ بہت۔ویـذذھ۔ مہارت۔پَـرِ۔ پُر۔بھرے ہوئے۔اِکُ۔ اُس کے۔مَن۔ ذہن۔ونبـہَ اُ۔ حیرت۔تھِیَ اُ۔ ٹھہر گیا۔رُوُوِن۔ خوب صورت عورت۔پِکـکـھُ۔ دیکھ کر۔گـر۔ تخلیق۔پَیَـاوَا۔ وہ خالق۔ اَندَھل۔ اندھا۔آھو۔ یا پھر وہ۔وِیَذذھل۔ ہوشیار۔چالاک۔آہ۔ وہ تھا۔جن۔ جس نے۔ ایرس۔ اس طرح کی۔نمموِیَ۔ تخلیق کی گئی۔ٹھوِیَ۔ اپنی جگہ رکھی۔اَپُپَھ۔ اپنی۔پـاہ۔ طرف۔

اُس مسافر نے ایک دوسرا دوہا بھی پڑھا جو ماہرانہ انداز سے پُر تھا کیونکہ اُس خوب صورت

عورت کو دیکھ کر اس کے ذہن میں حیرت ٹھہر گئی۔ آیا اسے تخلیق کرنے والا اندھا تھا یا بہت زیادہ ہوشیار تھا کہ ایسی تخلیق کی گئی چیز کو اُس نے اپنے پاس نہیں رکھا۔

۳۲۔ اَکُڈِلُ مَا اِپھنَا وِھترَ نِکَنِ سُ سَلِلکلَو لَا
کِسَنتَتُنمِ اَلَیَا اَلِ اُکُڈِلُ وَوَ رِیھَنتِ

اَکُڈِلُ مَا۔ اپنے گھنگھریالے پن میں۔ **پَھنَا**۔ دھوکا باز۔ **وِوَہ**۔ مختلف۔ **ترنگ**۔ لہریں۔ جسم کے بال۔ پانی کی ندی۔ زلفیں۔ **سَلِلکلَو لَا**۔ تالاب۔ پانی کا پیٹ۔ **کِسَنتَتُنمِ**۔ سیاہی میں۔ **اَلَیَا**۔ بالوں کی مینڈھی۔ **اَلِ اُمکھی**۔ کمال۔ قطاریں۔ **ریھَنتِ**۔ دکھائی پڑتے تھے۔

ندی کے پیٹ میں پیدا ہونے والی مختلف لہروں کی طرح اس کی گھنگھریالی زلفیں دلفریب تھیں جب کہ اپنی سیاہی میں وہ زلفیں مکھیوں کی قطاریں تھیں۔

۳۳۔ رَیَنِی تَمُ وِدَدُھ وَنو اَمِینُجھرُ نَو سُپُنّ نسوموَ
اَکُلَنُکمَا اِ وِیَنن واسرنا هَسَسُ پَڈِ بِنُبِنُ

رَیَنِی۔ رات۔ **تَمُ ودَدھ**۔ بڑھنے والا اندھیرا۔ پیچھا کرنے والا۔ **اَمِینجھرنو**۔ امرت کی ندی۔ **سُپُنّ نسومو**۔ چاند اپنی تکمیل کے ساتھ۔ **اَکُلَنکما ا**۔ جس میں قطعاً میل کچیل نہ ہو۔ خالص ہونے کی خصوصیت۔ **واسرنا هَسَسُ**۔ سورج۔ چاند۔ روشنی کا آقا۔ سردار۔ **پڈ بِنُبِنُ**۔ سایہ۔ عکس نمایاں تھا۔ شبیہ جھلکتی تھی۔

چاند اپنی تکمیل کے ساتھ جو رات کے وقت بڑھنے والی تاریکی کا پیچھا کرتا ہو اور ایسے خلوص کے ساتھ جس میں قطعاً میل کچیل نہ ہو۔ امرت بھری ندی کی طرح اُس کا چہرہ تھا جس میں روشنی کے سردار سورج کی شبیہ جھلکتی تھی۔

۳۴۔ لوین جیَن چَ نِجَنَ اِرَوِندَ دَلُ دی هَرَن را اِلَن
پِنڈی رَکسُم پُنُجَن تَرُوُ نِکولا کَلِجُنَنتِ

لوین جین۔ اس کی دو آنکھیں۔ **چَ**۔ اور۔ **نِجن اِ**۔ مشابہ تھیں۔ دکھائی دیتی تھیں۔ **رَوِنُدَدَل**۔ کنول۔ **دِی هَرَن**۔ لمبا۔ **را اِلَن**۔ سرخ۔ **پنڈیر**۔ انار۔ **کُسُم**۔ پھول۔ خوشبو کا چھڑکاؤ۔ **پُنجَن**۔ جھنڈ۔ گلدستہ۔ **تَرُنِ**۔ نوجوان خاتون۔ **کوولا**۔ رخسار۔ گال۔ **کَلِجُنَنتِ**۔ مشابہت رکھتے تھے۔

اس کے دونینوں اور کنول کے پھول کی پنکھڑیوں میں مشابہت تھی اور نوجوان خاتون کے

لمبے اور سرخ رخساروں پر انار کے گلدستے کی مہک کا چھڑکاؤ تھا۔

۳۵۔ کومل مُنالن لَیَن امرس رُو پَیپَنَن باھُجیَلَن سے
تاننتِ کَرُ کَمَلَن نِجَن اِ دوھا اِیَن پَامَن

کومل۔ نازک۔نرم۔مُنلان۔ لچکدار۔نرم۔لَیں۔ دو بازو اکٹھے۔اَمَرُ سَرُوُ۔ جھیل۔پَیَنَن۔ اُگتے ہیں۔بَھُہ۔ بہت۔جیَلَن۔ جوڑا۔تانَنتِ۔ آخر میں۔کَرُ۔ ہاتھ۔پیدا کرنا۔کملہ۔ کنول۔دوھااِیَن۔ تقسیم ہوگئے۔پَامَن۔ کنول کا پھول۔

اس کے دو بازو اکٹھے ایک نرم لچکدار کنول کے تنے کی طرح تھے جو کہ (دائمی) امر جھیل میں اُگتا ہے۔ان کے آخر میں اس کے نازک ہاتھ ایک کنول سے مشابہ ہے جو دو حصوں میں تقسیم ہوگیا ہے۔

۳۶۔ سِھَنّا سُیَن کھلا اِو تھَذ ذھا نِچُننیا یَ مُھَرھِیا
سَنُگمِ سُیَن سَ رِچَچھا آسا سَہِ بے وِ انگااِن

سِھَنّا۔ دو پستان۔سین۔ درباری۔کھلا۔بدمعاش۔سُیَن۔ درباری۔او۔ مانند۔تَھَذذھا۔ مضبوط۔ٹھکے ہوئے۔نِچچ۔ مستقل۔ننیا۔ نافرمان۔اوپر اُٹھے ہوئے۔مُھَرَھِیا۔ منہ سے بولنے سے محروم۔گونگے۔سَنُگمِ۔ جگہ پانا۔پورا ہونا۔سرچچھا۔ مشابہ۔آساسھہ۔ سکون دیتے ہیں۔مطمئن کرتے ہیں۔انگااِن۔ سیاسی یا جنسی اختلاط۔بے۔ بغیر۔وِ۔ جدائی۔

اس کے دو پستان سرکش درباریوں کی طرح ہیں جو مضبوط اور نافرمان ہوں (ہمیشہ اوپر اُٹھے ہوئے) بولتے تو نہیں (گونگے ہیں) پر سیاسی یا جنسی اختلاط کے وقت (چالاک) درباریوں کی طرح وہ دونوں اختلاط کرنے والوں کی (جی بھر کے) تسلی کراتے ہیں۔

۳۷۔ گِرِن اِسما وتنت جواجَن اِناہِ مَنُذَلں گُھِرَن
مَجَھں مُچَسُ ھَن مِوُپُچھن تَرلُگگ اِیُ ھرنَن

گِرِن۔ پہاڑ۔اسماوتنت۔ بھنور۔نَاہِ۔ ناف۔منذلں۔ دائرہ۔گُھرں۔ گہرا۔مُجَھَں۔ کمر۔درمیان۔مَچُچ۔ فانی۔سُ۔ خوشی۔مِو۔اِو۔ مشابہ۔مانند۔طرح۔پُچھں۔ چھوٹا۔ متحرک۔تَرَل۔ چال۔چمکدار۔اِی ھرنں۔ جورو کتا ہے۔

ایک پہاڑی ندی میں بھنور کی طرح اس کی ناف کا گہرا دائرہ دکھائی دیتا ہے۔اس کا درمیانی حصہ یعنی کمر ایک خوشی کی مانند مختصر اور مبہم ہے جو اُس کی چال میں رکاوٹ ہے۔

۳۸۔ **جَالَنّدَھِر تھَن بھَجِیا اُورُوُ ریھنتِ تاسُ اَاِرمَمَا**
وَٹُٹَایَ نَّا اِدِیُھَا سرسا سُمُنّوھرا جَنُگھا

جَـالَـنُدَھِرِ۔ ایک درخت کا نام۔ **تھـن بھـَجِیا۔** اِس درخت کے تنے سے بڑھ کر۔**اُورُو۔** پنڈلیاں۔**رھنت۔** خوب صورت دکھائی دیتے ہیں۔دلکش ہیں۔**تَاسُ۔** وہ۔**اَاِ۔** بہت۔**رَمَمَا۔** پیاری۔**وَٹٹا۔** گول شکل۔**نا اِ۔** گویا کہ۔**دِیُھا۔** لمبا۔لمبے عرصے تک۔**سَرُسَا۔** لطف سے بھرپور۔ **سُمُنوھرا۔** بہت خوب صورت۔بہت خوش کرنے والا۔**جنگھا۔** ران کا اوپر والا حصہ۔

اُس کی پنڈلیاں جالندھر (درخت) کے تنے سے زیادہ خوب صورت دکھائی دیتی ہیں وہ بہت پیاری اور گول ہیں اُس کی سڈول رانیں بہت سندر اور دلربا ہیں گویا کہ ان سے زیادہ دیر تک لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے۔

۳۹۔ **ریھنُتِ پَامُرَا اِ وَ چَلُنّس گُلِ پھَلِهُ کُتِٹُ نَّهپنّتِی**
تُچُھں رو مترنگں اُوِ وَننس کُسمَنَلُ ایسُ

رِیُھـنُتِ۔ چمکتے دکھائی دیتے تھے۔**پَـامُرَا اِ۔** یاقوت۔قیمتی پتھر۔**چـلنس۔** پاؤں کی انگلیاں۔ **پھَـلِـه کُتِٹُ۔** بلور۔قیمتی پتھر۔**نھه۔** ناخن۔**پنتِی۔** سلسلہ۔قطار۔**تُـچُـھں۔** چھوٹے چند۔ **رومت رنـگں۔** جسمانی بال۔**اُوِنـنس۔** خوف زدہ۔متحرک۔**کُسُم۔** پھول۔**نَلُ۔** ڈالی۔ ڈانٹھ۔**ایسُ۔** ایسے۔اس طرح۔

اُس کی پاؤں کی انگلیوں میں یاقوت چمکتے دکھائی دیتے تھے اس کے ناخنوں کی قطار بلوریں تھی اُس کے بدن کے رووَں کی لکیر ایسے تھی کہ جیسے پھول اپنی ڈالی پر خوف زدہ ہو کر لرزاں ہوں۔

۴۰۔ **سَیَلُ جَنُ سِریوِنُ پَیَڈِیا اِں انگا اِں تِیَیَ سَوِسیسَنّ**
کوکا وِی نَانّ دُوسَ اِسِتنٹھ وِھنّا وِپُنرُوتَنُت

سَیَل جَنُ۔ پہاڑی عورت۔پاربتی۔**سِـرِیوِنُ۔** پیدا کرنا۔تخلیق کرنا۔**پَـیَ ڈِیا اِ۔** نمایاں کیا۔ اُس کا جسم۔**تِیَ۔** عورت۔**سَـوِسیسن۔** تمام خصوصیات کے ساتھ۔**کو۔** کون۔**گـویـنّان۔** شاعروں کو۔**دُوسِ اِ۔** ملامت کرتا ہے۔غلطیاں نکالنا ہے۔قصوروار ٹھہراتا ہے۔**سِـٹنٹھ۔** سکھایا گیا۔ حکم دیا گیا۔**وِھنا۔** خالق دنیا۔**وِپُن۔** دوبارہ۔دہرانا۔

پہاڑی عورت (پاربتی) کی تخلیق کے بعد خالق نے مکمل خصوصیات کے ساتھ اُس کے جسم کو ایک خاتون (کی صورت) میں نمایاں کیا۔پر کون آدمی شاعروں کو قصوروار ٹھہرائے گا جب کہ خالق

کی طرف سے انہیں یہی حکم دیا گیا کہ وہ اپنے لذتِ نظارہ و بیان کو دہراتے رہیں۔

۴۱۔ گاھا تَس نِسُنّے وِنّ رایَمُ رالِکَ اِ
چَلَنّس گُنِتھُ دھرتِتَ سَلُجِنر اَلِلَہ اِ
تَ اُپَنُتِھ اُگنِیَس گِ تَتَتھُ بولاوِیَ اُ
کَہِ جا اِس ھِوَ پَہِ یَ کَہ وَتُہ آ اِیَ اُ

گاھا۔ گاتھا۔ تس نِسُنے وِن رایَم رَالِکَ اِ۔ ہنس کی چال والی خاتون۔ چلنس۔ پاؤں۔ گنتھ۔ پھاڑا۔ دھرتت۔ زمین۔ سُلجنژ۔ گھبرائی ہوئی۔ شرمندہ۔ اَلِلَہ اِ۔ پیچھا کر کے کھوجنا۔ تَ ا۔ تب۔ پَنُتھ اُ۔ مسافر۔ کَنّیس گِ۔ سونے جیسے اعضاء۔ تَتَتھُ۔ اُس وقت۔ بولاوِیَ اُ۔ اُسے بول کر کہا۔ کَہِ۔ کہاں۔ جا اِس۔ جارہے ہو۔ ھِوَ۔ اب۔ پَہِ یَ۔ مسافر۔ کَہ۔ کہاں۔ وَتُہ۔ سے تم۔ آ اِیَ اُ۔ آئے ہو۔

گاتھا سننے کے بعد ہنس کی چال والی خاتون نے پاؤں سے دھرتی کو پھاڑا تب گھبرا کر مسافر کا پیچھا کر کے اسے کھوجا۔ سونے جیسے انگ، والی خاتون اس وقت مسافر سے بولی۔ اے مسافر تم کہاں جارہے ہو اور اب تم کہاں سے آئے ہو۔

۴۲۔ نَیَرُ نَامُ سَامورُو سرورُوھدلُ نَیَنِ
نَا یَرُجَنّ سَنپُنن ھَرِس سَسِھَرویَنِ
دَھوَل تُنگ پایارِہِ تِ اُرِہِ مانِدِیَ اُ
نَہ دِیسَ اِکَ اِمُکُکھ سَیَلُ جَنّ پنِدِیَ اُ

نَیَرُ نامُ۔ میرے قصبے کا نام۔ سامورُو۔ سامورا۔ سرورُوھدلُ نَیَنِ۔ تالاب میں کنول کے پھول کی پنکھڑی جیسی آنکھوں والی۔ نایرجن۔ قصبے کے آدمی۔ سنپُنن۔ خوشی سے بھرا ہوا۔ ھرس۔ بہت زیادہ خوش۔ سَسِ۔ چاند۔ ھرویَں۔ جس کا چہرہ۔ دَھوَل تُنگ۔ سفیدی کی ہوئی۔ پایارِہِ۔ اس کی عمارتیں۔ محلات۔ اتِ اُرِہ۔ اُس کی قلعہ بندیاں۔ منّدِیَ اُ۔ سجائی گئی ہیں۔ نہ۔ نہیں۔ دِیسَ اِ۔ دیکھا جاتا ہے۔ نظر آتا ہے۔ کُ اِ۔ کوئی۔ مُکُکھ۔ جاہل۔ سَیَلُ۔ ہر ایک۔ جَنّ۔ آدمی۔ پَنِدِیَ اُ۔ ایک عالم فاضل۔

تالاب میں کنول کے پھول کی پنکھڑی جیسی آنکھوں والی خاتون! میرے قصبے کا نام سامورا ہے۔ اس قصبے کے آدمی خوشی سے مگن اور شادمان ہیں۔ اے ماہرو اس (قصبے) کی عمارتیں اُجلی

(قلعی کی ہوئی) ہیں اور قلعہ بندیاں مضبوط۔ اس میں کوئی بھی جاہل نہیں دیکھا جاتا بلکہ ہر ایک آدمی عالم فاضل ہے۔

٤٣۔ وِ وِهُ وِ اککھنٛ سَتِتھُ ج اِ پَوُسِیَ اِنٛرُو
سُمَمَ اِ چھندُ مَنّو ھرُو پای اُمَھُرُ یَرُوُ
کَہ وَتھا اِجَ اُوے اِھن وے اُپپاسِیَ اِ
کہ بَھُ رُوُ وِ نِبَدٛدَہ اُ راس اُبھاسِیَ اِ

وِوِه۔ بہت سے۔ مختلف۔ وِ اَککھنٛ۔ تجربہ کار۔ ہوشیار۔ چالاک۔ سَتِتھہ۔ گروہ۔ جماعت۔ سُمَمُ اِ۔ سنی جائیں گی۔ چھندُ۔ بحریں۔ مَنوھرو۔ خوش کن۔ مَھُر۔ میٹھی۔ یَرُوُ۔ آواز۔ پای اُ۔ پراکرت۔ کسی ایک جگہ۔ وَ۔ کچھ۔ تااِ۔ ماہر ہوگئے۔ چَ اُ۔ چار۔ وے اِھن۔ وید۔ وِ اُ۔ ان کے ذریعے۔ پیاسِ اا اُ۔ شرح کی جاری ہے۔ بَھرووِ۔ بہت سی شکلوں میں۔ نِبَدٛدَہ اُ۔ بنائی گئی ہے۔ راسَ اُ۔ راسک نظم۔ بھاسِیَ اِ۔ پڑھی جارہی ہے۔ چِ اِ۔ اس کی طرف۔ پَوُسِیَ اِ۔ دیکھیں۔ سفر کریں۔ نِرُوُ۔ یقیناً۔

اگر بہت سے تجربہ کار لوگوں کا گروہ ادھر کا سفر کرکے اسے دیکھے تو یقیناً پراکرت زبان میں خوش کن بحروں اور میٹھی آوازوں میں انہیں نظمیں سنائی جائیں گی۔ یہاں ایک جگہ کچھ چار ویدوں کے ماہر وید کی شرح کر رہے ہوں گے اور دوسری جگہ بہت سی شکلوں میں بنائے گئے راسک گیت پڑھے جارہے ہوں گے۔

٤٤۔ کَہ وَتھا اِ سُدٛیَوچِچھَ کَتُتھ وَ نَلچِرِ اُ
کَتُتھ وَ وِوِهُ وِنو اِهِ بھارہُ اُچچِرِاُ
کَہ وَتھا اِ آ سِیَسِیَ چا اِهِ دَیَوُ رِهن
رامایِنُ اَهِنٛ وِیَ اِکَتُتھَ وِ کَیَ وَرِهِ

کھه۔ کسی جگہ۔ وَ۔ کچھ۔ تھا اِ۔ ماہر نظم نگار ہیں۔ سُدٛیَو چِچر اُ۔ ادانیا نامی کہانی کے ہیرو وتسا کے بادشاہ کا نام۔ گُتتھَ۔ کہانی۔ وَ۔ دوسری جگہ۔ نَلُ۔ کہانی کے ہیرو کا نام۔ چِرِاُ۔ عجیب و غریب سفروں کی کہانی۔ گُتتھَ۔ کہانی۔ وِوِہ۔ مختلف۔ وِنواِهِ۔ دلچسپ باتیں۔ بھارہُ۔ مہابھارت۔ اُچچِرِاُ۔ بیان ہو رہی ہیں۔ آسِیَس یَ۔ نعمت کی دعا دینا۔ بھلائی کی دعا دینا۔ چااِهِ۔ تپسیا کرنے والا۔ وَیَوُرِہ۔ بڑے ترس کے ساتھ۔ بڑی کرپا کے ساتھ۔ اَھن وِیَ اِ۔

تعریف حاصل کر رہی ہے۔کَیَوْرِہِ. عمدہ شاعروں سے۔

(وہ دیکھیں گے کہ) کسی جگہ پر سدیو پچھ نامی ہیرو کی کہانی کچھ ماہر منظوم گا رہے ہیں۔ دوسری جگہ نل بادشاہ کے عجیب سفر کی کہانی ماہرین گا رہے ہیں۔ایک اور جگہ مہابھارت نامی نظم کی مختلف دلچسپ باتیں بیان ہو رہی ہیں۔ایک اور جگہ تپسیا کرنے والے بڑی کرپا کے ساتھ نعمتوں کی (ارزانی کی) دعا دے رہے ہیں۔دوسری جگہ با کمال شاعر رام کی سفر کی کتھا رامائن کی بہت تعریف کر رہے ہیں۔

٤٥۔ کے آ اِننھں وَنُس وین کاھل مُرَاُ
کَھہ پَیوَنّ نِبَدْ دَہ اُسمَمَ اِگِیُ یَرَاُ
آیَنّ نَہِ سُسَمُتَتھُ پِیُنّ اُنَپیّتھُ نِیَ
چَلِّلَہِ چَلَلَ کَرَنُتِیَ کَتَتھُ وِنَتَتَنِیَ

کے۔ کچھ۔اِنِننھں. لوگ سنتے ہیں۔وَنُس. بانسری۔وین. سارنگی کاہل۔شہنائی۔سرھی. مُرَاُ. ڈھول۔گھہ. دوسری جگہ۔نِبَدَدَہ. مشتمل۔بنائی گئی۔سُمَمُ. سنی جاتی ہے۔گِیَیَراُ. گیت۔شاعری۔پَیَ. پَدَا. وَنّ. ورنا۔نظم کی دو قسمیں۔آیَنّنھِ. گنوں والے۔سُسَمُتَتھُ. بہت قابل۔بہت اہل۔پِیُنّ. گول۔موٹے۔اُنَنُیَ. اُبھرے ہوئے۔تھَنِیَ. پستان۔چَلِّلَہ. چَلّلَ. جدا ہو جاؤ۔جاؤ۔جاؤ۔ایک لفظ جو ناچنے والی دہراتے رہے۔کَ لِٹ. کہتی ہیں۔کَتَتھُ. ایک مخصوص جگہ۔نَتَتِنِیَ. ناچنے والی لڑکی۔

کچھ لوگ بانسری سارنگی شہنائی اور ڈھول کو سنتے ہیں دوسری جگہ پد اور ورن نظموں کے گیت سنے جا رہے ہیں کہیں پر وہ لوگ جو قابل اور اہل ہیں۔کسے پستانوں والی رقاصاؤں سے گیت سنتے ہیں جو بار بار جاؤ جاؤ دہراتی ہیں اور جن کی کمر کا لباس ناچتے ہوئے شوخ اور چنچل ہو جاتا ہے۔

٤٦۔ نراَ اُوَوُ وِنُبھَوِیَ وِوِہ نَتُ ناٹ اِھں
پُچِھُ جَنُہِ پَوسَنُت یَ ویسا واڈاِھں
بھِمِھں کاوِ مَیوِ نبھَل گُرُو گرِوَ رَکَمَنِ
انن رَیَنّ تاڈَں کِہِ پَرِ گھول رَسُوَنّ

نَرَ. آدمی۔اَاُوَوُ. قابل ذکر۔جس کا نمونہ نہ ہو۔وِنُبھَوِیَ. حیران۔وِوِہ. مختلف۔نَت ناٹ.

لڑکیاں ۔ ناچنے والیاں ۔ **اھں**۔ پہلے نہ تھے ۔ **مُچچھُ جنہ**۔ آدمی بے ہوش ہو جاتے ہیں ۔ **پوِسَنتۡ**۔ داخل ہوتے ہیں ۔ ملاقات کرتے ہیں ۔ **ویساواڈاِھں**۔ رنڈیوں کے گھر ۔ **بَھمَھنُ**۔ آوارہ گردی کرتی ہیں ۔ **کاوِ**۔ لڑکیاں ۔ **مَیَ ونبھَلُ**۔ بہت حیران کن ۔ بہت مدہوش ہو کر ۔ **گُرُوۡ**۔ عظیم ۔ سنجیدہ ۔ **کَرِ**۔ ہاتھی ۔ **وَرَگ**۔ شاندار ۔ **مَنۡ**۔ چال ۔ حرکت ۔ **آَنَن**۔ کان ۔ **رَیَنۡ**۔ قیمتی پتھر ۔ **تاڈنك**۔ زیور ۔ **پَرِگھوَلِ**۔ حرکت کرتے ہیں ۔ لٹکتے ہیں ۔ **رَسُ وَنِ**۔ ان میں سے کچھ ۔

پہلے کبھی حیران نہ ہونے والے آدمی مختلف ناچنے والیوں کے کرتب دیکھ کر بے ہوش ہو جاتے ہیں اور ان رنڈیوں کے گھروں میں داخل ہوتے ہیں ۔ کچھ ایک عظیم اور شاندار ہاتھی کی (مست) چال والی خواتین اِدھر اُدھر گھومتی ہیں کچھ جھومتی جھامتی خواتین ایسی ہیں جن کے کانوں میں ہیروں کے زیور حرکت کرتے ہیں ۔

۴۷۔ اَوَر کَہ وَ نِّوُڈ بُبھَرگھنۡ تُنُگ تَتھَ نِھنُ
بھَرِنۡ مَجَجھُ نَّہ تُتَتُ اِتا وِنبھ اُمَنِھں
کاوِکینۡ سم ھسُ اِنِیَ یَمُیَکو یَنِّہِ
چھتِتۡ تُچُچھتَا مِچَچھُ تَرِچچھِیَ لوِیَنّہِ

اَوَرُ۔ اور ۔ **کَہ**۔ کیسے کہیں ۔ **وَ**۔ ان کی ۔ **نِّوُڈببھ**۔ درمیان میں جگہ کا نہ ہونا ۔ بہت ۔ **بھَر**۔ بھرے ہوئے ۔ **گھن**۔ بھاری ۔ بہت زیادہ ۔ **تُنگ**۔ چوٹی ۔ **تَتَھ نِھں**۔ اُس کے پستان ۔ **بھَرِنۡ**۔ بوجھ ۔ **مَجُجھُ نَّھ**۔ ان کا درمیانی ۔ **تُتَت**۔ ٹوٹنا ۔ **اِتا**۔ تب ۔ **وِنُبھ اُ**۔ حیرانگی ۔ **مَنُھں**۔ ذہن ۔ دل ۔ **کَا**۔ خاتون ۔ **وِ**۔ وہ ۔ **کین**۔ کچھ ۔ **سَمُ**۔ اسی طرح کے ۔ **ھس اِ**۔ ہنستی ہے ۔ **چھتَتۡ**۔ پھینکا گیا ۔ **تچُچھتَا**۔ غرور ۔ ناز نخرہ ۔ **مِچچھ**۔ جو ہندو نہ ہو ۔ مسلم ۔ **تِرَچَچھِی**۔ ادھر اُدھر دیکھتی ہیں ۔ **لویَنہِ**۔ نگاہیں ۔ **اِنیَ**۔ جماعت ۔ **یَمُ**۔ محبت ۔ فنکاری سے ۔ **یکو**۔ ادھ بند ۔ **ینتھں**۔ آنکھیں ۔

اور کہیں اُس کی چھاتی کے علاقے میں جگہ نہ ہونے اور چوٹی کی طرح بہت زیادہ بھاری اور بھرے ہوئے ان پستانوں کے سبب اُس کا درمیان (کمر) ٹوٹ کیوں نہیں جاتی ۔ اس پر لوگوں کے ذہنوں میں حیرانی ہے ۔ کوئی خاتون ان آدمیوں کی جماعت میں یا ان آدمیوں کی فنکاری کے ساتھ نیم باز آنکھوں سے ہنستی ہیں اور کجلائی ہوئی اور ترچھی نگاہیں اِدھر اُدھر ڈالتی ہیں ۔

۴۸۔ اَوَر کاوِ سُوِ اَککھنؐ وِ ھَسَنُتِی وِمُلِ
ئَ سَسِسُور نّوِیُسِیَ رِے ہَ اِگنُڈیَلِ
مَینّوَٹُٹ مِاَنّا ھنؐ گسس وَپَنکِیَ اُ
انّنه بھالُ تُرُکِکَ تِلُ اِ آ لَنُکِیَ اُ

اَوَر۔ اور۔کَا۔ خاتون۔وِ۔ جو۔سُوِ اککھنؐ۔ بہت ہوشیار۔ بہت دلکش۔وِھَسَنُتیُ۔ ہنس رہی ہے۔وِمُلِ۔ میل کے بغیر۔بے دھبہ۔سفید دانت۔ئَ۔ گویا کہ۔سَسِ۔ چاند۔سُور۔ سورج۔نّوِیسِیَ۔رہنے لگے۔رِے ہَ اِ۔ چمکتے ہوئے۔گَنّڈیَل۔ رخساروں میں داخل ہوکر۔ مِینؐ وَٹُتَ۔ کسی کے گول پستان۔مِاَنّاھنؐ۔ مشک۔گَسَسَ۔ کسی کے۔پَنکِیَ اُ۔ مل دی گئی ہے۔اَنُنَه۔ ایک دوسری۔بھَالَ۔ ماتھا۔تُرُکِکُ۔ تلک کا مواد۔تِلُ۔ تلک۔ماتھے پر لگانے کا نشان۔آلَنُکِیَ اُ۔ سجایا گیا ہے۔

ایک اور خاتون جو بہت ہوشیار ہے ہنس رہی ہے اس کے میل کے بغیر دانت گویا کہ چمکتے ہوئے سورج اور چانداس کے رخساروں میں داخل ہوکر رہنے لگے ہیں۔کسی کے سڈول پستانوں پر مشک مل دی گئی ہے اور ایک دوسری کا ماتھا تلک لگانے کے مواد سے تلک لگا کر سجایا گیا ہے۔

۴۹۔ ھارُو گس وِ تھولا وَلِ نِنتھُر رَیَنُبھَرِ
لُلُ اِ مَگُگ اَلھنُتَ اُتھَنؐ وَٹنَه سِھرِ
گھرُنَّاہِ وِوَرنُتَرُوُ گسَس وِکُنذَلِ اُ
تِوَل تَرَنگ پَسَنگه ریه اِ مَنذِلِ اُ

ھارُو۔ ہار۔گس وِ۔ کسی کا۔تھولاوَل۔ موٹی سی۔بھاری۔نِنتھُرُ۔ مضبوط۔جو آرام نہ دے۔ رَیَنّبھَرِ۔ قیمتی پتھروں کا بوجھ۔لُلُ اِ۔ ڈھیلی ہوکر لٹک جاتی ہے۔مَگُگ۔ اس انداز میں۔اَلھَنُتَ اُ۔ جگہ نہیں پاتے۔تھن۔ پستان۔وَٹنَه۔ گول شکل۔سِھُرِ۔ چوٹی۔گھُر۔ گہری۔ناہِ۔ ناف کی۔ وِوُنُتَرُوُ۔ سوراخ۔گَسَسُ۔ اس طرح۔وِ۔ وہ۔کُنذَلَ اُ۔ دائرے کی شکل میں۔تِوَلُ۔ تین دائروں میں ترنگ لہریں۔پَسنِگه۔ ملانے والا۔

کسی خاتون کا ہار جو بڑے موتیوں کی ڈوری سے اپنے قیمتی پتھروں کے غیر مطمئن بوجھ سے ڈھیلی ہوکر جھک جاتی ہے اس انداز میں کہ وہ چوٹی کی طرح گول پستانوں کی وجہ سے گزرگاہ نہیں پاتی ایک دوسری خاتون کی گول گہری ناف ایسے دکھائی دیتی ہے جیسے اسے تین طرف سے آپس

میں ملنے والوں (پیٹ کی) لہروں نے گھیر لیا ہو۔

۵۰۔ رمن بھار گُرُوِیڈ اِلکا کَتِنۂ دَھرُ اِ
اَ اِمَلِھر اُچمَکُ اُتُرِیاُ نَّہ سَرِا
جنُپَنُتِیُ مَھر ککھرُ کَسَسُ وَکا مِنّھِں
ھیر پنتِسارِ چچھُ اِسَنّ جھسرا رُوُنِھں

رَمَنّ۔ چُوتڑ۔کولھے۔بھار۔ بوجھ۔گُرُوِیڈ۔ بھاری بھرکم۔چوڑے۔کا۔ لڑکی۔کَتِنۂ اِ۔ مشکل سے۔دَھرُاِ۔ اُٹھائے رکھتی ہے۔اَ اِمَلِھرُاُ۔ بہت ست۔دلکش انداز۔چملَكُ اُ۔ چلتے ہوئے آدمی کے جوتوں کی آواز۔ تُرِیَاُ۔ اُس کے تیزچلن۔نَہ۔ نہیں۔سَرُاِ۔ اُس کی آواز۔ جَنُپَنُتِیُ جَنّ۔ جس کا۔پَنُتِیُ۔ سلسلہ۔قطار۔مَھرُ۔ میٹھا۔گَسَس۔ کی۔وَ۔ وہ۔کامِنِھں۔ پیاری۔پریم کے قابل خاتون۔ھِیرُ۔ ہیرا۔کَکھرُ۔ آوازیں۔الفاظ۔ پَنُتِ۔ قطار۔ سَارِچَچھُ۔ مشابہت رکھتے ہیں۔اِسَنّ۔ جوکہ۔جھسُر۔ پان۔رُوُنِھں۔گلابی۔بھیگے ہوئے۔

کوئی خاتون بمشکل اپنے بھاری اور چوڑے کولہوں کا بوجھ اُٹھائے ہوئے ہے۔ چلتے ہوئے اس کے جوتوں کی آواز بہت دلکش ہے۔ تیز نہیں ہے۔ایک اور پیاری خاتون جب میٹھی آواز میں بولتی ہے تو (اس کے ہونٹ) پان کی سرخی میں بھیگے اور اس کے دانت ہیروں کی قطار لگتے ہیں۔

۵۱۔ اَوَرُ کَہ وَ وَر مُدَدُدہ ھَسنُتِیَ اَھرَیلُ
کوھالَ اُ گرکَمُل سَرُلُ باھَہ جُیَلُ
اَنُنَہ تَرُونَکُ رَنّگُلِ نَہ اُجنَل وِمَلُ
اَوَر کَووَل کَلِجَنَہِ داڑِم کُسُم دَلُ

اَوَر۔ ایک اور۔کَہ وَ۔ جس وقت۔وَرمُدَدہ۔ دلکش انداز میں۔ھَسنُتِیَ۔ ہنستی ہے۔اَھرُ۔ نچلا ہونٹ۔یَلُ۔ رکھتی ہے۔سوھالَ اُ۔ وہ خوب صورت ہے۔کر۔ ہاتھ۔کَمُل۔ کنول۔ سَرُلُ۔ سادہ۔سیدھا۔باھھر۔ بازوؤں۔جنل۔ جوڑا۔اَنُنَہ۔ ایک دوسری۔تَرُونّ۔ نوجوان خاتون۔کَرنگُلِ۔ انگلیاں۔نَھَہ۔ ناخن۔اُجنل۔ اجلے چمکدار۔وِمَلُ۔ دھبے بغیر۔اَوَر۔ اور۔ کَووِل۔ رخسار۔کَلِجِنَہ۔ مشابہت رکھتے ہیں۔داڑِم۔ انار۔کُسُم دَلُ۔ پھولوں کی پنکھڑیاں۔

ایک اور خاتون جس وقت دلکش انداز میں مسکراتی ہے (تو جانو) اُس کا نچلا ہونٹ ایک پنکھڑی ہے خوب صورت ہاتھ پھول ہے سیدھے بازوؤں کا جوڑا کنول کے پودے کے تنے ہیں

ایک اور خاتون کی انگلیوں کے ناخن چمکدار اور دھبے کے بغیر اور اُس کے رخسار انار کلی کی پنکھڑیوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔

۵۲۔ بھَمُه جُیَل سَنندَدہ اُکَسَس وَ بھا اِیَ اِ
نّا اِکو اِکوینذُ اَنّنگِ چذا اِیَ اِ
اِکّکھه نّیو رجُیَلِیَ سُمَمْ اِر اُگھنّ اُ
اَنَنه رَینّ نِبُدَدہ اُمیھَل رُونّ جھُنّ اُ

بھَمُه۔ بھویں۔ جُیَل۔ جوڑا۔ سَنندَدہ اُ۔ عمل کے لیے تیار۔ کَسَس۔ کی۔ وَبھَا اِیَ۔ ظاہر ہوتی ہیں۔ نَّا اِ۔ گویا کہ۔ کو اِ۔ کوئی۔ کوینذُ۔ کمان۔ اننگِ۔ محبت کا خدا۔ چَذَا اِیَ اِ۔ اڑا کر پہنچا دیئے گئے۔ اِکّکھه۔ ایک۔ نیور۔ پازیب۔ جُیَلُ۔ جوڑا۔ یَ۔ اُس۔ سُمَمْ۔ سنی جاتی ہے۔ رَا اُ۔ آواز دیتی ہے۔ گھَنّ اُ۔ بہت زیادہ۔ اَنَنَه۔ ایک دوسری۔ نِبُدَدَہ اُ۔ بنائی گئی ہے۔ میھَلُ۔ کمر بند۔ رُونّ جھُنّ اُ۔ جھنجھناہٹ۔ رَینّ۔ ہیرے۔

ایک خاتون کی بھوؤں کا جوڑا ایسے عمل کے لیے تیار ہے گویا کہ محبت کے دیوتا کی کمان سے (تیر) اُڑا کر وہاں پہنچا دیئے گئے۔ ایک خاتون کے پازیبوں کے جوڑے کی آواز بہت زیادہ سنی جارہی ہے۔ ہیروں سے بنے ہوئے ایک خاتون کے کمر بند کی جھنجھناہٹ بہت زیادہ ہے۔

۵۳۔ چِکّکَئ رَا اُ چَنّبا اِھِنّ لیلَنّتِ یَ پَوُرُو
نوُ سَرُ آگَمِ نَّجَنَ اِسارس رَسِ اُسَرُوُ
پَنُچَمُ کَه وَ جُھنَنُتِیَ جھِیَن اُمَھُرُ یَرُو
نَّایَنُ تُنُبَرِ سَجِنُ اُسَرُ پِکّکھنّ اِسَرُوُ

چِکّکَئ رَا اُ۔ چلتے ہوئے کسی آدمی کے جوتوں کی آواز۔ چَنّبا اِھِ۔ جوتے۔ لیلَنّت۔ اٹھلاتی ہوئی۔ پَوُرُو۔ شاندار۔ ممتاز۔ نَوُ۔ نیا۔ سَر۔ خزاں۔ آگَمِ۔ واپسی۔ آمد۔ نَجَنَ۔ دکھائی دیتا ہے۔ اس طرح کا ہے۔ سارس۔ سارس۔ رَسِ اُ۔ بنائی گئی۔ سَرُوُ۔ آواز۔ پَنُچَمُ۔ محبت کی موسیقی۔ گه۔ لڑکی۔ وَ۔ اُس۔ جھُنّتِ اِ۔ جھنکار۔ جھِیَنّ اُ۔ عمدہ۔ مَھُرُ۔ میٹھی۔ نایَنُ۔ گویا کہ۔ تُنُبَہِ۔ طنبورہ۔ سَجِنُ اُ۔ تیار کی گئی۔ سُر میں لائی گئی۔ سُر۔ خدا۔ پِکّکھنّ اِ۔ دیکھنے کا عمل۔ نظارہ۔ سَرُوُ۔ آواز۔

ایک اِٹھلاتی ہوئی خاتون کے جوتوں کی آواز ایسی منفرد اور ممتاز ہے جیسے خزاں کی واپسی پر

سارس آواز نکالتا ہے۔ محبت کی موسیقی سے پُر ایک لڑکی رسیلا گانا گا رہی ہے گویا کہ خداؤں کے روبرو کے (آنکھوں کے سامنے) طنبورے کو یہ ہنر عطا کیا گیا ہو۔

٥٤۔ اِم اِکِکّکّھَ تَتَتھَ رُوُوُ جوِیَنُتَیَه
جهَسُر پَِنگ پَیَ کَھلِه پِھِیَ پَوُهُنت يَه
اَه باهِرِ پَرِ بهَمَنَ کو اِجَ اِنِیُسَرَا
پِکِکهُ وِوِهُ اُجناںُ بھُوَنَ تَھِهِ وِیُسَرَا

اِمُ. پھر۔تب۔اس طرح۔اِکِکّکّھَ. ایک ایک کرکے۔تَتَتھُ. اُس جگہ۔وہاں۔اُس وقت۔ رُووِ. حُسن۔جوِیَنُتَیَه. اسے دیکھ کر۔جهَسُرُ. پان کا پتہ۔پَِنگ. پان کی لالی۔پَیَ. پاؤں۔کَھلِه. کپکپاتے ہیں۔پھسلتے ہیں۔پِھِیَ. مسافر۔پَوُهَنُتَ يَه. اپنا راستہ لیتے ہیں۔سفر کرتے ہیں۔اَهُ. پھر۔اس کے بعد۔بَاهِرِ. باہر۔پَرِ بهَمَنَ. چلنے کے لیے۔کو اِ. کوئی۔جَ اِ. جب۔نِیُسَرَا. باہر جاتا ہے۔پِکِکهُ وِوِهُ. مختلف۔بہت سی۔اُجنَانَ. خوشی کا باغ۔ پارک۔بھُوَنَ. عمارات۔رہائش گاہیں۔تَهِه. وہ پھر۔وِلسَرَ. بھول جاتا ہے۔

اس کے بعد جب وہ ایک ایک کرکے ان کے حسن کو دیکھتے ہیں تو ان مسافروں کے پیر آگے بڑھتے ہوئے پان کی پیک سے پھسلتے ہیں۔ اگر کوئی سیر کے لیے باہر جاتا ہے اور جب وہ باغ عیش میں مختلف درخت دیکھتا ہے تو شہر کی عمارتیں بھول جاتا ہے۔

٥٥۔ ڈهلَلَ[١] کُند[٢] سَیوُتِتَیَ[٣] کَتَتهُ[٤] وَ رَتَتبَلُ
کَه وَتها اِوَرَنُ مَالَ[٥] اِ مَالِیَ[٦] تَه وِمَلُ
جُوهِیَ[٧] کهَتَنَ[٨] بَالُو[٩] چَنّبَا[١٠] بَالُ گهَنُ[١١]
کیوَ[١٢] اِ ته کَندُو[١٣] تَتِیَ اَنُرَتتَا سَیَنَ

وَ۔یا۔کہ۔ وہاں۔ٹھاا۔ بے حرکت رکھنا۔تہ۔ اسی طرح۔وِمل۔ صاف ستھرا۔وَرْ۔قسم۔چیز جو کی کوئی خواہش کرے۔تہ۔ اسی طرح۔اَتھ۔ گروہ۔رتتا۔ چمکتے رنگ۔
۱۔ژھلَلُ ۲۔گند ۳۔شتپتنکا ۴۔رَگلوتپل ۵۔مالتی ۶۔مالِلکا (بیلا) ۷۔جوہی ۸۔کھشمن ۹۔اِلوُاں=دال چینی ۱۰۔چنپا ۱۱۔بَاں گھن ۱۲۔کیتکی ۱۳۔نیل کمل

۵۶۔ مااِلنگ[14] مالُور[15] مویَ مایَند[16] مُر[17]
دُککھ[18] بھنُبھَ[19] اِیکھوڈ[20] اِپینٚ[21] اروسِیَرُ[22]
تَروُنٚ[23] تال تَنمال[24] تَروُن تُنُبرُ[25] کھیَرُ[26]
سَنّجیَ[27] سُ[28] اِوُ تِتیَ سِرِیَس[29] سِیسَم[30] اَیرُ[31]

مویَ۔ خوشبو۔ پِین۔ موٹا۔ تَروُنٚ۔ نوجوان۔نیا۔
۱۴۔مااُلنگ ۱۵۔مالُور ۱۶۔مایند ۱۷۔مُر ۱۸۔دُککھ ۱۹۔بھنُبھ ۲۰۔اخروٹ ۲۱۔آرو ۲۲۔شتاور ۲۳۔تال ۲۴۔تمال ۲۵۔تُومڑا=لوکی ۲۶۔کھدر=کھیر ۲۷۔سنجُونی ۲۸۔ستپتنکا ۲۹۔شِریش ۳۰۔شیشم ۳۱۔سنکل=سب

۵۷۔ پِپَّلُ[1] پاڈل[2] پیَ[3] پلاس[4] گھنساروٚن[5]
مَنُھرُ تُجَنٚ[6] ھِرنَنٚ[7] بھُجَنٚ[8] دَھیَ[9] ونّسوَنٚ[10]
نال[11] ایر نِنبویَ[12] نوِنجیَ[13] نِبُ[14] وَڈ[15]
دَھکَکُ[16] چُویَ[17] انبِلیَ[18] کنّیچنّدنٚ[19] نِوڈ

مَنُھرُ۔ دلکش۔نِوڈ۔ درمیان میں جگہ نہیں۔
۱۔پیپل ۲۔پاٹل ۳۔پیج ۴۔پلاش ۵۔کھنسار ۶۔توج ۷۔دھتورا ۸۔بھوج ۹۔دھی ۱۰۔بانس کا بن ۱۱۔ناریل ۱۲۔نِنبوی ۱۳۔نیا نجی ۱۴۔نیم ۱۵۔برگد ۱۶۔ڈھاک ۱۷۔آم ۱۸۔آملہ ۱۹۔دھتورا

۵۸۔ آمرُویَ[21] گُلکَرُ[22] مَھُویَ[23] آمَلِ[24] اَبھیَ[25]
نای وِیَلِ[26] مَنجنَتھ[27] پَسرِدَہ دِسھَنٚ گیَ
مَنّدار[28] اِتہ سِندُوار[29]
مَھمَہ اِسُ وَالِ اُ[30] اَتِتھ پھار

پَسرِ۔ پھیل۔دَہ۔ تالاب۔دِسھَ۔ ہر طرف۔گیَ۔ گئے۔مَھمَہ۔ خوشبو دیتے ہیں۔اَتِہ۔ بہت

زیادہ۔ پھار۔ بکثرت

۲۱۔آمڑا۔آمراتک ۲۲۔گولر ۲۳۔مدھوک ۲۴۔املی ۲۵۔ابھیاہری ۲۶۔ناگ بیل ۲۷۔منجیٹھ ۲۸۔مندار ۲۹۔سدھنوار ۳۰۔دال چینی

۵۹. کِنُکلِلُ[31] کُنج[32] کُنُکمُ[33] کوول[34]
سُرِیار[35] سَرَلُ[36] سَلَلُ اِسَلول
وایِنُب[37] نِنُبُ[38] نِنبُو[39] چِنار[40]
سِمِ[41] سَایَ[42] سَرَل سِیَ دیودار[43]

سَرَل۔ سادہ۔سیدھا۔سلول۔ متحرک۔سَرَل سِیَ۔سیدھا درخت۔

۳۱۔کنکیلل ۳۲۔کنج ۳۳۔کنکم ۳۴۔کپتھ ۳۵۔کدوبیل۔دیودارو ۳۶۔سللکھ ۳۷۔وای وڈنگ ۳۸۔نیم ۳۹۔نیبو ۴۰۔چنار ۴۱۔شمی ۴۲۔شاک ۴۳۔دیودار

۶۰. لے سُوڈ[44] ایل[45] لَنُبیَ[46] لَونَگ[47]
کَنّیار[48] کَ اِر[49] کُربیَ[50] کھتنگ[51]
اِنُبلِیَ[52] کَیَنُب[53] ببھِیَ[54] چویَ[55]
رَتَنّجنِ[56] جنبُیَ[57] گُروا سویَ[58]

۴۴۔لسوڑا ۴۵۔الائچی ۴۶۔لبی ۴۷۔لونگ ۴۸۔کنیر ۴۹۔کیر ۵۰۔کروک ۵۱۔کھتنگ ۵۲۔امیا ۵۳۔کدمب ۵۴۔بھیڑکا ۵۵۔چورا ۵۶۔رکانجن ۵۷۔جامن ۵۸۔اشوک

۶۱. جَنُبیِرُ[59] سُھنجَنُ[60] نایَرنگ[61]
بجَنُ[62] اُرِیَ اَیروُیَ[63] پِیُیَ رنگ
نَنّدَنُ جِمُ سَواہِ رَتُسَال[64]
جِھُ پلُلَوَ دِیُسَ جَنُ پَوال

نَنّدن۔ خوشی۔جِمُ۔ گویاکہ۔سواہ۔ خوشی کے آنسو۔جِھُ۔ کون سی جگہ۔پللو۔کلی۔ دیس۔ دیکھے جائیں۔ جَنُ۔ اسی طرح۔پوال۔ مونگے۔

۵۹۔جنبھیر ۶۰۔سہجن ۶۱۔نارنگی ۶۲۔بوجورا ۶۳۔اگرو ۶۴۔رکتشال

۶۲. آرِتِھیَ[1] دمننّیَ[2] گِدَدھ[3] چیڑ[4]
جِھُ آل اِ دِیُسَ سَ اُنُ بھِیڈ

کھَجُورِ[5] بیرِ[6] بھَاھنٌ[7] سَیا اِنٌ
بوھے یَ[8] ڈونٌ[9] تُلسِی[10] یَلا اِنٌ

ا۔آرشٹکا ۲۔دمنک = دونا ۳۔گیندا ۴۔چیڑ ۵۔کھجور ٦۔بیر ۷۔بگرین ۸۔بہیڑا ۹۔دمنک = دونا ۱۰۔تلسی دل

٦٣۔ نا ایسَرِ موڈِم پُوگمال
مَھمَہ اِ چھمَم مَرُوٗ آ اِ وِسَال

نـاایسرا۔ ایک پودا۔موڈم۔ ایک پودا۔یوگمال۔ ایک پودا۔مھمه ا۔ وہ خوشبو دیتے ہیں۔ چھمم۔ زمین۔میدان۔مَرُو آ اِ۔ ہوا۔وِسال۔ ایک بڑے علاقے کو ڈھانپتی ہے۔

ناایسرا، موڈم، یوگمال پودے ہیں، فراخ زمین ان کی خوشبو کو ہوا میں پھیلا دیتی ہے۔

٦٤۔ اَنَنُےَ سیسَی مَھِی رُوَہ اِتِتھُ جِ سَسِوَیَنٌ
مُنٌ اِنَامُ تَہ کَوَنٌ سرو رُوَہ دَلُ نَیَنٌ
اَہٗ سَوَوُ اِ سنُکھیُونٌ نِوَڈ نِرَنُت رِنٌ
جویَنٌ دس گنمِجَنٌ اِترُوچَچھا ینُتَرِنٌ

اَنَـنُےَ۔ دوسرے۔سیس۔ باقی۔مَھی روہ۔ درخت۔اِتِتھُ۔ وجود رکھتے ہیں۔ج۔ اے۔ سَسِ۔ چاند۔وَیَنٌ۔ چہرے والی۔مُنٌ اِ۔ پہچاننا۔خیال کرنا۔نَامُ۔ نام۔تَہ۔ اس طرح۔بھی۔ کوئی۔ کون آدمی۔سرورُوہ دل۔ کنول۔تالاب میں اُگنے والے پھول کی پنکھڑیاں۔نَیَنٌ۔ آنکھیں۔اَہٗ۔ مزید یہ کہ۔سَوَوُا۔ اگر کوئی۔سنکھیُونٌ۔ اکٹھا کرے۔نِوَڈ۔ بیچ میں جگہ نہ ہو۔نرنترنٌ۔ مسلسل۔جویَنٌ۔ فاصلے کی پیائش۔گنمِجَن اِ۔ بغیر توڑے۔ترُوچَچھا۔ درختوں کی چھاؤں میں۔یَنُتِ رِنِ۔ جا سکے گا۔یوجنَ۔ تقریباً ۱۳ کلومیٹر کا فاصلہ۔

اے ماہرو بہت سے دوسرے درخت بھی وجود رکھتے ہیں لیکن اُن کے نام کون پہچانتا ہے۔ اے کنول کی پنکھڑیوں جیسے نینوں والی مزید یہ کہ اگر کوئی انہیں مسلسل اس طرح اکٹھا کرے کہ بیچ میں جگہ نہ ہو تو وہ آدمی دس یوجنا تک درختوں کی چھاؤں میں جا سکے گا۔ (ایک یوجن = تقریباً ۱۳ کلومیٹر فاصلہ۔)

٦٤a۔ پُر اُ سَوِ تَتھرُوُ وَنَنُ اُ اَدَدھُ اُجَ اِ وِ
٦٤b۔ گراجُنُ گَمُنُ مَھ بھگا ڈھوُ اتتھوَ اِ دَوِ

پُرُا۔ حاضری میں۔سامنے۔سَوِتَتھُرُوَ۔ تفصیل کے ساتھ۔وَنَ۔ میں بیان کروں گا۔اَدَدھ اُ۔ میرا سفر۔جَ اِ وِ۔ اگر۔اِجُنُ۔ آج۔گَمُنُ۔ جانے کا عمل۔رخصتی۔سفر۔مَهِهْ۔ مجھے۔بھگا۔ اے خاتون۔ڈھوُ۔ یقینا۔جَ چَ۔اَتَتھَوَا۔غروب ہو رہا ہے۔رَوِ۔ سورج۔

تمہاری حاضری میں تفصیل کے ساتھ میں بیان کروں گا مگر اپنا سفر مکمل کرنے کے بعد۔ اے خاتون آج مجھے یقیناً رخصتی دے کیونکہ سورج غروب ہو رہا ہے۔

۶۵۔ تَوَنَ تِتُتھُ چا اُدِس مِیَچِچھُ وکھا نِیَ اِ
مُوْل تَتھَانُ سُپسِدَدھ اُ مَہِیَلِ جانِیَ اِ
تِہْ ھُنَتْ اُ ھَانُ اِکِکَنَ لیھَه اُپیسِیَ اُ
کھَنبھَا اِ تَتْ اِنِ وَچِچُ اُن پھَه آ اے سِیَ اُ

تَوَنَ۔تَپَنَ۔ گرمی۔تَوَنَ۔تتُتھ۔ تپانا۔ایک جگہ کا نام۔چا اُدس۔ تمام دنیا۔مِیَچچھُ۔ ہرن جیسی۔وکھانِیَ۔آنکھوں والی۔مُوْلَتُتھَانَ۔ ملتان۔سُپسِدَدھ اُ۔ بہت مشہور۔مَہِیَلِ۔ تمام زمین میں۔جانِیَ اِ۔ جانا جاتا ہے۔تِہْ۔ وہاں۔ھُنَتْ اُ۔ دواؤں میں۔اِکِکَنَ۔ اکیلا۔لیھَ اُ۔ لکھا ہوا خط۔پیسِیَ اُ۔ بھیجا گیا ہوں۔کھنبھا اِتَت اِن۔ کھمبایت کی طرف۔وَچِچُ اُ۔ سفر کرنا ہے۔پَہَه۔ مالک۔آ اِسِیَ اُ۔حکم کے ساتھ۔

اے ہرن کی آنکھوں والی خاتون، تپانا چوک ہر جگہ مشہور ہے، اس کا دوسرا نام ملستھان (ملتان) تمام زمین میں بہت معروف ہے (بہت جانا جاتا ہے) وہاں سے میں اکیلا کسی کا لکھا ہوا خط لے کر کھمبایت چوک کی طرف بطور پیام بر بھیجا گیا ہوں۔اس طرف مجھے اپنے مالک کے حکم سے سفر کرنا ہے۔

۶۶۔ اے یَ وَیَنَ آیَنَنُ وِ سِنّدُھو ببھَوَ وَینِ
سَسِو ساسُ دِیُھَنَہ اُ سَلِلُ ببھونَیَنِ
توڈِ کَرَنگُلِ کَرُوَنَ سَگُگَرُ گِرِپُسَرُوَ
جَالَنُدَھرِ وَ سَمِیُرَنَ مُنّدَہ تھرَہ رِیَ چرُوَ

اے یَ۔وَیَنَ۔ خاتون۔آیَنَنُ۔ چہرہ۔سَسِو۔ چاند۔ساسُ۔ سانس۔دِیُھَنہ اُ۔ لمبی۔گرم آہ۔ سَلِلُ۔ پانی۔تالاب۔ببھَو۔ کنول۔نَیَنَ۔ آنکھیں۔توڈ۔ توڑ کر۔مروڑ کر۔گَرَنگُل۔ انگلیاں۔گَرُوَنَ۔قابل رحم۔ہمدردی والا۔سَگُگَرُ۔ کپکپاتی تقریر (آواز) کے ساتھ۔

گِرپُسَرُوَ۔ آواز کا بیان۔جالندھر۔ ایک درخت۔نبات۔ پودا۔وَیا۔ سَمِیُرِنَ۔ ہوا۔ آندھی۔مُنّدھ۔ پیاری خاتون۔تھرَھرِیَ۔ تھرتھراتی۔چِرُو۔ لمبے عرصے تک۔

اُس ماہرو اور تالاب کے پانی میں اُگنے والی کنول جیسی نین والی ناری نے تقریر سننے کے بعد ایک لمبی گرم سانس لے کر آنکھوں سے اُبھرنے والے اشکوں کے ساتھ اپنی انگلیاں چٹخاتے ہوئے کہا اس کی آواز میں لرزش اور ہکلاہٹ تھی جسے لمبے عرصے کے لیے کپکپی نے پکڑ لیا تھا (جیسے) ہوا جالندھر نامی پودے کو دیر تک ہلاتی ہے۔

٦٧۔ رُو اِو کھنّدَدُھ وِ پھُسُو نَیَنّ پُنّ وَجَنرِاُ
کھنُبھا اِتَتَہ نَامِ پَہِیَ تَنُّ جَجنّ رِ اُ
تَہ مَہ اَچَچھُ اِنَاہُ وِرَہُ اَلھَا وَیَرُوَ
اَہِیَ کالُ گَمِیَ اُنَّ آیَ اُ نِدَدُیَرُوَ

رُواو۔ رونے کے بعد۔کھنّدَدُھ۔ آدھے لمحے۔وِ۔ وہ۔پھُسُوِ۔ پونچھتے ہوئے۔نَیَنّ۔ آنکھیں۔پُنّ۔ پھر۔وَجَنرِ اُ۔ وہ بولی۔کھنُبھا اِتَتَھہ نَامِ۔ کھنبھائت چوک کے نام نے۔ پَہِیَ۔ اے مسافر۔تَنُّ۔ میرا جسم۔جَجَنرِاُ۔ تباہ کر دیا گیا ہے۔تَہ۔ پس۔اس طرح۔مَہ۔ یہاں۔اَچَچھُ اِ۔ وہ ٹھہرا ہوا ہے۔نَاہُ۔ مالک۔خاوند۔وِرہ۔ محبوب سے جدائی۔اَلھَاوَیَرُوَ۔ آگ بجھانے کے قابل ہے۔اَہِیَ۔ بہت زیادہ۔کالُ۔ وقت۔زمانہ۔گَمِیُیَ اُ۔ اُس نے گزار دیا ہے۔نَ۔ نہیں۔آیَ اُ۔ وہ نہیں آیا۔نِدَدُیَرُوَ۔ وہ بے رحم۔وہ ظالم۔

آدھے لمحے تک رونے کے بعد اُس نے اپنی آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا۔ اے مسافر کھمبائیت چوک کے نام نے میرے وجود کو تباہ کر دیا ہے۔ جہاں پر میرا سوامی مقیم ہے جو اس برہ کی آگ کو بجھانے کے قابل ہے۔ اُس نے وہاں بہت زیادہ وقت گزار دیا ہے اور وہ کٹھور واپس نہیں آیا۔

٦٨۔ پَ اُ موڈِوِ نِمِسَدَدُھ پَہِیَ جَ اِ دَیَ کَرُہِ
گھہ اُوں کِنُبِ سنّدِیسَ اُپِیَ تُجَچھُ کَکھُرَہِ
پَہِ اُ بھنّ اِ گنّینگِ کَھَھَ کنّ رُونَنُینّ
جھِجُنَنّتِیَ نِرُوُ دِیُسَھِہ اُونِنُیَ مِینُیَنّ

پ اُ۔ پاؤں۔مُوڈِوِ۔ موڑ لے۔بیٹھ جا۔نِمِسَدَدُھ۔ آدھے لمحے پر مشتمل۔پَہِیَ۔ اے مسافر۔

جَ اِ. اگر۔دَیَ. ترس۔کَرُہ. تو مجھ پر کرے۔گھہ اُوں. میں کہوں گی۔کَنّپ. کے لیے۔
سَنّدِیسَ اُ. اس کے لیے پیغام۔پِیَ. پیا۔محبوب۔تُچچھُ. مختصر۔چند۔کَکھرَہِ. الفاظ۔
پَھہ اُ. مسافر۔بھَنّ اِ. بولنا۔کَنَیَنگِ تَنُ. سونے کے جسم والی۔کَھُھَ. تو کہہ۔کِنُ. کیا۔
رُونَنُیَنّ. رونے کا فائدہ۔جھِجنَنُتِیَ. تم ضائع کرنے والی ہو۔نِرُو. یقیناً۔دِیُسَہِ. تم
دکھائی دیتی ہو۔اُونِنَی مِیَنُیَنّ. جس کی آنکھیں ایک خوف زدہ ہرن کی ہیں۔

اے مسافر آدھے لمحے کے لیے تھم جاؤ۔اگر تم مجھ پر ترس کھاؤ تو میں اس محبوب کے لیے چند الفاظ پر مشتمل ایک پیغام دوں گی۔مسافر بولا اے سونے کے بدن والی خاتون، رونے کا کیا فائدہ،تو کہہ یقیناً میری راہ کھوٹے کرنے والی ہے تو ضائع کرنے والی دکھائی دیتی ہے۔اے وہ خاتون جس کی آنکھیں ایک سہمی ہرنی جیسی ہیں۔

٦٩۔ جَسُ نِگُگَمِ رینککَرَ ڈِکِیَ اَنَّ وِرَہُ دَوِیُنَّ
کِمُ دِجَنُ اِسَندیسَڈُ اُتَسُ نِتَتھرَا مَنّیَنّ
پانَی تَنّ اِوِ اُ اِکادَمُھِیَ پھَٹَتُ اِ ھِ آ
جَ اِاِمَ مانَسُ ھو اِ نیُھرَتَ ساج اُ جانِیُیَ اِ
کَنّتُ کاھِوَوُ اُ اَبھَنّتِ وِنُ دُھوُپنّتھِیَ جَانَااِنّ
اَجَنُ اِ جیُوا کُنَتَ وِنُ تِنِ سَندیسَ اِکااِنّ

جَسُ. اس کی۔نِگُگَمِ. رخصتی۔رِینُ. گرد۔راکھ۔مٹی۔گِگُرَدِ. ڈھیر۔کِیُ اَ. بدلی تھی۔ن۔
نہیں۔ورہ. جدائی۔دوینّ. جذبات کی دکھ بھری آگ۔کِمُ. کیسے۔دِجُنّ اِ. دیا جا سکتا ہے۔
سندیسَ اُ. پیام۔تَسُ. اُسے۔نِتَتھرَا. غیر مطمئن۔سخت۔مَنّیُنّ. دل۔پانِیُ تَنّ اِ. پانی
کی چاہت۔وِ اُاِ. وہ۔کادِمھی. نم دار مٹی۔پھَٹَتُ اِ. پھٹتا ہے۔ھِ آ. میرا دل۔جَ اِ. اگر۔
اِمِ. پس۔اس طرح۔مَانسُ. انسان۔ھو اِ. ہے۔نِیھُ. محبت۔ٹ۔تب۔ساچ اُ. یقیناً۔
جانِیَ اُ. جائے گا۔سوچے گا۔کُنُتُ. مگر۔کاھِ وَوُاُ. اُسے کہے۔بھنتِ. غلطی۔مایوسی۔
وِنُ. بغیر۔ڈھو. یقیناً۔پنتِھیَ. مسافر۔جانااِن. وہ جانتا ہے۔اَجُن اِ. آج۔جِیُو اُ. میں
زندہ ہوں۔کَنّتُ. مگر۔وِنُ. بغیر۔تِنُ. وہ۔سندیس. پیام۔کااِن. کیا ہے۔کیا فائدے والا ہے۔

اُس کی رخصتی کے سمے میں تو وہ خاک میں تو نہیں بدلی پر اب غیر مطمئن (سخت) دل کے ساتھ جذبات کی دُکھ بھری آگ میں جل کر اُسے پیام کیسے دیا جا سکتا ہے۔میرا دل (اوسوار) نم دار مٹی

کی طرح پانی کی چاہت میں ہمکتا ہے۔ اگر اس میں انسانیت ہے تو یقیناً وہ محبت کی وجہ سے آجائے گا۔ میرا محبوب یقیناً یہ پیغام حاصل کرے گا۔ مسافر وہ جانتا ہے کہ آج اگر میں اپنے چاہنے والے کے بغیر زندہ ہوں تو یہ پیام کیا فائدہ دینے والا ہے؟

۷۰۔ جَسُ پَوُسَنٽَ نَ پَوُسِ آمُ اِ اَوِ او اِئَ جَاسُ
لَجِنُ جَنُ اُسنديسَڌُ اُ ڏِنتِيُ پَهِيَ پِيَاسُ

جَسُ۔ کیونکہ۔ پَوُسَنٽَ۔ جدائی کے وقت۔ نَ۔ نہیں۔ پَوُسِ آ۔ میں گزر گئی۔ مُ اِ۔ مرگئی۔ وِ اوِ اِ۔ جدائی کے وقت۔ ئَ۔ نہیں۔ جَاسُ۔ کیونکہ۔ لَجِنَ جَنُ اُ۔ میں شرم محسوس کرتی ہوں۔ سَنديسَڌُ اُ۔ اُسے پیام۔ ڏِنتِيُ۔ میں دوں۔ پَهِ يَ۔ مسافر۔ پِيَاسُ۔ محبوب کے لیے۔

چونکہ جدائی کے وقت میں گزر نہیں گئی اور چونکہ فراق کے وقت میں مر نہیں گئی اس لیے میں شرم محسوس کرتی ہوں، مسافر کہ اب محبوب کے لیے میں کیا پیام دوں؟

۷۱۔ لِجَنّوِ پَنتِهِيَ جَ اِ رَهُاَن هِيَ اُنَ ڌهرَنَ اُجا اِ
گاه پَڙهجَنَ سُ اِڪُ پِيَ ڪرلے وِنُ مَنّنَا اِ

لِجَنُ وِ۔ شرم سے۔ پَنتِهِيَ۔ مسافر۔ جَ اِ۔ اگرچہ۔ رَہ اُنَ۔ کرتا رہتا ہے۔ هِيَ اُ۔ میرا دل۔ نَ۔ نہیں۔ ڌهرَنَ اُجا اِ۔ روکا جاسکتا ہے۔ گاه۔ گیت۔ گاتھا۔ نظم۔ پَڙهِ جَنُ سُ۔ تو پڑھ۔ اِڪُ۔ ایک۔ پِيَ۔ میرے محبوب۔ ڪَر۔ ہاتھ۔ لِيوِن۔ پکڑ کر۔ مَننَا اِ۔ شانت کرتے ہوئے۔ مناتے ہوئے۔ میل کرتے ہوئے۔

مسافر اگرچہ میرا دل شرم محسوس کرتا رہتا ہے پر اُسے روکا نہیں جاسکتا۔ میرے محبوب کے لیے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اسے مناتے ہوئے ایک گیت (گاتھا) پڑھنا۔

۷۲۔ تُهه وِ رَه پَهرُ سنّچُورِ آ اِن وِه ڌَنتِ جنُ انگا اِن
تَنَ اَجنُ ڪَلَلُ سنّگهڌَنَ او سَه ناهَ تگّگَنّتِ

تُهه۔ تجھ سے۔ وِرَه۔ جدائی۔ پَهرُ۔ توڑنے والی ضرب۔ سَنّچُورِ آ اِن۔ توڑ دیا ہے۔ وِهڌَنّتِ۔ ٹکڑے کردیا ہے۔ جَ۔ جس۔ نَ۔ نہیں۔ اَنُگا اِن۔ تمام اعضاء۔ تَنَ۔ اور پھر۔ اور ابھی۔ اَجُن۔ آج۔ ڪَلَلُ۔ آنے والا کل۔ سنگهڌَنَ۔ دوبارہ اتحاد۔ ملاپ۔ او سَهِ۔ دوا۔ علاج۔ نَاه۔ خاوند۔ تگّگَنّتِ۔ برداشت کرتا ہے۔ زندہ رہ رہا ہے۔

تجھ سے جدائی کی توڑنے والی ضرب نے مجھے توڑ دیا ہے پر سارے انگ جدا جدا نہیں

ہوئے اعضا آج یا کل دوبارہ ملاپ کا دارو ملنے کی آس ہے پر یہ (وجود) اب تک (او میرے) مالک زندہ رہ ہے۔

۷۳۔ اُوسَا سَڈ اُنَ مِلھَوُ اُ دَجُجھنّ انگ بھَ اینّ

جِمُ ھَا مُکِکِیُ وَللَھُ اِتِمُ سومُکَکُ جمینّ

اُوسَا سَڈُ اُ۔ سانس لینا۔نَ۔ نہیں۔مِلھَوُ اُ۔ ایک طرف کرنا۔تباہ کرنا۔ترک کرنا۔چھوڑ دینا۔ دَجَجھنّ۔ جلنے کا عمل۔اَنگ۔ جسم کا عضو۔بھَ اینّ۔ خوف۔جِمُ۔ پس۔اگر۔ہَ اُ۔ میں ہوں۔ مُکِکِیُ۔ میں برباد کردی جاؤں۔شکار ہو جاؤں۔وَللَھَا۔ عاشق۔پیارا۔تِمُ۔ اس طرح۔سو۔ وہ۔یہ۔ مُکَکُ۔ برباد کر دیا جائے۔جَمینّ موت کا خدا۔

اسی خوف سے کہ میرے بدن کے انگ نہ جل جائیں میں سانس نہیں لیتی کیونکہ میرا محبوب مجھے اکیلا چھوڑ گیا ہے پس اُسے بھی موت کا خدا تنہا چھوڑ دے (جس طرح مجھے میرا پیا برباد کر گیا ہے ویسے ہی موت کا دیوتا اُسے تنہا کر دے، اس کے پیارے اس سے چھین لے)۔

۷٤۔ کھہ وِ اِیَ گاہَ پَنُتھِیَ مَنُنَا ایوپِ اُ

دوھا پَنچ کِھہ جَنُسُ گُرُوُوِنّ اینّ سَ اُ

کھہ وِ۔ کہہ کر۔اِی۔ یہ۔گاہ۔ گاتھا۔پَنُتھِیَ۔ مسافر۔مَنُنَا۔ مناتے ہوئے۔ایو۔ میرا۔پِ اُ۔ پیا۔محبوب۔دوھا۔ دوہے۔پنچ۔ پانچ۔کھہ۔ کہو۔جَنُسُ۔ اُسے۔گُرُو۔ زیادہ۔وِنّ اینّ۔ نرمی۔سَ اُ۔ ساتھ۔

اے مسافر میرے پیا کو مناتے ہوئے یہ گاتھا کہہ سنانا اس کے بعد پانچ دوہے نہایت نرمی کے ساتھ کہنا (پڑھنا)۔

۷۵۔ پِ اَوِرُ ھانَلُ سَنُت وِ اَجَ اِ وَ چِجَ اُسُرلو اِ

ٹُ اَ چھَڈِدُ وِھیَ اَتِنھُ یَھُ تَنّ پَروَ اڈِنّ ھوا

پِ اَ۔ محبوب۔ورھا۔ جدائی۔نَلُ سَنت۔ آگ جلائی گئی۔جَ اِ۔ اگر۔وَچِجُ اُ۔ سفر کروں۔ جاؤں۔سُر۔ دیوتا۔خدا۔لوا۔ دنیا۔علاقہ۔ٹُ اَ۔ تجھے۔چھڈِتو۔ چھوڑ دوں۔ترک کردوں۔ ھِیَ اَ۔ میرا دل۔ٹِتھِیَہَ۔ رہتا ہے۔بستا ہے۔تَن پَروَا ڈِ۔ درست حکم۔ٹھیک۔نّ۔ نہ۔ ھوا۔ ہے۔

یہ درست نہ ہوگا کہ میں جو محبوب سے جدائی کی آگ میں جلائی گئی ہوں دیوتاؤں کی دنیا کا سفر کروں کہ اسے چھوڑ کر جو میرے دل میں رہتا ہے۔

٧٦۔ کَنّت جُ تَ اِھِ اَیَ تِتھُ یَہ وِرَہ وِڈَنّبَ اِکا اُ
سَپُیُرسَہ مَرنّا اَھِ اُ پَرپُرِ ھَوُ سَنّتا اُ

کَنّتَ۔ محبوب۔جُ۔ جب۔تَ اِ۔ تو۔ ھِاَیَ۔ میرے دل۔تِتھُ یَہ۔ رہتا ہے۔وِرَہ۔ جدائی۔ وِڈَنّبَ اِ۔ مجھے زخمی کرے گا۔میرا بدن۔سَپُیُرِ سَھَہ۔ اچھا آدمی۔باعزت آدمی۔مرنّا اَھِ اُ۔ موت آئے۔پَرَپُرِ ھِوُ۔ ایک دوسرا۔سَنّتَ اُ۔ دُکھ۔درد۔مصیبت۔

محبوب جب تو میرے دل میں رہتا ہے اور جدائی میرے بدن کو زخمی کرے تو ایک باعزت آدمی کا دوسرے آدمی کی مصیبت میں مبتلا ہونا موت کے آنے سے بھی زیادہ بُری چیز ہے (جو درست نہیں)۔

٧٧۔ گَرُوَ اَا اُ پِرھُوَکِ نَ سَہ اُپَ اِ پورِسُ نِلُ اینّ
جِھِ اَنّگِہ تُوں وِلُسِیَ اُتے دَدُدَھا وِرُھینّ

گَرُو اَا اُ۔ بھاری۔گھنی۔پَرِھو۔ بے عزتی۔کِ۔ کیا۔نَ۔ نہیں۔سَھہ اُ۔ میں برداشت کروں۔ پَ اِ۔ ہر قدم پر۔پورس۔ مردانگی۔نل اَ۔ گھر۔جِھ۔ جس سے۔اَنّگِہ۔ جسم۔تُوں۔ تو۔ وِلُسِیَ اُ۔ میں خوش کی گئی ہوں۔تَے۔ یہ، وہ۔دَرُدَھا۔ جلائے۔وِرُھینّ۔ محبوب سے جدائی۔

میں بہت بے عزتی محسوس کرتی ہوں کہ تمہارا جسم جو مردانگی کا گھر ہے اُسے محسوس نہ کروں، تو جو جسم تمہیں خوش کرتا تھا، وہ جدائی میں جلا دیا جائے۔(کیا میں تمہاری اسے بہت بڑی بے عزتی نہ سمجھوں کہ تم جو مردانگی کا گھر ہو اس کے سامنے وہ جسم جدائی میں جلا دیا جائے جو تمہیں لذت دیتا ہے۔)

٧٨۔ وِرَہ پَرِ گُگھہ چھاوڈَا پَھرَ اوِ اُ نِرُوکِکھُ
تُنُتِیُ دیہ نَ ھَا اُ ھِیَ اُ تَ سَنُمَانِیَ پِکِکھق

وِرَہ۔ جدائی۔پَرگگھہ۔ کسی کی خدمت میں۔کسی کے ساتھ تعلق۔چھاوڈَا۔ محبت کا خدا۔ دیوتا۔پَھرَاوَ اُ۔ زخم کا شکار ہونا۔نِرُوکِکھ۔ ظلم۔تُنُتِیُ۔ توڑنا۔دیھہ۔ جسم۔ھِیَ اُ۔ جذبات کی جگہ۔دل۔تَ ا۔ تمہاری۔سَنمانِیَ۔ دوسروں سے الگ۔تہ کیا ہوا۔پِکِکھُ۔ دیکھنا۔

پریم کے دیوتا نے جدائی کی خدمات میں ایک سنگین ظلم کیا کہ میرے بدن کو توڑ دیا لیکن میرے دل میں دوسروں سے الگ تمہاری صورت کو دیکھ کر اُسے تباہ نہیں کیا۔

۷۹۔ مَهه ںؔ سَمُتِتھَمُ ورہ سَ اُتَا اَچِھُ اُن وِلُوَنّتِ
پالِیَ رُو اپمَانؔ پَرَدَهنؔ سامِهِ گھُمَمَنُتِ

مَـهـ۔ میں۔ ںؔ۔ نہیں۔ سَـمُتِتھَمُ۔ طاقت۔ لیاقت۔ وِرَہْ۔ جدائی۔ سَ اُ۔ ساتھ۔ تَـا۔ کہ۔ اُچِھُ۔ مقابلہ جاری رکھوں۔ وِلوِنّتِ۔ نوحے کی آواز نکالنا۔ متأسف رہنا۔ پالی۔ جانوروں کی نگران خاتون۔ رُوُاَ۔ رونے کا عمل۔ پمانؔ۔ قابل ہے۔ ماتحت ہے۔ کردار بنادی جاتی ہے۔ پَرُ۔ لیکن۔ دَهنؔ۔ جانوروں کا گھر۔ سامِهِ۔ ان کا مالک۔ گھُمَمَنّتِ۔ اُنہیں گھما کر واپس لاتا ہے۔

مجھ میں تنہائی کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رہی پس میں روتی ہوئی بیٹھ رہتی ہوں ایک جانوروں کی نگران عورت رونے کا کام ہی کرسکتی ہے لیکن جانوروں کے گلے کا مالک انہیں گھما کر واپس لاتا ہے۔

۸۰۔ سندیسڈ اُساوِتُتھَرُ اُہ اُکَہ نّهه اَسمَتَتھُ
بھَنؔ پِیَ اِکَکُتِتُ بَلِیَذُا بے وِ سَمَانّا ھَتَتھُ

سَنُدیسَڈ اُ۔ میرا پیام۔ سَوِتَتھرَاُ۔ لمبا۔ تفصیل کے ساتھ۔ ہَ اُ۔ اُسے۔ کھَنّهه۔ بیان۔ بتانے کا عمل۔ اَسَمُتَتھُ۔ میں قابل نہیں۔ مجھ میں طاقت نہیں۔ بھَنؔ۔ کہہ۔ بول۔ پِیَ۔ محبوب۔ پیارا۔ اِکَکُتِتُ۔ ایک ہی۔ بَلِیَذَاِ۔ پہنچی۔ کنگن۔ بے۔ دو۔ وِ۔ وہ۔ سمانّا۔ سماتے ہیں۔ ھَتَتھُ۔ ہاتھ۔ بازو۔

میرا پیام طویل ہے میں اسے بیان کرنے کے قابل نہیں میرے محبوب سے کہنا کہ میری دونوں کلائیاں (اب) ایک کنگن میں سما سکتی ہیں۔

۸۱۔ سندیسڈ اُسَوِتُتھرُ اُ پر مَ اِکھَنُ نَ جا اِ
جوکالنّگلِ مُوَ نّدَذُا سوبَا هذی سَمَا اِ

سَنُدیسَڈ اُ۔ میرا پیام۔ سَوِتَتھرَاُ۔ لمبا۔ تفصیلی ہے۔ پَرُ۔ لیکن۔ مَ اِ۔ مجھ سے۔ کھَنُ۔ کہا۔ نَ۔ نہ۔ جا اِ۔ جائے۔ جو۔ کـالـنگلِ۔ چھوٹی انگلی۔ مُونّدذَاُ۔ میری انگلی کی انگوٹھی۔ بـاهذی۔ میرے بازو۔ سَمااِ۔ سمائے۔

میرا پیغام تفصیلی ہے اسے کہنا مجھ سے ممکن نہیں پس جو میری چھوٹی انگلی کی انگوٹھی ہے اس میں میرے بازو سما جاتا ہے۔

۸۲۔ تُرِیَ نِیَگُمَنؔ اِچُھنتُ تَتُگکھَنّے
دوهَیا سُنّوِسَاهے اِ سُوِیکُکھَنّے

کَھُسُ اَہٗ اَہِ اُجَنّ کِنّپِ جَنّپوَوُ اَوُ
مَگُگ اَ اِدُگُگ مَ اِ مُنّدِہ جا اِوَوُ او

تُرِیَ۔ تیزی کے ساتھ۔**نِیَگُمَنُ**۔ اپنے راستے پر۔**اِچُھنّتُ**۔ خواہش میں۔**تَتَتُگکھُنّے**۔ اس وقت۔**دوھَیَا**۔ دوہے۔**سُنّوِ**۔ سن کر۔**سَاھے اِ**۔ بتایا۔ ہدایت دی۔**سُوِیَکّکھَنّے**۔ بہت ہوشیار خاتون۔**کَھُسُ**۔ مجھے بتا۔**اَہٗ**۔ پھر۔**اَہِ اُ**۔ اُسے مزید۔**جَنّ**۔ جو۔**کِنّپ**۔ کچھ۔**جنپِ**۔ اسے۔**وَوُا**۔ کہا جائے۔**مگگ**۔ سفر۔**اَ اِدُگگ**۔ جانے میں بہت سخت۔**مَ اِ**۔ میرا۔**مُنّدِہ**۔ پیاری خاتون۔**جا اِوَوُاو**۔ مجھے جانا ہے۔

اس وقت تیزی کے ساتھ اپنے راستے پر جانے کی خواہش میں تھا کہ اس (خاتون) کے دوہے سن کر اس نے کہا بہت ہوشیار خاتون، پھر مجھے بتا جو کچھ مزید تم نے اُسے کہنا ہے۔ پیاری خاتون میں نے بہت طویل سفر کرنا ہے جس کی مسافرت بہت سخت ہے۔

۸۳۔ **وَیَنّ نِسُنِّے وِ مَنّ مَتَتھسَرُوَ تِنُیَا**
مَیَ اُسَرُمُکَكُ نَّن هَرِنّ اُتَتُ تِنھیَا
مُکَكُ دِیُ اُنَہ نِیُسَاس اُسُسَنّتِیَا
پَدِھیَ اِیَ گاہ نِیَنُیَنّ وَرسَنّتِیَا

وَیَنّ۔ یہ سب۔**نِسُنِّے**۔ سن کر۔**مَنّ مَتَتھُ**۔ محبت کا خدا (دیوتا)۔**سَرُ**۔ تیر۔**وَتِنُیَا**۔ متاثر ہو کر۔**مَیَ اُ**۔ جو کہ۔**سَرُ**۔ تیر۔**مُکَكُ**۔ کھینچا۔ چلایا۔**نَنّ**۔ نہیں۔**هَرِنّ**۔ ہرنی۔**اُتَتُ تِنھیَا**۔ خوف زدہ۔**مُکَكُ**۔ کھینچا۔**دِیُ اُنَہ**۔ گرم اور لمبا۔**نِیُسَاس**۔ آہیں۔**اُسُسَنّتِیَا**۔ سانس لی۔**پَدِھیَ**۔ پڑھتے ہوئے۔**اِیَہ**۔ یہ۔**گاہ**۔ گاہے۔ نظمیں۔**نِیَنُیَنِ اِ**۔ اُس کی آنکھیں۔**وَرسَنتِیَا**۔ برستی تھیں۔ آنسوؤں کی بارش کرتی تھیں۔

یہ سب سن کر محبت کے دیوتا کے تیروں سے متاثر ہو کر ایک خوف زدہ ہرن کی طرح جس پر کسی (شکاری) نے تیر چلایا ہو اُس نے ایک لمبی گرم آہ کھینچی اور گہری سانس لے کر یہ اشعار (گاتھا) پڑھے جب کہ آنسو اُس کی آنکھوں سے برستے تھے۔

۸۴۔ **اَنِیَتَتُکھَنّ جَلُوَرِہ نیِنّ لَجُنَنُتِ نَیَنّ نَہٗ دِھنّتھا**
کھنڈُوَنّ جَلُنّ وِیَ وِرَہ گَگِیُ تَوَا اَھِیَیُرَن

اَنِیَتَتُکھَنّ۔ ایک لمحے کے بغیر۔**جَلُ**۔ پانی۔**وَرِہ نیِنّ**۔ برساتی ہیں۔**لَجُنَنتِ**۔ شرماتے

ہوئے۔ نَیَنَ۔ آنکھیں۔ نَہہْ۔ نہیں۔ ڈِھٹَنھا۔ ڈھیٹھ۔ کھَنڈَوَنَ جلَنَنَ۔ کھانڈوہ جنگل کی آگ۔ وِیَ۔ وہ۔ وِرَہ گگی۔ جدائی کی آگ۔ تَوَا۔ گرم کرتی ہے۔ دُکھ دیتی ہے۔ جلاتی ہے۔ اَھِیَیرَن۔ زیادہ وحشیانہ انداز میں۔

کیا میری ڈھیٹ آنکھیں جو کہ آنسو بہانے سے ایک لمحے رکنے پر بھی نہیں شرماتیں کھانڈوہ جنگل کی آگ کی طرح جدائی کی آگ زیادہ وحشیانہ انداز میں جلاتی ہے۔

۸۵۔ پَڈھوِ اِیَ گاہ مِیَنُیَنُ اُوِوُ نِنُیَا
بھَنَ اِپہہ یَسَسُ اَا اِگرُوَنَ دُکِکھُ نِنُیَا
کَڈِھُن نِیَساس رَاآس سُھہ وِگِگھنَے
وِنِنُ چَ اُپَ اِیَ پَبھنِجَنُ تَسُ نِگِگھنَے

پَڈھوِ۔ پڑھتے ہوئے۔ اِیَ۔ یہ۔ گاہ۔ گاتھا۔ مِینیِنُ۔ ہرنی کی آنکھوں والی خاتون۔ اُوِوُنِنُیَا۔ تمنا میں پریشان کی گئی۔ بھَنَ اِ۔ بولی۔ پہہ یَسَسُ۔ مسافر سے۔ اَا اِگرُوَنَ دُکِکھُ نِنُیا۔ ایک دُکھ بھری آہ کھینچ کر۔ کَڈِھُن نِیُ سَاسَ۔ دُکھ بھری۔ رَا۔ لطف۔ آسسُھ۔ آرزو۔ وِگِگھنَے۔ جورو کتا ہے۔ وِنِنُ۔ متاثر کیا گیا۔ چَ اُ پَ اِیَ۔ نظم کی ایک قسم۔ پبھنِجَن۔ دوعدد پڑھ کرسنا۔ تَسُ۔ اُس۔ نِگِگھنے۔ بے رحم کو۔

ہرنی جیسی آنکھوں والی خاتون نے یہ گاتھا پڑھتے ہوئے جسے آرزو نے پریشان کر دیا تھا اور جو بہت قابل رحم حد تک ناخوش تھی مسافر سے ایک دکھ بھری آہ کھینچ کر کہا۔ پریم کی چاہ میں وہ کٹھور میرے بدن کی خوشی میں رکاوٹ ہے تو مہربانی کر کے اُسے یہ دو چٹوپٹی پڑھ کر خطاب کرنا۔

۸۶۔ ٹ یَ سَمُرَنُت سماہِ موہُ وِسم ٹِتھَیَ اُ
تَتہ کھَنَ کھُوَ اِکوالُ نَ وامکر ٹِتھَیَ اُ
سِجنا سَنَ اَنَ مِلہُ اُکھنَ کھَنُٹَنگ لَیَ
کاوالِیَ کاوالِنَ ٹ یَ وِرَھینَ کِیَ

ٹ یَ۔ تجھے۔ سَمُرَنُتَ۔ سوچ کر۔ یاد کر کے۔ سَماہِ۔ ناسمجھی کی حالت۔ موہُ۔ احمقانہ پن۔ وِسَمُ۔ ناخوشگوار۔ ٹِتھَیَ اُ۔ میں اُلٹائے ہوئے ہوں۔ تہ۔ بس۔ اس طرح۔ گھن۔ ایک لمحہ۔ کھُوَا۔ مسترد کیا جائے۔ ہٹا دیا جائے۔ کَوالُ۔ کھوپڑی۔ میرا سر۔ نَ۔ نہیں۔ وامکر ٹِتھَیَ اُ۔ میرے بائیں ہاتھ میں الٹائی جائے۔ سِجناسَن اُ۔ میں اپنا بستر۔ مِلہُ اُ۔ میں نہیں چھوڑتی۔

کھَن۔ ایک لمحہ۔کھـنَـنُگ۔ میں بستر کو۔لَـیَ۔ لیے ہوئے ہوں۔میں بستر سے چمٹی ہوں۔ کـاوالِیَ۔ کـاپـالِکَ۔ بھوت۔کـاوالِنَ۔ بھوتنی۔کـاپـالِکَ (مونث)۔ٹ یَ۔ تجھ سے۔ وِرُھینَ۔ جدائی۔کِیَ۔ کیا۔

تمہارے متعلق سوچ کر میں ایک ناخوشگوار احمقانہ پن کو اُلٹائے ہوئے ہوں۔ایک لمحے کے لیے بھی میں اپنی کھوپڑی کو بائیں ہاتھ میں نہیں اُلٹا سکتی۔اس احمقانہ پن کی وجہ سے میں اپنا بستر نہیں چھوڑتی بلکہ اس سے لگی ہوئی ہوں۔اے کاپالک (بھوت) تو نے جدائی کے ذریعے مجھے بھی مونث کاپالک (بھتنی) بنادیا ہے۔

۸۷۔ لَھُسِ اُ آنَسُ اُدَدُھ سِ اُ انَگُ وِلُلِیَ آلَیَ
هُیَ اُبَنبُرَوُیَنُ وَیَنَ کَھلِیَ وِوُرِیَیَ گَیَ
کُنَکُمُ کَنَیسَرِ چَچھُ کَنَتِ کَسِنا وَرِیَ
هُ اِیَ مُندَھ تُیَ وِرَہِ نَسایَرُ نِسِیَرِیَ

لَھُسِ اُ۔ میرے گرے۔اَنَسُ۔ آنسو۔اُدَدھ س اُ۔ میرے (جوڑ) ہل گئے۔اَنگ۔ اعضا جوڑ۔وِلُلِیَ۔ ہلے ہوئے (بے ترتیب) بکھرے ہوئے۔آلَیَ۔ بال۔زلفیں۔هُیَ اُبَنبُرَوُیَنُ۔ بوسیدہ ہوگیا۔برباد ہوگیا۔کھَلِیَ۔ ناہموار۔ٹھوکریں کھاتی۔وِوُرِیَیَ۔ تبدیل ہوگئی۔گَیَ۔ چال۔کُنَکُمُ۔ زعفران۔کیسر۔کنیَ۔ سنہری۔سونے جیسا۔سَرِچَچھُ۔ مشابہ۔کَنتِ۔ حسن۔عاشق۔محبوب۔کَسِناوَرِیَ۔ کالا پڑ گیا۔هُ اِیَ۔ میں ہوگئی۔مُندَھ۔ پیاری خاتون۔ تُیَ۔ تیرے۔وِرَہِ۔ فراق۔جدائی۔نَسایَرُ۔ بھوت۔نِسِیَرِیَ۔ بھتنی۔

میرے آنسو گرتے ہیں، میرے اعضا ہل گئے ہیں میری زلفیں بکھری ہوئی ہیں۔افسوس میرا چہرہ بگڑ گیا۔میری چال ناہموار اور لرزاں ہوگئی۔زعفران جیسا میرا حسن اور سونے سے مشابہ خوب صورتی سنولا گئی۔مجھ جیسی پیاری خاتون اے بھوت تیری جدائی میں بھتنی بن گئی۔

۸۸۔ تُھُ پُنُ کَجنُ هِ آوَلُ اُلِهِوِ نَ سَکَکُ اُلِیۂ
دوھا گاہ کَھجَنُ پِیَ پَنتھِیَ گِرِوِ سَنیۂ

تُھُ۔ تو۔پُنُ۔ پھر۔تاہم۔کَجن۔ پہلے سے مصروف۔هِ آوَل اُ۔ کاروباری کام۔لِهِوِ۔ خط۔نَ۔ نہیں۔سَکَک اُ۔ میں اس قابل ہوں۔دوھا۔ دوہا۔گـاہ۔ گاتھا۔کَھجن۔ کہنا۔پِیَ۔ پیا۔ محبوب۔پنتھِیَ۔ اے مسافر۔گِرِوِ۔ کرنا۔سنیه۔ پیام۔مہربانی۔

تاہم تم چونکہ پہلے سے مصروف ہو، ذہن میں ایک کام ہے اس لیے میں اس قابل نہیں کہ خط لکھوں۔ میرے محبوب کو ایک دوہا اور گا تھا کہہ سنانا اے مسافر میرے ساتھ یہ مہربانی کرو۔

۸۹۔ پا اِیَ پِی وَڈوان لَہ وِرَہ گِگھِ اُ پِپِتِٹ
جنّ سِتُٹ اُتھورنّسِیَ ہِ جَلِ اِ پَڈِلّلِیُ جھتُتِ

پا اِیَ۔ مجھے حاصل ہوئی۔ **پِیَ۔** محبوب۔ پیارے۔ **وَڈوان کھہ۔** ضمیات میں وہ روایتی آگ جو سمندر کے نیچے جلتی ہے۔ **وِرَہ گِگھُ۔** محبوب سے جدائی۔ **اُپِپِتِٹ۔** پیدا کی گئی۔ **جنّ۔** جب۔ **سِتُٹ اُ۔** چھڑکی گئی۔ **تھورنسی ہِ۔** بکثرت۔ **جَلِ۔** پانی۔ **پڈللی۔** نئی تازہ۔ **جھتُتِ۔** فوراً۔

اے محبوب مجھے جدائی میں وہ ضمیاتی آگ حاصل ہوئی جو اُس آگ سے پیدا کی گئی جو سمندر کے نیچے جلتی ہے کہ جب اس پر آنسوؤں کا پانی چھڑکا جاتا ہے تو یہ فوراً تازہ اور نئی ہو جاتی ہے۔

۹۰۔ سو سِجَنّنٹ وِوُجَنُ اِساسے دِیُ اُنھہ اے ہِ پَسِیَ چَچھِیُ
نِوُڈنّٹ باھَبھَر لوِیَنّا اِدُھوُمَ اِنّ سِچُچَنّتِ

سو سِجَنّنٹ۔ بکھرنے کی وجہ بن گئی۔ **وِوُجَنُ اِ۔** برباد کردی گئی۔ **ساسے۔** آہیں۔ گہرے سانس۔ **دی اُنھہ اے ہ۔** لمبی اور گرم۔ **پَسی چَچھیُ۔** لمبی آنکھوں والی۔ **نوڈنت۔** درمیان میں جگہ کے بغیر۔ **باھَبھَر۔** بکثرت آنسو۔ **لوینا اِ۔** اُس کی آنکھیں۔ **دھوم اِنّ۔** بھاپ۔ **سچچنت۔** پانی چھڑکتی ہیں۔

لمبی آنکھوں والی خاتون لمبی اور گرم آہوں کے ذریعے برباد کر دی گئی جب کہ اُس کی آنکھوں سے مسلسل بکثرت آنسو بھاپ بن کر پانی چھڑکتی ہیں۔

۹۱۔ پَہِ اُ بھنّ اِپَڈ اُنّجِ جا اُسَسِ ھَرُوِیَنّ
اَہُ وا کِوِ کَہ نِجَنُ سُ مَہ کَہ مِیَنُیَنّ
کَہ اُپِھِیَ کِ نّ کَہ اُکھسُ کِنّ کَھِیَنّ
جِنّ کِیَ ایَہ اَوُ تَتھُ نیُھرَ اِ رَہِ یَیَنّ

پَہِ اُ۔ اُس مسافر نے۔ **بھنّ اِ۔** کہا۔ **پَڈِ اُنج۔** جانے کی اجازت دو۔ الوداع کہو۔ **جا اُ۔** جس کا۔ **سَسِ۔** چاند۔ **ھَرُوِینّ۔** چہرے والی خاتون۔ **اَھُوَا۔** پس پھر۔ **کِوِ۔** جو کچھ۔ **کھنجَنُ۔** اُسے کہنا ہے۔ **سُ۔** وہ۔ **مَہ۔** مجھے۔ **کَہ۔** کہہ۔ **مِیَنُیَنّ۔** ہرن جیسی آنکھوں والی۔ **کَہ اُ۔** میں کہتی ہوں۔ **پِھِیَ۔** مسافر۔ **ک۔** کیوں۔ **نّ۔** نہ۔ **کَہ اُ۔** کہوں۔ **کَہ سُ۔** میں کہوں گی۔ **کِن۔** کیا۔ **کَھہ۔**

کھیَیَن۔ کہنے کا فائدہ۔جن۔ اُسے۔کِیَ۔ بنا کردی۔ایہ۔ ایسی۔اَوتتھ۔ حالت۔نیھہ۔ محبت۔را۔ لطف۔رھیین۔ محروم۔

اُس مسافر نے کہا اے ماہرو مجھے اب جانے کی اجازت دو پھر جو کچھ مجھے کہنا ہے اے ہرنی جیسی آنکھوں والی مجھے کہہ۔ مسافر میں کہتی ہوں میں کیوں نہ کہوں۔ میں ضرور کہوں گی مگر اُسے کہنے کا کیا فائدہ جس نے میری حالت اس جیسی کردی جو محبت کے لطف سے ہی محروم ہو۔

۹۲۔ جنِ ھَ اُ ورَہ ہَ کُہ رِ ایوَ کرِ گھللیَا
اَتَتھلوہِ اَکَیتِتھُ اِکُللِیَ مِلھَیَا
سَنُدِیسَدُ اُ سَوِتتھرُوُ تُہ اُتُتَاوَلُ اُ
کَھِیَ پَھِیَ پِیَ گَاہ وَتُتھُ تَہ ڈُومِلُ اُ

جَنِ ھَ اُ۔ وہ آدمی۔وِرَہ ہَ۔ جس کی جدائی۔کُہ رِ۔ غار۔ایو۔ اُسی۔کر۔ کارن۔سبب۔ گھللیا۔ میں برباد کردی گئی۔ترک کردی گئی۔اَتتھلوہ۔ دولت کی خاطر۔اکیتتھ۔ ناکامیاب۔ اکللی۔ تنہا۔ملھیا۔ چھوڑ دی گئی۔ایک طرف کردی گئی۔سندیسڈ اُ۔ میرا پیام۔سوتتھرو۔ لمبا۔تفصیلی۔تُھہ۔ تو،تم۔اُتُتاول اُ۔ جلدی میں ہوئے۔کَھِیَ۔ کہنا۔پڑھنا۔پَھِیَ۔ پیام بر۔پِیَ۔ محبوب۔گاہ۔ گاتھا۔وَتُتھُ۔نظم کی ایک قسم۔تَھہ۔ اور۔ڈُومِلُ اُ۔ ڈومیلا۔نظم کی ایک قسم شکل۔

وہ آدمی جس کی جدائی کے غار میں اس کے سبب میں بھیج دی گئی۔ وہ دولت کے لیے سرگرداں ناکامیاب جب کہ میں ملک میں تنہا ایک طرف کردی گئی۔ قاصد میرا پیام تفصیلی اور لمبا ہے جب کہ تجھے بہت جلدی ہے۔ پس میری طرف سے میرے محبوب کو ایک گاتھا ایک وستو اور ڈومیلا پڑھ سنانا۔

۹۳۔ تَ اِیَا نِوُ ڈنُتَ نِوِیسِیَا اِیَنُ سُنگمُ اِجَتَتھُ نَہ ھارو
اِنِھَنُ سایر سَر یَا گِرتَرُوُ دُگگا اِیَن اَنُترِیَا

تَ اِیَا۔ اُس وقت۔نِوُڈنُتَ۔ بیچ میں خلا نہ تھا۔ساتھ لگے ہوئے۔نِوِیسِیَ اِیَن۔ رہتے تھے۔ سَنگمُ اِ۔ اکٹھے۔جَتَتھُ۔ جہاں پر۔نَنہ۔ نہ تھی۔ھارو۔ ایک تار۔اِنِھَنُ۔ اب۔سایر۔ سمندر۔سریا۔ جھیلیں دریا۔گرترو۔ پہاڑ (جمع)۔دگگا اِیں۔ وحشی جنگل (جمع)۔انتریا۔ درمیان میں۔

اُس وقت ہم ایک دوسرے کے ساتھ چپکے ہوئے تھے (ہمارے درمیان خلا نہ تھا)۔ اتنے

اکٹھے رہتے تھے کہ بیچ میں ایک گجرے کی بھی جگہ نہ تھی مگراب کئی سمندر دریا، پہاڑ اور وحشت ناک جنگل ہمارے درمیان ہیں۔

۹۴۔ نِیَدٰاِیَه اُکُنکھِرِیَ کِوِ وِرُھا اُلِیَ
پِیَ آسنگِ پَہُتِتِیَ تَسُ سنّگمِ با اُلِیَ
تے پاوہِ سُونتّرِ دھنَنُ اُ پِیَتُنُپھرُسُ
آلِنگَنُ اولوِیَنُ چُنبَنُ چَوَنُ سُرِیَرُسُ
اِم کَھِیَ پَھِیَ تَسُ نِدَدَیَه جَ اِیَ کالِ پَوَسِیَ اُتُه
تَسُ لَ اِ مَ اِتَنِ نِنّد نَہُه کوپُنُ سُونِ اِسنُگسُه

نِیَدٰاِیَه۔ محبوب کے بغیر۔اُکُنّکھِرِیَ۔ اُس کی تمنا میں۔کِو۔ جو۔وِرُھا اُلِیَ۔ محبوب کی جدائی میں پریشان۔پِیَ آسنگِ۔ محبوب کے ساتھ۔پَہُتِتِیَ۔ پہنچ کر۔جا کر۔تَسُ۔ اس کے۔ سنّگم۔ ساتھ۔با اُلِیَ۔ پریشان کی گئی۔تے۔ یہ،وہ۔پاوَہِ۔ گناہ۔سُونتّر۔ نیند۔خواب۔ دَھنَنُ اُ۔ خوشی سے بھرپور۔خوش قسمت۔پِیَ تَنُ۔ محبوب کا جسم۔پھرُسُ۔ محسوس کرتی ہیں۔ آلنگنُ۔ چھاتی سے لگتی ہیں۔اَولوِیَنُ۔ آنکھوں سے دیکھتی ہیں۔چُنّیَنُ۔ چومتی ہیں۔چَوَنُ۔ کاٹتی ہیں۔سُرِیَرُسُ۔ محبت کا عمل کرتی ہیں۔ہم جنسی کا مزا لوٹتی ہیں۔اِم۔ اُسے۔کَھِیَ۔ کہنا۔ پَھِیَ۔ قاصد۔تَسُ۔ تجھے۔نِدَدِیَه۔ بے رحم۔جَ اِیَ۔ جب۔کالَ۔ وقت۔زمانہ۔پَوَسِیَ اُ۔ وہ جدا ہوا۔تُھه۔ تو۔تَسُ۔ یہ،وہ۔لِ اِ۔ تب سے۔مَ اِ۔ دل۔محبت کا جذبہ۔تَنُ۔ تعلق سے۔ نِند۔ نیند۔نَہُه۔ نہیں۔کو۔ کوئی۔پُنُ۔ پھر۔تاہم۔سُونِ اِ۔ خوشی۔سنگ سُه۔ ساتھ سونا۔ چھاتی سے لگانا۔

کچھ خواتین محبوب کے بغیر اُس کی جدائی میں پریشان ہو کر اُس کے بستر پر پہنچ کر اُس کے ساتھ سونے کا گناہ خواب میں کرتی ہیں وہاں وہ محبوب کا جسم محسوس کرتی ہیں اُسے چھاتی سے لگاتی ہیں آنکھوں سے دیکھتی ہیں چومتی ہیں کاٹتی ہیں اختلاط کا مزہ لے کر خوشی سے بھرپور اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتی ہیں۔اے قاصد اُسے کہنا جب سے تم نے اُسے تنہا چھوڑا ہے تب سے اُسے کسی نیند کی خوشی حاصل نہیں چہ جائیکہ اس نے تمہیں چھاتی سے ہی لگایا ہو۔

۹۵۔ پِیَ وِرَہ وِاوَلے سنگم سو لے دِ وسرَیَنِ جھُوُرنت مَنے
نِرُوَانگ سُسَنُتَه واہ پھسَنتَه اَپِیَه نِدَدِیَ کِنَ پ بھنے

تَسُ سُیَنۡ نِوۡیُسِیَ بھا اِنۡ پیِسِیَ موھوَسَنۡ بولنت گھنّے
مَھہ سا اِیَ وَکّکھرُوُ ھَرِگ اُتککھَرُو جا سَرُنِ کَسُ پَھِیَ بھنے

پِیَ وِرَہٗ واولے۔ محبوب سے جدائی کی تنہائی۔سنگم سوالے۔ دوبارہ ملاپ کا دُکھ۔دوسَرُیَنۡ۔ دن رات۔جھورنت۔ برداشت کرتا ہے۔مَنے۔ دل (میرا)۔نِرُو۔ یقیناً۔مستقل۔انگ۔ اعضائے جسم۔جسم۔سُسَنُتَہ۔ بکھرتا جاتا ہے۔واہ۔ بہتے ہیں (آنکھوں سے)۔ پھسَنُتَہ۔ میں پونچھ کر خشک کرتی ہوں۔اپِپَہ۔ تو۔اے۔نِدَدَیَ۔ بےرحم۔کِنۡ۔ کچھ۔پِ۔ مجھے۔ بھنے۔ کہو۔

اپنے محبوب کی جدائی میں تنہائی کا میں کیا کروں۔ہمارے دوبارہ ملاپ کے دکھ سے میرا دل دن رات گھل رہا ہے۔یقیناً جب میں جسمانی طور پر بکھر رہی ہوں اور اپنے آنسو صاف کرتی ہوں۔اے بے دل شخص تم مجھ سے کچھ تو کہو۔ایک لمحے کے لیے خواب میں آ کر ہی جذبات سے شکست خوردہ جذبے کے ساتھ اسے دیکھتے ہوئے میں اس کے ساتھ گفتگو کرتی ہوں۔ مالک جدائی کا چور میرا گھر لوٹ کر چلا گیا ہے۔اے مسافر اُسے کہنا اب میں کس کی حفاظت میں جاؤں۔

۹۶۔ اِیُہٗ ڈومِلُ اُبھنّے وِنۡ نِستمھَرُوِیَنِ
ھُ اِیَ نِمِسَ نِپھَنُد سَرو رُو ھَدلُنَیَنِ
نہُ کِہٗ کِہٗ اِنۡ پَککھَ اِ جَنۡ پُنۡ اَوَرُوجَنۡ
چِتُتِ بھتُتِ نَنۡ لِھِیَ مُنّدَہ سَچُچوِیَ کَھنۡ

اِیُہٗ۔ یہ۔ڈومِل اُ۔ شعر کی ایک قسم۔بھنّے وِنۡ۔ اُس نے پڑھ کر۔نِسِ۔ رات۔تَمَ۔ اندھیرا۔ سیاہی (رات کی)۔ھَرَوِیَنِ۔ جس کا چہرہ لے جائے۔نِمِس۔ ایک لمحہ۔نِپھَنُد۔ بے حس و حرکت۔سَرورُوھ۔ کنول۔دَلُ۔ پتی۔نَیَن۔ آنکھیں۔نھہٗ۔ نہ۔نہیں۔کہٗ۔ کچھ۔کہٗ اِ۔ کہا۔ نۡ۔ نہ۔نہیں۔پَلکھ اِ۔ دیکھا۔جَن۔ جو۔پُنۡ۔ دوبارہ۔اَورُو۔ کسی دوسرے کو۔جَنۡ۔ اس انداز سے۔چِتت۔ نقش کی گئی۔بھتت۔ دیوار۔نن۔ گویا کہ۔لِھِیَ۔ کھینچی گئی۔بنائی گئی۔مُندہ۔ پیاری خاتون۔سَچُچوِیَ۔ دکھائی دی۔کھنۡ۔ ایک لمحے کے لیے۔

یہ ڈوملا پڑھ کر وہ خاتون جس کا چہرہ رات کی تاریکی کو دور کرتا تھا اور جس کی آنکھیں کنول کی پتیوں کی طرح تھیں ایک لمحے کے لیے بے حس و حرکت ٹھہر گئی۔اُس نے نہ کچھ کہا اور نہ کسی کی طرف دیکھا۔ایک لمحے کو وہ پیاری خاتون ایسے دکھائی دی گویا کہ تصویر دیوار پر نقش کر دی گئی ہو۔

(کوئی نقش دیوار پر کھینچ دیا گیا ہو۔)

۹۷۔ اوُسَا سنبھ مَرُوُ دَدھَ نِسَاسَ اُرُوَننُمہ
وَمُمھسرَپَ دِبھَنَن سَرُوِپِیَ سَنگ سُھہ
دَرُتِرُچچھُ تَرَل چِچھُ پَہِ جَنّ جو اِیَ اُ
نَن گُنّ سَدَدُ اُتِنتھَ کُرَنگِ پلو اِیَ اُ

اوساس۔ اُس کی سانس۔**سَنبھم**۔ احتجاج۔**رُوُدَد**۔ روکا گیا۔**نِساس**۔ بلا سانس۔**اُرُونن**۔ ساتھی۔نوحہ کہنے والا۔**مُہ**۔ منہ۔چہرہ۔**وَمَمہ**۔ محبت کا خدا۔**سَرُ**۔ تیر۔ہتھیار۔**پَدِبھِنن**۔ راسخ کر دیا گیا۔زخمی کیا گیا۔**پِیَ**۔ محبوب۔**سَنگ**۔ ساتھ۔**سُھہ**۔ آرام۔لطف۔**سَرُوِ**۔ محبوب کی چھاتی سے لگنا۔**دَرَ**۔ تھوڑی سی۔**تِرُچچھُ**۔ ادھر اُدھر کی نگاہ۔ترچھی نظر۔**تَرَل چِچھ**۔ چمکدار۔متحرک۔**پَہ اُ**۔ اُس مسافر۔**جَنّ**۔ جو۔**جو اِیَ اُ**۔ کو دیکھا۔**نَن**۔ نہیں۔**گُنّ**۔ کمان کی رسی۔**سَدَدُ**۔ آواز۔**اُتنتھ**۔ خوف زدہ کیا گیا۔**کُرنگ**۔ ہرنی کی ایک قسم۔**پلو اِیَ اُ**۔ دیکھا گیا۔آواز کا خیال کیا گیا۔

احتجاج اور آہوں سے روکی گئی نہ آنے والی سانس اور ماتمی چہرے والی خاتون محبت کے دیوتا کے تیروں سے راسخ کر دی گئی جب کہ اسے محبوب کی چھاتی سے تیروں کی طرح گر جانا یاد آرہا تھا تب کانپتی ہوئی آنکھوں کی ترچھی چمکدار نگاہوں سے اُس خاتون نے مسافر کو دیکھا تو اسے ایسے لگا گویا کہ وہ ایک ہرنی ہے جو کمان کی رسی کی آواز سن کر خوف زدہ ہو گئی ہے۔

۹۸۔ پَہ اُبھَنّ اتھِرُوُ ھوہِ دِھیرُوُ آساسِ کھَنّ
لَ اِوُوَرُ کِکُیَ سَسِ سَ اُ نَنّ پھنُسَہِ وَیَنّ
تَسَسُ وَیَنُّ آیَ نِنّ ورَہ بھرُ بھجَن رِیَ
لَ اِ انچَلُ مُہ پُنّچِھ اُتَہ وَ سَلُجَن رِیَ

پَہ اُ۔ مسافر نے۔**بھَنّ**۔ بولا۔**تھِرُوُ**۔ مستقل مزاج۔**ھوہ**۔ ہو جا۔**دِھیرُوُ**۔ مستقل مزاج۔مضبوط۔**آساس**۔ سانس لو۔**کھَنّ**۔ ایک لمحے کو۔**لَ اِوُ**۔ لو۔**وَرُکِکُیَ**۔ رومال۔**سَسِ اُنُّ**۔ پورے بدر جیسی۔**پھنسَہِ**۔ پونچھو۔**وَیَنّ**۔ سن کر۔**تَس**۔ اس کو۔**وَیَنّ**۔ سن کر۔**آیَ نِن**۔ چہرہ۔**وَرَہ**۔ اَئی۔**بھر بھجن رِیَ**۔ دُکھ کو اُٹھائے ہوئے۔**لَ اِ**۔ تب۔**اَنچلُ**۔ آنچل۔رومال۔**مُہ**۔ منہ۔**پُنچھ اُ**۔ پونچھا۔**تھہ**۔ اس طرح۔پھر وہاں پر۔**وَ**۔ کچھ۔**سَلُجَن رِی**۔

گھبرائی ہوئی۔خوف زدہ ہو کر (کہا)۔

مسافر نے کہا پُر سکون ہو جا، مستقل مزاج ہو جا، ایک لمحے کو سانس لے۔رومال لو اور اپنا چہرہ پونچھو جو کہ پورے چاند کی طرح ہے۔اس کا یہ کہنا سن کر اس خاتون نے جو جدائی کے دُکھ کو جھیل رہی تھی۔آنچل (رومال) لیا۔اپنا چہرہ پونچھا اور پھر گھبرا کر (کہا)۔

۹۹۔ پَھِیَ نَّ سِجِھَ اِکِربَلُ مَہ کندپُپَسُ
رَتُتُ اُ جَنُ چَ وِرَتُتُ اَنِدّدھو سے یَ پِ اُ
نَّے یَ سُنِّیَ پروے یَنّ نِنینَ ھَھَ چَلہ
مالِنّوتُتُ کَھوَ وُ اُ اِکُکَ اِ تَہ کھله

پَھِیَ۔ مسافر۔نَّ سِجِھَ اِ۔ اثر نہیں کرتی۔ چھا نہیں جاتی۔کِرِ۔ بے شک۔بَلُ۔ طاقت میری۔میں۔کَنُدَپُپَسُ اُ۔ محبت کے دیوتا کے خلاف۔رَتُتُ۔ محبت کرنے والا۔جَنّ۔ جو۔چَ۔ کیونکہ۔وِرَتُتُ۔ محبت کے بغیر۔نِرَدھوسِ۔ غلطی کے بغیر۔یَ۔ اگرچہ۔پِ اُ۔ محبوبہ۔دلہن۔ نِے یَ۔ وہ نہ۔سُنِیَ۔ نے۔پَروے یَنّ۔ دوسرے کا۔نِنینَ ھَھَ۔ محبت کے بغیر۔چَلَہ۔ بے یقین۔بے وفا۔مالِنُوتُتُ۔ ایک مالنی نظم۔کَھوَوُاُ۔ اُس کے لیے پڑھ۔اِکُکَ اِ۔ اُس ایک۔ تَہ۔ اس طرح۔کَھلَہ۔ بدمعاش۔

مسافر بے شک میری طاقت محبت کے دیوتا کے خلاف موثر نہیں ہے کیونکہ میرا چاہنے والا پر یمی مجھ سے محبت کے بغیر ہے۔اگرچہ اس میں اسی محبوبہ کی کوئی غلطی نہیں وہ دوسرے کے دُکھ کو سنتا ہی نہیں۔اُس بے وفا کھٹور کے لیے اس طرح ایک مالنی نظم پڑھنا۔

۱۰۰۔ جَ اِوِ رَاوِرِ امے نَّتَھَ سوھو مُنّنتِیُ
سُھِیَ تَ اِیَ راو اُگِلّنتوسِنّے ھو
بھَرُوِ نَوَیَ رنّگے اِکُکُ کُنّبھو دَھرَنّتِی
ھِیَ اَتَہ پَدِلّلو بولِیَنّتو وِرَتّتو

جِ اِ۔ اگر۔پر رَاوِرامے۔ محبت کے ٹھہراؤ۔نـتَتھ سوھو۔ گم ہونے والی۔ضائع ہونے والی۔ مُنَنتی۔ میں پہچان لیتی۔میں خیال کرتی۔سُھِیَ۔ دوستی۔تَ اِیَ۔ اُس وقت۔را او۔ اختتام۔ اُگِنَنُتو۔ کپڑے پر سے اُڑنے والا رنگ۔سنیھو۔ تیل۔محبت۔نازک تعلق۔بھَرُوِ۔ بننے نہ دیتی۔نَوَیَ رنگے۔ نئے رنگ والا ہو جاتا۔اِکُکُ۔ ایک۔تنہا۔کُنبھو۔ مائع رکھنے کے لیے

جگ ۔ دھرنتی۔ میں رکھتی ۔ ھِیَ اُ۔ دل ۔ تـه۔ پس ۔ اس طرح ۔ پَڈِلّلو۔ نیا بن جاتا۔ بولینتو۔ گزرنے کی وجہ بنتا ۔ وِرتُتو۔ محبت نہ کرنے والا۔

اگر محبت کے ٹھہراؤ میں خیال کرتی کہ میری خوشی اختتام پر ہے تو میں محبت کے اُڑنے والے رنگ کو اور بکثرت بہنے والے تیل کو ایک جگ میں کپڑے میں لپیٹ کر رکھتی اور محبوب کے محبت نہ کرنے والے دل کو اس میں ڈبو کر نیا بنا لیتی۔

۱۰۱۔ جَ اِ انبرُوُ اَگِگلُ اِرای پُنٔ رَنگیَ اِ
اَۂ نِنیَنَھُ اُ اَنگ ھو اِ آبھنگِ یَ اِ
اَہ ھَارِجَنُ اِ دوِنٔ جِنوِ پُنٔ بھِتِٹیَ اِ
پَیَ وِرتُتٔ ھٔ اِ چِتُتٔ پِھیَ کِمُ وِٹِٹیَ اِ

جَ اِ۔ اگر ۔ اَنُبرُوُ۔ وہ کپڑا ۔ اگِگلُ اِ۔ بہہ جاتا ۔ کپڑے کا رنگ اُڑ جاتا ۔ رَای۔ اُسے ۔ پُنِ۔ دوبارہ ۔ رنِگیَ اِ۔ رنگ دیا جاتا ہے ۔ اَۂ۔ پھر ۔ مزید یہ کہ ۔ نِنیَنَھُا۔ تیل کے بغیر ۔ اَنگ۔ جسم ۔ ھو اِ۔ ہو جائے ۔ آبھِنگیَ اِ۔ اس پر تیل لگا دیا جاتا ہے ۔ اَہُ۔ پھر ۔ ھارِجَنُ اِ۔ چھین لی جائے ۔ دَوِنٔ۔ دولت ۔ ملکیت ۔ جِنّوِ۔ جیت لیں ۔ فائدہ اُٹھائیں ۔ پُنٔ۔ دوبارہ ۔ بھِتِٹیَ اِ۔ اکٹھی کر لی جاتی ہے ۔ پِیَ۔ محبوب ۔ وِرتُتٔ۔ محبت کا نہ ہونا ۔ ھو اِ۔ ہوئے ۔ چِتُتٔ۔ مقام محبت ۔ دل ۔ پِھیَ۔ قاصد ۔ مسافر ۔ کِمُ۔ کیسے ۔ وِٹِٹیَ اِ۔ ایک مخصوص حالت میں لانا۔

اگر کپڑے کا رنگ اُڑ جائے تو اسے دوبارہ رنگا جاتا ہے۔ اگر کوئی جسم خشک ہو تو اس پر تیل لگا دیا جاتا ہے۔ اگر کسی کی دولت چھین لی جائے تو اسے دوبارہ جیتا جا سکتا ہے لیکن محبوب کا دل، مسافر اگر ایک مرتبہ مقام محبت سے توڑ کر ہٹا دیا جائے تو اسے کیسے مخصوص حالت میں لایا جا سکتا ہے۔

۱۰۲۔ پَہِ اُ بھنٔ اِپَسیَ چِچھُ دِھیرِ مَنٔ پَنتھ دَھرُوُ
سَنُوَرِ نِرُوُ لوینھہ وَھنتٔ اُ نِیرُوُ بھرُوُ
پاواسیَ بَھکَجِنُ گمہِ تَہِ پَربھَمَ اِ
اَنکیَ اِنیَ اِپَ اَینٔ سُندرِ نَہ وَلَ اِ

پَہ اُ۔ مسافر نے ۔ بھنٔ اِ۔ کہا ۔ پَسیَ چِچھُ۔ لمبی آنکھوں والی ۔ دِھیرِ۔ آہستہ سے ۔ مَنٔ۔ ذہن ۔ دل پَنتھُ۔ سفر پر ۔ دَھرُوُ۔ رکھ ۔ سَنُوَر۔ روک ۔ ڈھک ۔ نِرُوُ۔ یقیناً مستقل طور پر ۔ لوِیَنُھہ۔ اپنی آنکھیں ۔ وَھنتٔ اُ۔ بہاؤ ۔ نِیرُوُ۔ آنسو ۔ بھرُوُ۔ بھری ہوئی ۔ پاواسیَ۔ باہر

جانے والا۔ بَھُکجِنْ۔ بہت ضروری کاروبار۔ گمھہ۔ سفر کرتا ہے۔ برداشت کرتا ہے۔ تَہ۔ پھر۔ پَرِبھمْ اِ۔ ادھر اُدھر پھرتا ہے۔ اَنکِیَ اِ۔ مکمل نہیں ہوتا۔ نِیَ اِ۔ اُس کا اپنا۔ پَ اُینَ۔ اُس کا پیشہ۔ کاروبار۔ سُنّدَر۔ خوب صورت خاتون۔ نَھۂ۔ نہیں۔ وَلِیَ۔ واپس۔

مسافر نے کہا لمبی آنکھوں والی خاتون، مطمئن ہو جاؤ، سفر پر اپنا دھیان رکھو۔ اپنے آپ کو روکو آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کو تھامو۔ جو لوگ کسی اہم کاروبار کے سلسلہ میں وطن سے باہر جاتے ہیں وہ بہت پھرتے ہیں اور اگر ان کا اپنا کاروبار مکمل نہ ہو تو خوب صورت خاتون وہ واپس نہیں آتے۔

۱۰۳۔ تے یَ وِ اے سِ پھِرَنتِیَ وَمَمَھْ سَرَپَھِیَ
نِیَگھرَ نِّیَ سُمَرَنتْ وِرَہ سَوَسے یَ گَیَ
دِوُسَرِیَنِ نِّیَ دَاِیَ سویَ اَسھنُت بھَرُوُ
جِمْ تُنھو تِمْ مُندِھ پَھِیَ جھِجَھنُتِ نّرُوُ

تے۔ وہ (جمع)۔ یَ۔ بھی۔ وِ اے سِ۔ غیر ملک۔ پھِرَنتِیَ۔ پھرتے ہیں۔ سفر کرتے ہیں۔ وَمَمَھ۔ محبت کا خدا (دیوتا)۔ سَر۔ تیر۔ پَھِیَ۔ زخم ہوتے ہیں (تیر) انہیں آ لگتے ہیں۔ نِیَ۔ اپنی۔ گھرنِیَ۔ گھر والی بیویاں۔ سُمَرَنتْ۔ یاد کرتے ہیں۔ وِرَہ۔ جدائی۔ سَوِسِ۔ جیت لیے جاتے ہیں۔ فرمانبردار بنتے ہیں۔ یَ۔ کہی۔ گِی۔ شاعر۔ دِوُنیس۔ دن۔ رَینَ۔ رات۔ نِیَ۔ اپنی۔ دَایَ۔ پیارے۔ سویَ۔ غم۔ افسوس۔ دکھ۔ اَسھنت۔ نا قابل برداشت۔ بھَرُوُ۔ بوجھ۔ جِمْ۔ جیسا کہ۔ تُنھہ۔ تمہارا۔ تِمْ۔ اس طرح۔ مُندِھ۔ پیاری خاتون۔ پَھِیَ۔ مسافر۔ جھِجھَنُتِ۔ ضائع ہو جاتے ہیں۔ نِرُو۔ یقیناً۔ رفتہ رفتہ۔

وہ بھی جب پردیس میں سفر کرتے ہیں تو محبت کے دیوتا کے تیر انہیں آ لگتے ہیں تب وہ گھروں پر چھوڑی ہوئی اپنی بیویوں کو یاد کرتے ہیں۔ ان پر جدائی حاوی ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے پیاروں کے لیے غم کا بوجھ اُن کے لیے دن رات نا قابل برداشت ہوتا جاتا ہے۔ پیاری خاتون جہاں تک تمہارا معاملہ ہے مسافر اس طرح دکھی ہو کر ضائع ہو جاتے ہیں۔

۱۰۳a۔ اے یَ وَینَ آیَ نِنْ وِدِیُھرلویَ نِہن
۱۰۳b۔ پَدِھیَ اَدِل وِیَ سے وِنْ مَینْ ککوانّہنْ

اے یَ۔ یہ، وہ۔ وَینَ آیَ نِنْ وِ۔ تقریر ن کر۔ دِیُھر۔ لمبی۔ لوینّہن۔ آنکھوں والی۔ پَدِھیَ۔

پڑھا۔ اَڈلَ۔ نظم کی ایک قسم۔ وِنُ۔ بغیر۔ وِیَ سے۔ پوری کھولیں۔ مَیَن ک۔ محبت۔ ککواَنِھنُ۔ آدھی بند۔

یہ تقریر سن کر لمبی آنکھوں والی خاتون نے ایک اڈل اپنی آنکھوں کو پورا کھول کر پڑھا جنہیں اس سے پہلے محبت نے آدھا بند کیا ہوا تھا۔

۱۰۴۔ جَ اِ مَ اِ نّتِتھُ نےِ ھُ تاکَنُ تَھنُ
پَنّتھِیَ کَجَنُ ساھِ مَھہ کَنُتَھیَن
جنُ وِرنھّگگا مَجُجھَ نّککنُتَه
ھِیَ اُھوے اِمَجُجھَ نککُتتھَ

جَ اِ۔ اگر۔ مَ اِ۔ دل۔ محبت کا جذبہ۔ نّتِتھُ۔ وجود نہ ہونا۔ نیُھ۔ تیل۔ محبت۔ تاکن۔ سوچنا۔ تھن۔ تاہم۔ پنُتھیَ۔ مسافر۔ کَجُنُ۔ کاروبار۔ پیشہ۔ ساھِ۔ بتانا۔ ہدایت دینا۔ مَھہ۔ میں۔ کَنُتَھنُ۔ عاشق۔ محبوب۔ معشوق۔ جنُ۔ جو۔ ورتھگگ۔ رات کو محبوب سے جدائی کی آگ۔ مَجُجھَ۔ درمیان۔ جسم کا درمیان۔ نُککن تَھه۔ ناک سے۔ ھِیَ اُ۔ دل۔ جذبے کی جگہ۔ ھوے اِ۔ حاصل کرنا۔ دینا۔ مَجُجھَ۔ درمیان۔

اگر محبت کا جذبہ اُس کے دل میں ہوتا تو میں سوچتی لیکن اس میں اس کا وجود نہیں۔ پھر بھی مسافر میرے عاشق کو بتانا کہ اس کی جدائی رات کو مجھے دل کو درمیان، ناک کے درمیان سے میرے جسم کے درمیان تک جلاتی ہے۔

۱۰۵۔ کَہ ئَ سَوِتَتھرُوُ سَکُکَ اُمَینا اُھوَ ھِیَ
اِیَ اَوَتَتھُ اَمُھارِیَ کَنُتَه سِوَکَھِیَ
اَنّگ بھنّگِ نّرُوُ اَنَرَ اِ اُجَنَ گ اُنّسِه
وِہَ لنگھل گیَ مَگگ چلَنّتِه آلسِه

کَہ ئَ۔ میں نہیں کر سکتی۔ سَوِتَتھرُوُ۔ لمبا۔ تفصیل کے ساتھ۔ سَکُکَ۔ اس قابل ہوں۔ مَینَا اُ۔ محبت کا خدا۔ دیوتا۔ ھوَھِیَ۔ زخمی دل۔ اِیَ۔ یہ۔ اَوَتَتھُ۔ حالت۔ اَمُھارِیَ۔ مجھ سے متعلق۔ کَنُتَه۔ محبوب۔ سِوَ۔ مہربانی سے۔ کِھیَ۔ اُسے کہنا۔ اَنّگ بھنّگ۔ محبت سے عاجز۔ نّرُوُ۔ یقیناً۔ مستقل طور پر۔ اَنَرَاِ۔ بے چینی۔ اُجَنّگ اُ۔ نہ سو سکنا۔ نِسِه۔ رات کے وقت۔ وِہَ لنگھل۔ کمزور۔ غیر مستقل۔ گیِ۔ پاؤں کی حرکت۔ مَگگ۔ راستہ۔ سفر۔ چلَنّتِه۔ حرکت

کرنا۔ راستہ لینا۔ چلنا۔ آلسھہِ۔ ست۔

محبت کی کمان سے زخمی میں تفصیل سے نہیں کہتی میری اس ذہنی حالت کو میرے عاشق سے بیان کرنا۔ مہربانی کر کے اسے بتانا کہ محبت سے عاجزی کے دکھ نے مجھے بے چین کیا ہوا ہے۔ رات کو نیند نہ آنے کی وجہ سے میرے قدم چلتے ہوئے سست پڑ گئے ہیں۔

۱۰۶۔ دَھمِلَہ سَنَوَرنُ نَ گھنُ کُسمِہ ر اِ اُ

کَجَنلُ گَل اِکَوولِہِ جنُ نَی نِہِ دَھراُ

جَنّ پِیَ آسا سَنّگِہِ اَنگِھن پَلُ چَدّ اِ

وِرہُ ھُیَاسِ جھلکِکُ اُتَنُ پَدِلِلُ اُ جھَدُاِ

دَھمِلَہ۔ سرپوش۔ رومال۔ اوڑھنی۔ دوپٹہ۔ سَنَوَرنُ۔ سرکوڈھانپنا۔ نَ۔ نہ۔ گھنُ۔ بہت زیادہ۔ گھنیرا۔ کُسمِہ۔ پھول۔ خوشبو کا چھڑکاؤ۔ رَ اِ اُ۔ بنایا گیا۔ سجایا گیا۔ کَجَنلُ۔ کاجل۔ گَلُ اِ۔ گرتا ہے۔ کَوولِہِ۔ رخسار۔ جنّ۔ جو۔ نَیَنِہِ۔ میری آنکھوں میں۔ دَھراَ۔ رکھا ہے۔ جَنّ۔ جو۔ پِیَ۔ محبوب۔ آسا۔ اُمید۔ سَنّگِہِ۔ ساتھ ہونا۔ اِنگھنُ۔ جسم کا کوئی حصہ۔ پَلُ۔ گوشت۔ چَدّاِ۔ اُبھرتا ہے۔ پیدا ہوتا ہے۔ وِرہُ۔ جدائی۔ ھُیاسِ۔ آگ۔ جھَلکِکُ اُ۔ آگ اُسے صرف کر دیتی ہے۔ تَنُ۔ وہ۔ پَدِلِلُ اُ۔ زیادہ مقدار میں۔ جھَدُاِ۔ گرجاتا ہے۔ غائب ہوجاتا ہے۔

سرکوڈھانپنے کے لیے ایک اوڑھنی ہوتی ہے پھولوں سے سجائی گئی شے نہیں جو کاجل میری آنکھوں میں ہوتا ہے وہ میرے رخساروں پر گرتا ہے۔ محبوب کے ساتھ ہونے کے لطف کی امید میں جو گوشت میرے اعضا میں پیدا ہوتا ہے جدائی کی آگ سے وہ اُس سے زیادہ مقدار میں گر جاتا ہے (غائب ہوجاتا ہے)۔

۱۰۷۔ آسا جَلُ سَنّستَکُ وِرہ اُنّھتَکُ جَلَنّتِیَ

نَّہ جِیوَ اُ نَّہ مَرا اُ پَھیَ اَچِچھَ اُ دُککھنّتِیَ

اِتُتھنّتَرِ پُنَّ پُنو تِیِنّ پَھیَ مَنُ دَھریونُ

پھُلَلَ اُ بھنَیَ اُدِیَہ اَ چِچھُ نَیَنَیَنّ پھسونُ

آسا۔ امید۔ جَلُ۔ پانی۔ سَنُستَکُ۔ چھڑک کر۔ بھیگ کر۔ وِرہ۔ جدائی۔ اُنّھتَکُ۔ گرمی۔ جَلَنّتِیَ۔ جل کر۔ نَہ۔ نہ۔ جِیوَ اُ۔ زندہ ہوں۔ نَہ۔ نہ۔ مَرا اُ۔ مرتی ہوں۔ پَھیَ۔ مسافر۔ اَچِچھَ اُ۔ ٹھہرنا۔ جاری رہنا۔ دُککھنّتِیَ۔ دکھیا۔ اِتُتھنّتَرِ۔ اُس لمحے۔ پُنّ۔ ایک بار پھر۔

پنّوِ۔ بار بار۔تیِنِ۔ اُس۔مَنۡ۔ توجہ۔دھرے وِنۡ۔ حاصل کر کے۔پھُلَلَ اُ۔ ایک طرح کی نظم۔ پھَنَّیَ اُ۔ پڑھا۔دِیہ۔ لمبی۔اَچِھُ۔ آنکھیں۔نیَنَّیَنۡ۔ آنکھوں کو۔پھُسِونۡ۔ پونچھتے ہوئے۔

اُمید کے پانی کو چھڑک کر اور جدائی کی گرمی میں جل کر میں نہ زندہ ہوں نہ مرتی ہوں مسافر میں دکھیا ٹھہری ہوں۔اُس لمبے بار بار مسافر کی توجہ حاصل کرتے ہوئے لمبی آنکھوں والی خاتون نے اپنی آنکھیں پونچھتے ہوئے ایک پھُنکا نظم پڑھی۔

۱۰۸۔ سُنُنارہ جِمُ مَہ هِیَ اُپِیَ اُکِکَنُکھ کرے اِ

وِرہ هُیَاسِ دھے وِکرِ آسا جَلِ سِنّچے اِ

سُنُنَارہ۔ سنارے۔جِمُ۔ جیسے۔مَہ۔ میرا۔هِیَ اُ۔ دل۔پِیَ اُ۔ محبوب پیارا۔کِکَنُکھ۔ خوشگوار۔پیارا۔دلہن۔محبوب۔خواہش۔ارادہ۔کرے اِ۔ کرتا ہے۔ورہ هُیَاس۔ جدائی کی آگ۔ دھے وکر۔ جلا کر گھٹا کر۔آساجَل۔ امید کے پانی سے۔سِنّچے اِ۔ مجھے سینچتا ہے۔

میرا دل اُسی قیمتی خواہش کا ارادہ کرتا ہے جیسے سنار کرتے ہیں وہ مجھے جدائی کی آگ سے گھٹا کر اُمید کے پانی سے سینچتا ہے۔

۱۰۹۔ پَھہ اُ بھنُ اِ پَہِ جَنّتَ اَمنگلُ مَہ م کرِ

رُوَیَ وِ رُویَوِ پُنُ رُوتَتُ واہ سَنّوَرِ وِدَھرِ

پَہِیَ هو اُ تہ اِچِھَ اَجَنُ سِجھَ اُ گمُنۡ

م اِ نَ رُونَنُ وِرہِ گِگُدھوم لوِیَنۡ سَوَنُ

پِھہ اُ۔ مسافر نے۔بھنُ اِ۔ کہا۔پَہِ جنّتِ۔ مسافر آدمی کو۔اَمنگلُ۔ نحس خبر۔مَہ۔ مجھے۔م۔ نہ۔کر۔ کر۔دے رُوَیَ وِ۔ روتے ہوئے۔پُنۡ رُوتتُ۔ بار بار۔واہ۔ آنسو۔سَنّوَرِوِ۔ روکو۔ڈھکو۔دَھرِ۔ برداشت کرو۔پَہِیَ۔ مسافر۔هوا اُ۔ ہو۔تھہ۔ تیری۔اِچِھَ۔ خواہش۔اَجَنۡ۔ آج۔سِجھَ اُ۔ اثر پذیر ہو۔پوری ہو۔گمُنۡ۔ سفر۔رخصتی۔م اِ۔ میں۔نَ۔ نہیں۔رُونَن۔ روتی۔وِرہ۔ جدائی۔گِگ دھوم۔ آگ کے دھواں سے۔لوِیَنۡ سَوَنُ۔ میری آنکھوں کا پانی۔

مسافر نے کہا مجھے منحوس خبر نہ دو جب کہ میں سفر سے جا رہا ہوں، بار بار رو کر اپنے آنسو روکو اور برداشت کرو۔خاتون نے کہا مسافر خدا کرے تمہاری خواہش رخصتی آج پوری ہو میں تو نہیں روتی۔یہ میری آنکھوں کا پانی جدائی کی آگ کے دھوئیں سے اُٹھ رہا ہے۔

١١٠۔ پَھوِ اُ بھَنّ اِ پَسیَچِچھ تُرِیَ اُکِنّ نَ وَ جَنُرَہِ
رَودِنّ سے سِ پَھُتَٹ پَڈنّجھِ دَیَ کَرَہِ
جاہِ پَہِیَ تُھ مَنگلُ ھو اُ پُنّ نَنُواُ
پِیَہَ کَھِیَ ھِوَ اِکَکُ مَڈِل اَنَنُ چوڈِلَ اُ

پَھوِ اُ۔ مسافر۔ بھَنّ۔ نے کہا۔ پَسیَچِچھ۔ لمبی آنکھوں والی۔ تُرِیَ اُ۔ جلدی سے۔ کِنّ نَ۔ کیا تم نہیں۔ وَ جَنُرَہِ۔ بول۔ رَوِ۔ سورج۔ دِنّ سیسُ۔ دن کا اختتام۔ سورج کے ڈوبنے کا وقت۔ پَھُتَٹ۔ پہنچ رہا ہے۔ پُڈنّجھِ۔ مجھے اجازت دو۔ دَیَ۔ رحم۔ مہربانی۔ کَرَہِ۔ کرو۔ جَاہِ۔ جاؤ۔ پَہِیَ۔ اے مسافر۔ تُھ۔ تجھے۔ مَنّگلُ۔ اچھی پناہ۔ بہتر حفاظت۔ ھواُ۔ ہو۔ پُنّ نَنُوَ اُ۔ ایک بار پھر۔ نئی ہو۔ پِیَہَ۔ میرے محبوب سے۔ کَھِیَ۔ کہے۔ ھِوَ۔ اب۔ اِکَکُ۔ ایک۔ مَڈِلُ۔ ایک نظم۔ اَنَنُ۔ ایک اور۔ دوسرا۔ چوڈِلَ اُ۔ ایک اور نظم۔

مسافر نے کہا لمبی آنکھوں والی خاتون جو تم نے کہنا ہے جلدی بولو کیا تم نہیں بولوگی۔ سورج کے ڈوبنے کا وقت ہو چلا۔ مجھ پر رحم کرو اور اجازت دو۔ مسافر (خاتون نے کہا) جاؤ تمہیں اچھی پناہ میسر ہو تمہاری جائے حفاظت ہر بار نئی ہو مگر میرے محبوب کو ایک مڈلا اور ایک پڈلا ضرور پڑھ سنانا۔

١١١۔ تَنُّ دِیُ اُنَھ سَاسِ سوسِ جَنُ اِ
اَنُسجَلوہُ نَّے یَ سوسِجَنُ اِ
ھِیَ اُ پَ اُکَکُ پَڈِ اُ دیوَنُتَرِ
پَڈِ اُ پَتنگ نّا اِ دِیوَنتَرِ

تَنُّ۔ میرا جسم۔ دِیُ اُنھ۔ لمبی اور گرم۔ سَاسِ۔ آہیں۔ سوس جَنُ اِ۔ خشک ہو گیا ہے۔ اَنُسجَلوہُ۔ آنسوؤں کے پانی کا سیلاب۔ نے یَ۔ نہیں۔ سو۔ یہ۔ سِجَنُ اِ۔ رکتا۔ ھِیَ اُ۔ میرا دل۔ پَ اُکَکُ۔ ایک پرندے کا نام۔ پَڈِ اُ۔ اڑتا ہے۔ دِیُ وَنُتَر۔ پتے کی طرح۔ پَڈ اُ۔ اڑتا۔ پَتنگ۔ پتنگا۔ نا اِ۔ گویا کہ۔ دِیوَنتَرِ۔ دیے میں۔

میرا جسم لمبی اور گرم آہوں سے خشک ہو گیا ہے۔ آنسوؤں کے پانی کا سیلاب ہے کہ رکنے میں نہیں آتا۔ میرا دل ایک پاگک پرندے کی طرح اڑ کر ایک پتنگے کی طرح دیے میں گرتا ہے۔

۱۱۲۔ اُترایَنِ وَدِڈھو دِوَسَ
نِّسِ دُککھنّ اِہ پوَوَنِ او اِاُ
دوچِچُی وَڈّدَھو جَتَتہَ پِیَ
اِہ تِیُیَ اُوِرھا یَنُّ ہو اِاُ

اُترایَنِ۔ شمالی راستے میں۔وَدِڈھو۔ لمبائی میں بڑھ رہے ہیں۔دِوَس۔ دن۔نِّس۔ رات۔ دککھنّ۔ جنوب میں۔اِہ پھی پُوَوَ۔ پرانے زمانے میں۔نِ اُ اُ۔ یہی طریقہ مقرر کیا گیا۔ دوچِچُیَ۔ دونوں۔وَڈّدھو۔ بڑھتے ہیں۔جَتَتہُ۔ جب کہ۔پِیَ۔ میرے پیارے۔اِہ۔ یہی۔تِیُ یَ اُ۔ تیسرا۔وِرھایَنّ۔ جدائی کا۔ہو اِ اُ۔ ہوگیا ہے۔

شمال کی طرف دن لمبائی میں بڑھ رہے ہیں اور جنوب کی طرف راتیں بڑھتی ہیں۔ پرانا یہی طریقہ مقرر کردہ ہے لیکن میرے پیارے جہاں یہ دونوں بیک وقت بڑھتے ہیں وہ تیسرا طریقہ جدائی کا ہوگیا ہے۔

۱۱۳۔ گَیَ اُ دِوَسُ تھ اُ سے سُ پَہِیَ گَم مِلھِیَ اِ
نِسِ اَتَتھمُ بولے وِدِوَسِ پُنُّ چَلِلَیَ اِ
بِنّبا ھَرِ دِنّ بِنّبجُنَہ گوسِھِ بَلَ اِ
توجا اِ اِکَجِنّ مَ اِ اَ اِ آوَلَ اِ
جَ اِ نَ رَہ ہِ اِنّ تھا اِپَھِیَ اِچَچھُھ گَمَنُّ
چُوُ ڈِلَلَ اُکھذَھذَ اُ پیَہ گاھا اِبھنُّ

گَیَ اُ۔ گیا۔دِوَسُ۔ دن۔ تھ اُ۔ یہاں سے۔سُ۔ شام۔پَہِیَ۔ مسافر۔گَم۔ جانے کا عمل۔ مِلھِیَ اِ۔ ایک طرف کردے۔ختم کردے۔نِسِ۔ رات۔اَتَتھمُ۔ مقصد کے لیے۔ بولے وِ۔ گزارنے کے بعد۔دِوَسِ۔ دن۔پُنُّ۔ نئے سرے سے۔دوبارہ۔چَلِلَیَ اِ۔ تو چل پڑنا۔بِنّبا ھَرِ۔ گول نچلا ہونٹ۔دِنّ۔ دن۔ بِنّبَ۔گولا۔برج۔جُنَہ۔ روشن۔گوسِھِ۔ دن کی روشنی۔ بَلَ اِ۔ چمکتی ہے۔تو۔ پس۔جا اِ اُ اِ۔ جانا چاہیے۔اَ۔ اور۔کَجِنّ۔ کاروبار۔مَ اِ۔ میں۔اَ اِ آوَلَ اِ۔ پکا ارادہ۔جَ اِ۔ اگر۔نَ۔ نہیں۔رَہ ہِ۔ ٹھہرنا۔اِنّ۔ یہ۔تھا اِ۔ ٹھہراؤ کی جگہ۔پَہِیَ۔ مسافر۔ اِچَچھُھ۔ چاہتے ہو۔ گَمَنُّ۔ جانا۔ چَڈِلَلَ اُ۔ ایک جِڈلا۔کھذَھذَ اُ۔ ایک کھڈھڈا۔ پیَہ۔ میرے محبوب۔گاھا۔ ایک گاتھا۔ بھنُّ۔ سے کہنا۔

مسافر دن گیا شام ہے، تم اپنے جانے کا عمل ایک طرف کرو۔ رات گزارنے کے بعد اس مقصد کے لیے نئے سرے سے دن کی روشنی میں دوبارہ چل پڑنا۔ (مسافر نے کہا) نچلے گداز ہونٹ والی خاتون دن کے گولے کی روشنی اب تک تو چمک رہی ہے میں چونکہ اپنے کام میں دھن کا پکا ہوں مجھے ضرور جانا چاہیے (خاتون نے کہا) مسافر اگر تم اس جگہ نہیں ٹھہرنا چاہتے اور جانا ہی چاہتے ہو تو میرے پیا کو ایک چڈلا، ایک کھڈہڈا اور ایک گاتھا ضرور کہہ سنانا۔

۱۱٤۔ پهَلُ وِرَهَ گِگ پواسِ ٹ اَ
پا اِا اُ اَمِهِ جا اِ پَیهه بهَنُ
چِرُوُ جیُوَن تَا اُلَدُه وَرُوُ
ہُ اَا اُ سنَوَچُچهرَٹُ لَلُ اِکُكُ دِنُ

پهَلُ۔ فائدہ۔ وِرَهَ گِگ۔ جدائی کی آگ۔ پَوَاسِ۔ غیر حاضری۔ ٹ اَ۔ تیری۔ پا اِا۔ حاصل کیا۔ اَمِهِ۔ کی وجہ سے۔ کے نتیجہ میں۔ جا اِ۔ جاؤ۔ پَیهه۔ پیا کو۔ بهَنُ۔ کہو۔ چِرُوُ۔ دیر تک۔ لمبی۔ جِیُوَنُ۔ زندگی۔ ت اُ۔ اُس سے۔ لَدُه۔ میں نے حاصل کی۔ وَرُوُ۔ جس کی زمین نے خواہش کی۔ ہُ اَا۔ ہوگیا ہے۔ سَلچَچهُ۔ سال۔ تُلَلُ۔ مقابلتاً۔ اِکُكُ۔ ایک۔ دِنُ۔ دن۔

تیری غیر حاضری سے ہمیں جدائی کی آگ کا نفع ملا۔ جاؤ اور میرے پیارے کو بتاؤ کہ اس کے نتیجے میں مَیں نے اپنی خواہش کو حاصل کیا۔ جب ایک دن مقابلتاً ایک سال بن گیا ہے۔ سو میں ایک لمبی زندگی گزار رہی ہوں۔

۱۱۵۔ جَ اِ پمَمُواوِیَ و سُنَّتهَلِیَنُ هِیَنُ
جَ اِ اَنُگُ اَنّتگسَرے هِ هَیَنُ نِهَیَن
جَ اِباه جَلوهَكَ وولرِینُ نَیَنَّن
جَ اِنَّچَچُ مَنَّتمِ وِیَنُ بهِیَین مَیَنَّن

جَ اِ۔ اگر۔ پمَمُوِ اوِیَ۔ محبوب سے جدائی۔ وِسُنّتهَلَیَنُ۔ ہلا دیا گیا۔ سخت دکھی کر دیا گیا۔ هِیَنُ۔ میرا دل۔ جَ اِ۔ اگر۔ اَنُگ۔ میرا جسم۔ اَنّتگسَرے هِ۔ محبت کے دیوتا کے تیر سے۔ هِیَنُ۔ دل۔ نِهَیَنُ۔ پوشیدہ زخم۔ جَ اِ۔ اگر۔ باه جلوه۔ آنسوؤں کا پانی۔ کوول۔ رخسار۔ رَیَن۔ ارادہ ہے۔ نَیَنَّن۔ میری آنکھیں۔ جَ اِ۔ اگر۔ نَّچَچ۔ مستقل طور پر۔ مسلسل۔ مَنتم۔ میرے دل میں۔ وِیَن بهِیَن۔ زیادہ بڑھتا ہے۔ مَیَنَّن۔ میرا جذبہ۔

اگر محبوب کی جدائی سے میرا دل دکھی کر دیا گیا ہے۔ اگر میرے دل کو محبت کے دیوتا کے تیر سے پوشیدہ زخم لگا ہے۔ اگر میری آنکھوں کا ارادہ ہے کہ میرے رخساروں پر آنسوؤں کا سیلاب بہائیں۔ اگر میرے دل میں محبت کا جذبہ مسلسل بڑھ رہا ہے۔

۱۱۶۔ تاپِهِیَ کيمَ نِّسِسَم اِ پاوِجنٗ اِنوَاِیَ ته نِدّدَهن
جی وِجَنٗ اِجنٗ پِیَ وِره نِیُ هِ دِوُسا اِتَنُ چُجنَن

تَا۔ تو۔ پھر۔ پِهِیَ۔ مسافر۔ کیمَ۔ کیسے۔ نِّسِسَمُ اِ۔ رات کے وقت۔ پاوِجَنٗ اِ۔ میں پاؤں۔ نِوَاَ۔ آرام۔ یَ۔ اور۔ تَه۔ اس طرح۔ نِدّدَهن۔ نیند۔ جیُوجنٗ۔ زندہ رہے۔ جنٗ۔ جو۔ پِیَ۔ محبوب۔ وِره۔ جدائی۔ نیُهه۔ کردی گئی۔ دِوُسااِ۔ بہت دنوں۔ تنٗ۔ تک۔ چُجنَن۔ معجزہ۔

تو پھر مسافر میں کیسے رات کے وقت آرام کر سکتی ہوں، سو سکتی ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو عورتیں اپنے عاشقوں سے جدا ہو کر چند دن زندہ رہیں تو یہ ایک معجزہ ہے۔

۱۱۷۔ پَهه اُ بهنٗ اِکنیَنگِ سَیَلُ جنٗ تُمهه کَهِ اُ
اَنَنُ اِ جنٗ مَ اِدِٹٹهُ پیاسِسُ تنٗ اَهِ اُ
پَ اُمَدّ لِچچهُ پَلُٹٹهِ اِچّچهِ نّیَبهُوَنٗ
هَ اُن پُنٗ مَگّگ پَیَتَٹ اُبهنج مَ مَهه گَمنٗ
پُوَوَ دِسِههِ تَمُ پَسرِ اُروِ اَتتهَمنٗ گَ اُ
نّسِ گِنٹهِهِ گَمِیَ اِمَگّگ دُگّگَمُ سَبهَ اُ

پَهه اُ۔ مسافر نے۔ بهنٗ اِ۔ کہا۔ کنٗ۔ سونا۔ سونے کے۔ یَنگِ۔ جسم والی۔ سَیَلُ۔ تمام۔ جنٗ۔ جو۔ تُمهه۔ تم نے۔ کَهه اُ۔ کہا ہے۔ اَنَنُ اِ۔ مزید۔ جنٗ۔ جو۔ مَ اِ۔ میں نے۔ دِٹٹه۔ دیکھا۔ پیاسِسُ۔ محبوب سے۔ تنٗ۔ تک۔ اَهِ اُ۔ پہنچاؤں گا۔ پَ اُمَدّ لِچچهُ۔ کنول سی آنکھوں والی۔ پَلُٹٹهِ۔ واپس جاؤ۔ اِچّچهِ۔ تیری خواہش۔ نّیَبهُوَنٗ۔ اپنے گھر۔ هَ اُن۔ میں۔ پُنٗ۔ دوبارہ۔ پھر۔ مَگّگ۔ سفر۔ پَیَتَٹ اُ۔ روانہ ہوتا ہوں۔ بهنج۔ برباد کر۔ رکاوٹ بن۔ مَ۔ نہ۔ مَهه۔ میری۔ گَمنٗ۔ رخصتی۔ جانے کا عمل۔ پُوَوَ دِسِههِ۔ مشرقی جانب۔ تَمُ۔ رات کا اندھیرا۔ پَسرِ اُ۔ پھیل رہا ہے۔ رَوِ۔ سورج۔ اَتتهَمنٗ۔ ڈوبنے کی جگہ۔ گَ اُ۔ جا رہا ہے۔ نّسِ۔ رات کو۔ گِنٹهِهِ۔ دکھ دینے والا ہے۔ گَمِیَ اِ۔ سفر کرنا۔ مَگّگ۔ راستہ۔ دُگّگَمُ۔ پہنچنا مشکل۔ سَبهَ اُ۔ خوفناک، خطرناک۔

مسافر نے کہا سونے کے بدن والی نار، وہ تمام جو تم نے کہا اور مزید جو میں نے دیکھا تیرے محبوب تک پہنچاؤں گا۔ کنول سے نینوں والی اپنے گھر واپس جاؤ۔ کیا یہ تیری خواہش (نہیں) میں دوبارہ اپنے سفر پر روانہ ہوتا ہوں۔ میرے سفر کو برباد نہ کر۔ مشرقی جانب اندھیرا پھیل رہا ہے رات کو سورج ڈوبنے کی جگہ جا رہا ہے۔ سفر کرنا دُکھ دینے والا ہے، راستہ مشکل اور خطرناک ہے۔

۱۱۸۔ پَهِه یَ وَیَڻ آی ٻُنو پِمَمُو وارِیَ

سَسِ اُساسُ دِیُهُنَهه اُپِڻ کها مویَرِیَ

اَنُسکَنّوهُ کَووُلِ ڄ کِمَمَ اِکُ اِ رَهُ اِ

نَّن وِدُدُهمُ پُنُجو وَرِمُتِيُ اُسُ اِسُهَه اِ

کِه اِرُوُوَ اِ وِلُوَنُتِیُ پِیَ پَاوَا سَهه اِ

بهَڻ اِکَهِه یَ تَهِه پَیِهه اِکُکُ کهَندَه اُدُوَا

پَهیَ۔ مسافر کی۔وَیَڻ۔ تقریر۔آیَ ٻُنو۔ سُن کر۔پِمَمُ۔ محبت۔محبوب۔وِ وارِیَ۔ جدا کی گئی۔ سَسِ۔ گہری۔اُساسُ۔ آہ کھینچی۔دِیُهُنَهه۔ لمبی گرم آہ۔پُڻ۔ پھر دوبارہ۔ کها مویَرِیَ۔ نازک پیٹ۔اَنُسکَنّوهُ۔ آنسوؤں کے قطرے۔ کَووُلَ۔ رخسار۔ڄ۔ جو کہ۔کِمَمَ اِ۔ کسی طرح۔کُ اِ۔ کوئی۔رَهُ اِ۔ ٹھہر گئے تھے۔نَّن۔ ایسے نہیں۔وِدُدُهمُ۔ مونگا۔پُنُجو وَرِ۔ ڈھیر۔ مُتِيُ اُ۔ موتی۔سُ اِ۔ یہ، وہ۔سُهَه اِ۔ رہا چاہتے ہیں۔کِهه اِ۔ اس نے کہا۔رُوَ اِ۔ وہ روئی۔ وِلُوَنُتِیُ۔ نوحہ گر بن کر۔پِیَ۔ محبوب۔پَاوَا سَهه اِ۔ اُس کے لیے جو چھوڑ کر سفر پر گیا۔بهَڻ اِ۔ پڑھ۔کَهِه یَ۔ کہہ، اطلاع دی۔پَیِهه۔ محبوب۔اِکُکُ۔ ایک۔کهَندَه اُ دُوَا۔ دوی پری، سکندھکا اور دوی پدی، نظم کی دو قسمیں۔

مسافر کی تقریر سن کر محبوب سے جدا کردہ خاتون نے جس کا پیٹ نازک تھا، ایک بار پھر لمبی سانس لی، کوئی آنسوؤں کے قطروں کا سیلاب جو اُس کے رخساروں پر ٹھہرا ہوا تھا ایک مونگے کے ڈھیر میں رہا چاہتا تھا۔ وہ بولی وہ روئی نوحہ گر بن کر اس محبوب کے لیے جو اُسے چھوڑ کر چلا گیا۔ اُس نے کہہ کر پڑھیں دو نظمیں ایک سکندھکا اور ایک دو پیدی۔

۱۱۹۔ مَهه هِیَ یَڻ رَیَڻ نِهیَ مَهه یَڻ گُرُوُ مَنّدرِیڻ تن نِچَّن

اُمُوُلِیَڻ اَسیسَن مُهَرِیَنّن کَدُهیَڻ ڄ تُهه پِمَمے

مَهه۔ میرا۔هِیَ یَڻ۔ دل۔رَیَڻ نِهیَ۔ ہیروں کا خزانہ (سمندر)۔مَهیَن۔ بلویا۔ گُرُوُ۔ عظیم۔

مَنّدرِیَنّ۔ مندرا۔تن۔ اسے۔نِچّن۔ مستقل طور پر۔ اُمُوُلِیَن۔ انمول۔قیمتی۔اَسیسَن۔ تمام۔مُھَرِیَنّن۔ جڑ سے اُکھاڑا گیا۔کَڈِدھیَن۔ نکالا گیا۔چِ۔ میں۔تُھ۔ تیری۔پِمے۔ محبت۔

میرا دل ہیروں کا خزانہ (سمندر) ہے جسے عظیم مندرا نے مستقل بلویا اُس میں سے خوشی کے تمام انمول ہیروں کو جڑ سے اُکھاڑ کر تیری محبت میں نکالا گیا۔

۱۲۰۔ مَیَنّ سَمِیُرَوِہ یَ وِرِہ اَنّل دِٹِنِھ پھِلِنگ نِبَبھُرو
دُسَھ پھُرَنّت تِوَوُمَہ ھِیَ اِ نِرَنتَرُ جھال دُدَدُھرو
اَنّرَ اِچھا رُوُچھِتُتُ پَچِچُلَلُ اِتَجَنُ اِتَام دَدَّدُ اے
اِہُ ا چَچھرِاُ تُجَجھُ اُکُکَنتِھ سَرورُوہ اَمھ وَدَّدَہ اے

مَیَنّ۔ جنسی جذبہ۔محبت کا دیوتا۔سَمِیُرَ۔ ہوا۔وِہ یَ۔ ہلائی گئی۔وِرِہ اَنّل۔ جدائی کی آگ۔ دِٹِنِھ۔ آنکھوں کی نگاہ۔پھِلِنگ۔ شعلہ۔نِبَبھُرو۔ بھرا ہوا۔دُسَھ۔ نا قابل برداشت۔ پھُرَنّت۔ چمکتا ہے۔تِوَوُ۔ گرم۔مَہ۔ میرے۔ ھِیَ اِ۔ دل۔نِرَنتَرُ۔ رکے بغیر۔مسلسل۔ جھال۔ گرمی۔بجلی کی چمک۔دُدَدُھرو۔ نا قابل برداشت۔اَنّرَ اِ۔ بے چینی۔چھا رُو۔ راکھ۔چھِتُتُ۔ پھینکی گئی۔ڈالی گئی۔ پَچِچُلَلُ اِ۔ نئی بنائی گئی۔تَجَنُ اِ۔ دھمکی دیتی ہے۔تام۔ اور پھر۔دَدَّدُ اے۔جلتی ہے۔اِہُ۔ یہ۔یہی۔ا چَچھرِاُ۔ حیرت۔معجزہ۔تُجَجھُ۔ تجھے۔ تیرے لیے۔ اُکُکَنتِھ۔ خواہش۔سَرو۔ تالاب۔جھیل۔رُو۔ کنول۔وَدَّدَہ اِ۔ اُگتا ہے۔ اَمھ۔ میرا۔ہمارا۔

جدائی کی آگ جسے محبت کی ہوا ہلاتی ہے میری نگاہوں سے شعلے پیدا کرتی ہے نا قابل برداشت دکھ دیتے ہوئے شعلہ میرے دل میں چمکتا ہے یہ مستقل شعلہ برداشت کے قابل نہیں کیونکہ بے چینی کی راکھ سے پُر یہ نیا بن کر جلتا ہے۔دھمکیاں دیتا ہے یہ حیران کن بات ہے کہ تمہاری چاہت کی (آگ میں) ہمارا کنول کھلتا ہے۔

۱۲۱۔ کھَنّدَہ اُدُوُ اِ سُنِوُ اَنگ رومَنُچِیَ اُ
نے یَ پِمَمُ پَرِوَ ڈِ اُپھِہِ اُمَنّ رَنّجِیَ اُ
تہ پَیِ جنّبَ اِ مِینیَنّ سُنّھِہِ دِھیُر کھَنُّ
کِھہ پُچّھَ اُ سَسِ وَیَنّ پیا شَھِہ پھُڈ اِ وَیَنُّ

کهَنّدَ اُ. سکند کا نامی نظم ۔دُوَ اِ. دوپدی ایک دوسری نظم ۔ سُنِوْ. سن کر۔ اَنگ. اُس کا جسم۔ رومَنُچِیَ اُ. ایک تھرتھری کو واضح کیا۔نے یَ. وہ بالکل نہیں ۔پمَمْ. محبت ۔خواہش ۔پَرِوْ دِ اُ. غلبہ پایا۔ پَهِہ اُ. وہ مسافر۔مَنِ. دل۔ رَنّجِیَ اُ. خوش کیا۔تهہ. بس۔اس طرح۔پِیَ. پیاری ۔جَنّپَ اِ. اُس نے کہا۔ مِینیَنِ. ہرن کی آنکھوں والی ۔سُنِهہِ. سنو۔دِھیَر. تھوڑی مطمئن ۔کھَنُ. ہو جاؤ۔کِهہ. کیا۔پُچِهہ اُ. میں پوچھوں ۔سَسِ وَیَنِ. چاند کی طرح کے چہرے والی ۔پیاسَہ. وضاحت کرو۔ پهُڈ اِ. صاف۔واضح طور پر۔وَیَنُ. الفاظ میں ۔بیان سے۔

سکند کا اور دوپدی دونوں نظمیں سن کر اس کے جسم میں ایک تھرتھری نمایاں ہوئی، تاہم اُس پر محبت نے بالکل غلبہ نہ پایا۔ وہ دل میں بہت خوش ہوا۔بس اُس نے پیاری خاتون سے کہا۔ ہرن کی آنکھوں والی سنو، مطمئن ہو جاؤ، اے چاند جیسے چہرے والی، کیا میں تم سے پوچھوں؟ (مہربانی سے) صاف الفاظ میں وضاحت کرو۔

۱۲۲۔ نوگھنّ رے ہ وِنّ گگیَ نِمَلَ پهُر اِکَرُوْ
سَرُیَرُیَنِ پَچِکُکھُ جھرَنُتَ اُ اَمِیبھرُوْ
تَہ چَنُدَہ جِنَنّتَتھُ پِیَهہ سُنُجَنّیَ سُهہُ
کَ اِیَ لِگکُ وِرَہ گِگ دَھوم جَنّپِیَ اُمُهہُ

نِو. نیا۔تازہ۔گھنّ. گھنا۔رے ہ. واضح نشان (بادل)۔وِنّ گگیَ. اندر سے باہر آیا۔نِمَلَ. سفید (چاند)۔پهُر اِ. چمکتا ہے۔کَرُوْ. چاند کی کرن۔ سَرُیَرُیَنِ. خزاں کی رات۔ پَچِکُکھُ. نمایاں۔دکھائی دینے والی۔جھرَنُتَ اُ. کسی چیز کے ساتھ بہنا۔جھرنا۔اَمِیبھرُوْ. امرت بھرا۔تَہ. تاکہ۔چَنُدَہ. چاند۔ جِنَنّتَتھُ. شکست کا عمل۔پِیَهہ. پیا۔محبّ۔ سُنُجَنّیَ. بہچانے۔سُهہُ. خوشی۔آرام۔ کَ اِیَ لِگکُ. جب سے۔وِرَہ. جدائی۔گِگ دَھوم. آگ کا دھواں۔جَنّپِیَ اُ. ڈھانپا گیا ہے۔مُهہُ. وہ منہ۔وہ چہرہ۔

گھنے اور نئے بادلوں سے نکلتا ہوا سفید کرنوں والا چاند چمکتا ہے، جو خزاں کی رات میں نمایاں ہوتا ہے، جو امرت سے بھرا ہوا بہتا ہے، جس چہرے کا مقصد اُس چاند کو شکست دینا ہے، جو چہرہ تمہارے چاہنے والے کے دل کو شاد کرتا ہے تب سے وہ چہرہ جدائی کی آگ کے دھوئیں سے ڈھانپا گیا ہے۔

۱۲۳۔ ونّککڈِکُھَ تَکِکھَ مَیَنّاکو یَنِّھِنْ
بھَنُ وَ تَتُھه کَ اِدِیَھِ جھُرَنُتِھِن لو یَنّھِن
جَالَنّدھرِ وَسَکو مَلُ اَنگُ سُسَنُتِیَھه
ھنُسَرِس سَرَلُیَوِ گَیَھِ لِیُلَنُتِیَھه

ونّک۔ ٹیڑھی۔کڈِکُھَ۔ آنکھ کے کونے سے نگاہ ڈالنا۔تَکِکھَ۔ تیز نگاہیں (آنکھیں)۔مَیَنّا۔ محبت میں۔کو یَنِّھِن۔ نیم وا۔ ادھ کھلی۔بھَنُ۔ مجھے بتاؤ۔ وَ تَتُھه۔ دکھ بھری۔ کَ اِ۔ کتنے۔ دِیَھِ۔ دن۔جھُرَنُتِھِن۔ ضائع کرنا۔دُکھ اُٹھانا۔لو یَنّھِن۔ آنکھیں۔جَالَنّدھرِ۔ ایک درخت کا نام۔وَ۔ اور۔سَکُومَلُ۔ بہت نازک۔ اَنگُ۔ جسم۔سَسَنُتِیَھه۔ بکھر گیا ہے۔خشک ہو گیا ہے۔ھنُس۔ ہنس نامی آبی پرندہ۔سَرِس۔ کی طرح۔مشابہ۔سَرَلُیَوِ۔ محبوب سے جدائی میں عورت کی چال۔گَیَھِ۔ قدم۔پیدل حرکت۔لِیُلَنُتِیَھه۔ کھیلنے والی۔

تمہاری کٹیلی آنکھوں کے گوشے میں روشن نظریں محبت میں مدہوش ہیں، مجھے بتاؤ (اور) کتنے دن تک تم ان درد بھری آنکھوں کو گنواتی رہوگی۔تمہارا جسم جالندھر (درخت) کی طرح نازک ہے۔ایسی خاتون کا جسم بکھر گیا ہے تم نے ایک کھیلتی ہوئی خاتون کی ہنس جیسی چال کو محبوب کی جدائی میں برباد کر دیا ہے۔

۱۲۴۔ اِم دُککھَہ تَرَلُچھُ کاں اِ ٹ اِ اَپِپَیَ اِ
دُسَھه ورَہ کروَتِتھِ انگُ کَرُپِپَیَ اِ
ھَرسُیَبَانّ کھُرُپِپھِ کَ اِ دِنّ مُنّ پَھه اُ
بھَنُ کَ اِکالِ پَدُتَٹ اُسُنّدَرِٹ اَ سُھه اُ

اِم۔ اس طرح۔دُککُھَہ۔ دکھ بھری۔تَرَلُچھُ۔ محتاج والی آنکھیں۔کاں اِ۔ کیوں۔ٹ اِ۔ تو۔ اَپِپَیَ اِ۔ شکست خوردہ ہو۔دُسَھه۔ ناقابلِ برداشت۔ورَہ۔ جدائی۔ کروَتِتھِ۔ تکلیف پہنچانے والا آلہ۔انگُ۔ جسم۔ کَرُپِپَیَ اِ۔ چیرا گیا ہے۔ ھَرِسَیَ۔ محبت کے دیوتا۔بَانّ۔ تیر۔کھُرُپِپھِ۔ تیر کا پھل۔کَ اِ۔ کتنے۔ دِنّ۔ دن۔مَنّ۔ دل۔پَھه اُ۔ زخمی کیا گیا۔بھَنُ۔ کہہ۔بول۔کَ اِ۔ کتنے۔کالِ۔ زمانے۔ پَدُتَٹ اُ۔ الوداع کہا۔جانے کی اجازت دی۔ سُنّدَرِ۔ حسینہ۔ٹ اَ۔ تیرے۔سُھه اُ۔ محبوب کو۔

شکایتی آنکھوں والی ناری تم کیوں اس طرح درد بھری دل شکستہ ہوگئی ہو۔جدائی کی ناقابلِ

برداشت تکلیف دینے والے آلے سے تمہارا جسم چیر دیا گیا ہے، ہری کے (بیٹے) محبت کے دیوتا کے تیروں کا پھل (اور) کتنے دن تمہارے دل کو زخمی کرتا رہے گا۔ بولو، کتنا زمانہ ہوا حسینہ جب تم نے اپنے محبوب کو الوداع کہا (جانے کی اجازت دی)؟

۱۲۵۔ پَھِیَ وَیَنَ آ اِنِئُ وِدِیَھ رَلو یَنِھ
پَڈِھیَ اُگاہ چَ اُگکُ اُمَیَنّا لوینُھِ

پَھِیَ۔ مسافر۔ وَیَنَ۔ کا بیان۔ آ اِنِئو۔ سن کر۔ دِیَھ رَلو یَنھ۔ لمبی آنکھوں والی۔ پَڈِھیَ اُ۔ پڑھا۔ گاہ چَ اُگکُ اُ۔ گاتھا کا ایک چوتھائی۔ مَیَنّا۔ محبت سے۔ لَوینُھِ۔ نصف بند آنکھیں۔

مسافر کا بیان سننے کے بعد نصف بند اور لمبی آنکھوں والی خاتون نے گاتھا کا ایک چوتھائی پڑھا۔

۱۲۶۔ آ اے ہِ پَھِیَ کِنَ پُچچھ اینَ مَھ پِیَ پو اس دِیَ ھے نَ
ھَرِ اُونَ جَتَتھُ سُککھَنَ لَدَدھنَ دُککھانَ پِڈ وَتنت

آ اے ہِ۔ آہ، آئے۔ پَھِیَ۔ مسافر۔ کِنَ۔ کیا۔ پُچچھ اینَ۔ پوچھتے ہو۔ مَھ۔ مجھ سے۔ پِیَ۔ محبوب۔ پو اس۔ گھر چھوڑنے کا عمل۔ دِیَھینَ۔ اُس دن کا۔ ھَرِ اُونَ۔ ہار کر۔ جَتَتھُ۔ جبکہ۔ سُککھَنَ۔ سکھ۔ لَدَدھنَ۔ حاصل کیا۔ دُککھان۔ غم۔ تکالیف۔ پِڈوتنت۔ نئے سرے سے واپسی۔

آہ! اے مسافر جس دن میرے محبوب نے گھر کو چھوڑا، اُس دن کا کیا پوچھتے ہو جب کہ اپنی خوشیاں ہار کر میں نے غموں کی ایک نئی صورت میں واپسی حاصل کی۔

۱۲۷۔ تا کَھسُ تے نَ کِنُ سُمیَرِ اے نَ وِچچھے یَ جالجل نَے نَ
جنَ کَ او کھَن دَدَھ متَتو نامن ما تسس دِیَھسَس

تا۔ اب۔ کَھسُ۔ مجھ سے کہہ۔ تے۔ اُس۔ کِن۔ کیا۔ سُمیَر اے نَ۔ سوچنے کا۔ یاد کرنے کا۔ وِچچھے یَ۔ جدائی۔ بچھڑنا۔ جال۔ شعلے۔ جلنَینَ۔ جلن۔ جنَ۔ جس پر۔ کَ او۔ وہ گیا۔ کھَنَدَدَھ۔ نصف لمحہ۔ متَتو۔ صرف اس قدر۔ نامن۔ نام۔ ذکر۔ بیان۔ مَا۔ نہیں۔ تسَسَ۔ اُس کا۔ دِیَھسَس۔ جس دن۔

اب مجھے بتاؤ جدائی کے شعلوں کی جلن کے ساتھ اُس دن کا کیا یاد کرنا۔ نصف لمحے کے لیے بھی اُس دن کا ذکر نہیں ہونا چاہیے جس دن کہ وہ چلا گیا۔

۱۲۸۔ جَتَتھُ گ او سو سُھه او تَدِدُھ ھَ دِوُسا اُ اَمَھه اَنِیَتُتِیُ
نّچچھُ اُ ھِیَ اِ پَنّتِھی کالو کَالُ وَوُ پَرِنَمُ اِ

جَتَتھُ۔ جب سے۔گ او۔ وہ گیا۔سو۔ اُس۔سُھه او۔ میرامحبوب۔ تَدِدُھ ھَ۔ اسی۔ دِوُسا اُ۔ دن سے۔ اَمَھه۔ میری۔اَنِیَتُتِیُ۔ بےچینی۔بےآرامی۔نّچچھُ اُ۔ یقیناً۔ھِیَ اِ۔ میرادل۔پَنّتِھی۔ اے مسافر۔کالو کَالُ۔ وقت کا راستہ۔موت۔وَوُ۔ طرح۔پَرِنَمُ اِ۔ گزرتا ہے۔

اے مسافر جب سے وہ میرا محبوب گیا ہے میری بے چینی وجود پا گئی یقیناً میرے دل میں وقت موت کی طرح گزرتا ہے۔

۱۲۹۔ مُکّکَانھَن جَتَتھُ پِ اے ڈَجَھَ اُ گِمُھانٔ لے نٔ سو گِمُھوُ
مَلِیَ گِرِسوسَنینٔ یٔ سوسِجَنُ اُ سوسِیَاجے نٔ

مُکّکَا۔ میں برباد کی گئی۔ نھَن جَتَتھُ۔ جہاں۔جب۔جس میں۔پِ اے۔ پیا۔ ڈَجَھَ اُ۔ جلائی گئی۔گِمُھانٔ لینٔ۔ گرم موسم۔سو۔ یہ،وہ۔گِمھه۔ گرمی کی آگ۔مَلِیَ۔ ملایا۔گِرِ۔ پہاڑ۔سوسَنینٔ۔ خشک ہونے کا عمل۔یٔ۔ یہ۔سوسِجَنُ اُ۔ مجھ میں جھریاں پڑگئیں۔ سوسِیَاجینٔ۔ اس میں بھی اسی طرح جھریاں پڑیں۔سلوٹیں پڑیں۔

(خدا کرے) وہ گرم موسم جس میں میں اپنے عاشق کے ذریعے برباد کی گئی، یہ موسم بھی اپنی ہی تپش میں جل مرے اور یہ کہ جس طرح مجھ پر جھریاں پڑیں، اس پر ملایا (پہاڑ) کی خشک ہوا سے جھریاں پڑیں (سلوٹیں پڑیں)۔

تیسرا حصہ

موسمِ گرما کا بیان:

۱۳۰۔ نَوُ گِمھا گَمِ پَہِیَ ناہُ جَنُ پَوُسِیَ اُ
کَرُوِ کَرَنّجُلِ سُھَسُ مُوُہَ مَھِہِ نَوُسِیَ اُ
تَسُ اَئُ اَنچِ پَلُتِٹُ وِرہ ھَوِ تُوِیَ تَنُ
وَلِوِ پَتَٹ نِّیَ بھَیَ نِ و سَنُتھُلُ وَ ھَلُمَنُ

نَوُ۔ نئے۔ گمھاگَمِ۔ گرم موسم۔ گرمی۔ پَہِیَ۔ مسافر۔ ناہُ۔ میرے خاوند۔ جَن۔ جب۔ پَوُسِیَ اُ۔ نے گھر چھوڑا۔ کَرُوِ۔ اشارہ کیا۔ کَرَنّجُلِ۔ الوداعی۔ سُھَسَ مُوُہَ۔ تمام خوشی۔ مَھِہِ۔ میری۔ نَوُسِیَ اُ۔ اس میں رہتی تھی۔ تَسُ۔ اس کے۔ اَئُ اَنچ۔ پیچھا کیا۔ پَلُتِٹُ۔ میں واپس ہوئی۔ وِرہ۔ جدائی۔ ھَوِتُوِیَ۔ آگ میں جلا دیا گیا۔ تَنُ۔ میرا جسم۔ وَلِوِ۔ میں واپس ہوئی۔ پَتَٹ۔ پہنچی۔ نِّیَ بھَیَ نِ۔ اپنے گھر۔ وسِنُتھُلُ۔ میں ہل گئی تھی۔ سخت درد میں مبتلا تھی۔ وَ ھلُمَنُ۔ میرا دل مضطرب تھا۔

جب نئے موسم گرما کی آمد ہوئی مسافر تو میرے خاوند نے الوداعی اشارے کے ساتھ گھر چھوڑا۔ میری تمام خوشی جو اُس میں رہتی تھی اُس کے پیچھے چلی جب واپس ہوئی میرا جسم جدائی کی آگ سے جھلس گیا۔ آخر کار میں دکھی پریشان دل کے ساتھ واپس اپنے گھر گئی۔

۱۳۱۔ تَھہ اَنُرَاِ رَنّرنُ اُ اَسُھُہ اَسُھنتِ یَ ھے نُ
دُسَسُھُہ مَلُیَسُ مِیُ رَنُ مَیَنّا کِنُتِیَ ھے نُ
وِسَمَجھَال جھَلَکَنّت جَلَنّتِ یَ تِوَوُیَرُ
مَھِیَلِ وَنّتِنُ دھَنُ تَوَنُتِ یَ تَرُنِکَرُ

تَھہ۔ جب۔ اَنُرَاِ۔ بے چینی۔ رَنّرنُ اُ۔ خواہش۔ افسوس۔ اَسُھُہ۔ ناخوشی۔ اَسُھنتِ یَ ھے ن۔ ناقابلِ برداشت۔ دُسَسُھُہ۔ مشکل برداشت۔ مَلُیَسُ مِیُ رَنُ۔ ملایا نامی پہاڑ کی ہوا۔ مَیَنّا کِنُتِیَ ھے ن۔ محبت سے شکست خوردہ۔ وِسَمَجھَال۔ ناخوشگوار گرمی۔ جھَلَکَنّت۔ خوفناک۔ جَلَنّتِ۔ روشن ہوئی۔ یَ۔ اور۔ تِوَوُیَرُ۔ گرم۔ مَھِیَلِ۔ زمین۔ وَنّتِنُ دھَنُ۔ جنگل میں گھاس

کی آگ۔ تَوَنُتِ. گرم کیا۔یَ. اور۔تَرُنِکَرُ. سورج کی شعاعیں۔

ملایا کی ہوا (میرے لیے) نا قابلِ برداشت تھی۔اس طرح میں محبت سے شکست خوردہ اس قابل نہ تھی کہ بے چینی، خواہش اور ناخوشی کو برداشت کرسکوں، جنگل میں گھاس کو لگی آگ زیادہ خوفناک انداز میں جلی زمین کو شعلوں سے گرم کیا اور سورج کی شعاعیں زیادہ گرم ہوگئیں۔

۱۳۲۔ جَمُجِیُهَهه نَّن چَنُچَلُ نّهَیَلُ لَهُلَه اِ
تَذُتَذُیَذُ دَهرُ تذُ اِئَ تے هَه بهُرُو سَهه اِ
اَ اِ اُنهه اُووُمَیَلِ پَهنُجنُ جنُ وَ هُ اِ
تن جهنکّهَرُو وِرُهِنِّههِ اَنگ پهَرِسِ اُدَهُ اِ

جَمُجِیُهَهه. موت کے دیوتا یم کی زبانیں۔ نَّن. نہیں۔چَنُچَلُ. متحرک۔ نّهَیَلُ. آسمان۔ لَهُلَه اِ. جگمگایا۔تَذُتَذُیَذُ. بجلی کی چمک۔دَهرُ. زمین۔تذُ اِ. پھٹ گئی۔ئَ. نہیں۔تے هَه. چمکنے والی گرمی۔بهُرُو. بھرگئی۔سَهه اِ. برداشت کیا۔ اَ اِ. زیادتی سے۔ اُنهه اُ. جلنے لگی۔ ووُمَیَلِ. آسمان۔پَهنُجنُ. طوفان۔ جنُ. جو۔وَ هُ اِ. اُٹھالاتی ہے۔تن. وہی۔ جهنکّهَرُو وِرُهِنِّههِ. عاشقوں سے۔ اَنگ. جسم۔پهَرِسِ اُ. سختی سے۔دَهُ اِ. جھلساتی ہے۔

آسمان ایسے متحرک ہوکر جگمگایا جیسے وہ آسمان نہیں موت کے دیوتا یم کی زبانیں ہیں۔زمین پھٹ گئی کیونکہ وہ چمکنے والی گرمی سے بھرگئی تھی اور گرمی کی زیادتی کو برداشت نہ کرسکتی تھی۔وہی گرم ہوا جو آسمان میں طوفان اُٹھاتی ہے وہ عاشقوں سے جدا خواتین کے جسموں کو جھلسا دیتی ہے۔

۱۳۳۔ پ اُ چاوا هِ بهنِّ جَنُ اِ نَوَگهَنّ کَنکهِرهِن
سَلِلُنِوُهُ تُچهُ چَچهُ اُسَرُ اِ تَرَنگِنّهنُ
پهَلُهارِنّ اُنَنمِیَ اُ اَ اِسَچَهُیَ اِسُههِ
کُنُجَرَس وَنّ سَرِچَچهُ پَههُلِلَرُ گَندَه وَهِ

پ اُ. پیا کی آواز۔چاوا هِ. ایک پرندہ کا تکا پرندے۔بهنِّ. گاتے ہیں۔بولتے ہیں۔پیدا کرتے ہیں۔نَوَ. نئے۔گهَنّ. گھنے۔کَنکهِرهِن. خواہش سے بھرے ہوئے۔سَلِلُنِوُهُ. پانی۔تالاب۔ ندی۔تُچهُ چَچهُ اُ. چھوٹی اور صاف۔سَرُ اِ. بہتی ہے۔ تَرنِگنّهن. دریا۔پهَلُهارِنّ. پھلوں سے۔اُنَنِهِیَ اُ. بوجھ سے جھکا ہوا۔ اَ اِسَچَهُیَ اِ. شاندار۔سُههِ. آم کا درخت۔کُنُجَرَ. ہاتھی۔سوَنّ. کان۔ سَرِچَچهُ. کی طرح۔پَههُلِلَرُ. زور سے ہلتے

ہیں۔گَنُدَہ وَہِ۔ آندھی۔

پپو کی آواز (جو پیا۔محبوب سے مشابہ ہے) مادہ کاُکا گا کر پیدا کرتی تھی (وہ) نئے بادلوں کی خواہش مند تھی۔ایک چھوٹی اور صاف پانی کی ندی بہتی ہوئی دریاؤں میں جاتی تھی پھلوں کے بوجھ سے جھکا ہوا آم کا درخت شاندار تھا جو آندھی میں ہاتھی کے کانوں کی طرح ہل رہا تھا۔

۱۳۴۔ تَہٗ پَتِتھِ سَنُس گِگُھ چُویا کنّکھِرِیَ
کِیُرَ پَنُتِ پَرِوَسُ اِنِوَڈ نِرَنُتَرِیَ
لَ اِ پَلُلَوَ جھلُلَنّتِ سَمُتِنھ یَ کَرُوُ نّجھُنِ
ہُ اُکِ یَ نّسَاھار پَھِیَ ساھارَوَنِ

تَہٗ۔ اس کے۔ پَتِتھِ۔ پتوں میں۔سَنُس گِگُھ۔ چھاتی سے چمٹے ہوئے۔چُویا کنّکھِرِیَ۔ آم کے درخت سے محبت کرنے والے۔کِیُر پَنُتِ۔ طوطوں کا گروہ۔ پَرِوَسُ اِ۔ اکٹھے رہنے والے۔نِوَڈ۔ فاصلے بغیر۔نِرَنُتَرِیَ۔ وقفے بغیر۔ لَ اِ۔ رکھنا۔ پَلُلَوَ۔ کلیاں۔نئے پھول۔ جھلُلَنّتِ۔ جھولتے ہیں۔سَمُتِنھیَ۔ پیدا ہوتی تھی۔ کَرُوُ نِ۔ ترس کھاتے ہیں۔نازک۔نرم۔جھُـــنِ۔ آواز۔خوشگوار۔متاثر کرنے والی آواز پیدا ہوتی تھی۔ہَ اُ۔ میں۔کِ یَ۔ بدل جاتی۔وجہ بن جاتی۔ نّسَاھار۔ جس کی بنیاد کمزور ہو۔کمزور۔جو بے سہارا ہو۔پَھِیَ۔ اے مسافر۔ساھارَوَنِ۔ آم کے درختوں کا جھنڈ۔

اس کے پتوں میں چھاتی سے لگے آم کے درخت سے محبت کرنے والے طوطوں کی ٹولی فاصلے اور وقفے بغیر اکٹھے رہتے تھے۔نگاہ رکھو' کلیاں جھولتیں تو ان سے نرم اور گداز آواز پیدا ہوتی تھی۔آم کے درختوں کے اس جھنڈ نے مسافر، مجھے بے سہارا اور کمزور بنادیا۔

۱۳۵۔ ھَرِیَنُدَنُ سِسِرَتُتھُ اُوَرِ جَنّ لے وِیَ اُ
تنّ سِھَنُھ پَرِتَوَ اِ اَ ھِ اُ اَ ھِ سے وِیَ اُ
تھِوَیَ وِوِہٗ وِلُوَنّتِیَ اَہٗ تَہ ھارَلُیَ
کُسُمَال تِوِمُیَ اِجھال ٹ اُ ہُ اِ سَبھُیَ

ھَرِیَنُدَنُ۔ لگانے کے ایک دوا جو صندل سے بنتی ہے۔سِسِرَتُتھُ۔ ٹھنڈا موسم۔سرما۔ٹھنڈک۔اُوَرِ۔ جسم کا اوپر والا حصہ۔پستان۔جَنّ۔ جو۔لے وِیَ اُ۔ میں نے لیپ کیا۔تنّ۔ یہ۔وہ۔سِھَنُھ۔ پستان کی چوچی۔پَرِتَوَاِ۔ گرم ہونے کی وجہ بنا۔ اَ ھِ اُ۔ بہت زیادہ۔اَ ھِ سے وِیَ اُ۔

اسے سانپوں نے کاٹا تھا۔ تھَوِیَ۔ اس جگہ لگایا۔ باندھا۔ وِوِهٔ۔ مختلف قسم کے۔ وِلـوَنّتِـیَ۔ نوحے کی آواز نکالی۔ بہت افسوس کیا۔ اَهٔ۔ پھر۔ مزید یہ کہ۔ تَھـهٔ۔ اس طرح۔ هـارَلِـیَ۔ ہار۔ کُسُمَال۔ پھولوں کے ہار۔ تِوِ۔ وہ۔ مُیَ اِ۔ دور کیا۔ جهال۔ گرمی۔ شعلہ۔ ئ اُ۔ اس کے بعد۔ هُ اِ۔ ہوئی۔ سَبهِیَ۔ خوفزدہ۔

اپنے پستانوں کو ٹھنڈک پہنچانے کے لیے میں نے ان پر صندل کا لیپ کیا پر اُس صندل کو تو سانپوں نے ڈسا تھا بہت زیادہ گرم ہونے کی وجہ سے میرے پستانوں کی چوچیاں جل گئیں۔ پھر آہ وزاری کرتے ہوئے میں نے کئی طرح کے ہار اور گجرے ان پر رکھے انہوں نے کہیں شعلوں کو بجھایا۔ اس کے بعد تو میں ڈر سی گئی۔

۱۳۶۔ نِسِ سَیَ نِههٔ جِنُ کهِتُٹ سَرِیُرَهٔ سُهجَنّنُ
وِ اُنُ اُکرِا اُوِے اُکملدَلُ سَتَتَهرنُ
اِمُ سِجُنهه اُٹنّنهٹ پَڈنت سَلُجنُ رِهن
پَڈِہ اُوَتُتهُ تَههٔ دوهٔ اُپهِیَ سِگُگُرِهن

نِسِ۔ رات کو۔ سَیَ نِههٔ۔ بستر پر۔ جنُ۔ جو۔ کهِتُٹ۔ ڈالے گئے۔ سَرِیُرَهٔ۔ میرے جسم کو۔ سُهـجَـنّنُ۔ مجھے آرام دے۔ وِ اُنُ اُ۔ دوگنا کردیا۔ کَرِا۔ کیا۔ اُوِے اُ۔ میرے بے آرامی کو میرے احتجاج کو۔ کمل د ل۔ کنول کے پھولوں کی پتیاں۔ سَتَتَهرنُ۔ بچھادی گئیں۔ ساتھی بنا دی گئیں۔ اِمُ۔ اس طرح۔ سِجُنهه۔ بستر پر۔ اُٹـنّنهٹ یَنڈٹ۔ اُٹھتے ہوئے گرتے ہوئے۔ سَلُجنُ رِهن۔ گھبرا کر۔ خوفزدہ ہو کر۔ شرمندہ ہو کر۔ پَڈِ اُ۔ میں نے پڑھا۔ وَتُتهُ۔ ایک دستو (نظم کی قسم)۔ تَههٔ۔ اور۔ دوهٔ اُ۔ ایک دوہا کا (دوہا)۔ پَهِیَ۔ اے مسافر۔ سِگُگُرِهن۔ کپکپاتی آواز میں۔

رات کو کنول کے پھولوں کی پتیوں کا بستر میرا ساتھی بنا دیا گیا، بچھادی گئیں تا کہ مجھے آرام ملے مگر انہوں نے تو میری بے آرامی کو دوگنا کردیا۔ اس طرح بستر پر اُٹھتے گرتے گھبرا کر میں نے مسافر ایک دستو اور ایک دوہا کپکپاتی ہوئی آواز میں پڑھا۔

۱۳۷۔ وِیَ سَاوِیَ رَویرَهِ تَوهن اَرَوِیَ تَوَنِ
اِمِ یَمُیُوَهٔ ن ئَ سُهه جنّ اِ دَهٔ اِوسَخُمَگُنِ

دِسِ اُدَس نِهِنْ بھُ اَنُگِ انگُ چَندَنُ گھی ہِ
کھِوَ اِ هارُو کھارُووببھُوُ اُ کُسُمسَرُ چِچھِیَ ہِ
را اِیُ وَ چَندُ چندنُ سِسِرُبھَنِو جَگِ سَنُسِیَ ھِن
اُلھوَ اِیٔ کے یٔ اِورہ جَجھَل پُنْ وِ اَنَگ پَرِیُ ھِن سِیَ ھِن

وِیَ سَا۔ پھولوں کا کھلنا۔ رَوِیَرُ ہِ۔ سورج کی کرنیں۔ تـوھن۔ گرم کیا۔ اَرُوِیَ۔ سرخ کنول۔ تَوَنِ۔ گرمی۔ اَمِ یَمُیُوُہُ ن۔ چاند نے امرت بھری کرنوں کے ساتھ۔ یٔ۔ نہیں۔ سُھہ۔ اُکسایا۔ برداشت کیا۔ جنْ اِ۔ پیدا کیا۔ دَہُ اِ۔ جلایا۔ وِس۔ زہر۔ خـمَمُ۔ اصلی۔ پیدائشی۔ ابتدائی۔ گُـنْ۔ خصوصیات۔ منسوب صفات۔ دِسِ اُ۔ ڈسا گیا۔ دَس نِهِـنُ۔ سانپ کا کاٹنے والا دانت۔ بھُ اَنُگِ۔ سانپ۔ اَنگ۔ میرے جسم کو۔ چَـندَنُ۔ صندل۔ گھـیَ ہِ۔ برباد کر دیا۔ کھا لیا۔ ضائع کر دیا۔ کھِوَ اِ۔ پھیلتا تھا۔ هارُو۔ ہار۔ کھارُوُ۔ سمندر۔ بَبھُوُ۔ اصلیت۔ کُسُمسَرُ۔ محبت کا دیوتا۔ چَـچھِیَ ہِ۔ دیئے ہوئے زخموں میں۔ را اِیُ وَ۔ نیلے کنول۔ چَـنـدُ۔ چاند۔ رَینُ۔ قیمتی پتھر۔ چـندنْ۔ صندل۔ سِسِرُ۔ ٹھنڈا موسم۔ سردی۔ بھَنِ وِ۔ کہہ کر۔ جَگِ۔ عام طور پر۔ سَنُسِیَ ھِن۔ تعریف کی گئی۔ اُلھوَ اِ۔ بھیگ جانا۔ بجھا دیا جانا۔ یٔ۔ نہیں۔ کے یٔ۔ کسی کی۔ وِرَہ جَجھَلِ۔ جدائی کی آگ۔ پُنْ۔ تاہم۔ وِ۔ وہ۔ اَنَگ۔ جسم کو۔ پَرِیُ ھِن سِیَ ھِن۔ مزید نقصان پہنچاتے تھے۔

سورج کی کرنوں سے گرم ہو کر سرخ کنول اپنی گرمی سے کسی کو بھی گرم کر دیتے ہیں۔ امرت بھری شعاعوں والا چاند آرام نہیں دیتا بلکہ جلاتا ہے کیونکہ اس کی خصوصیت زہر پیدا کرنا ہے (دنیا سے تعلق رکھنے والے سمندر کو بلونے کی وجہ سے) سانپ کے دانتوں سے کاٹا ہوا صندل جسم کو تباہ کرتا ہے۔ موتیوں کا ہار چونکہ اپنا تعلق کھارے سمندر سے رکھتا ہے۔ اس لیے وہ ان زخموں میں نمک چھڑکتا ہے جو زخم محبت کے دیوتا نے لگائے ہیں۔ نیلے کنول، چاند، صندل، قیمتی پتھروں کی عام طور پر تعریف کی جاتی ہے کہ وہ ٹھنڈ پہنچاتے ہیں جب کہ جدائی کی آگ ان میں سے کسی سے نہیں بجھتی، تاہم کسی کے بدن کو تو ان سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔

۱۳۸۔ تَیُ گھنْ سارِنْ چندَنِّ اَلِ اُجِ کِوِ چِچُچَنُتِ
پُنْ وِپ اے یٔ وَ اُلھوَ اِپِیَ وِرَہ کِگ نِبھنُتِ

تَیُ۔ کچھ لوگ۔ گھنْ سَارِنْ۔ کافور کا لیپ۔ چِـندَنِّ۔ صندل کا۔ اَلِ اُ۔ بیکار۔ ج۔ جو۔ کِوِ۔

کیونکہ۔ چَچُچَنُتِ۔ لیپ لگاتے ہیں۔پُنّ۔ ایک بار۔ پھر۔وِ۔ وہ۔پ اے۔ محبوب۔وَ۔ بے شک۔ اُلھُوَ اِ۔ بجھائی جاتی ہے۔پِیَ۔ محبوب۔وِرَہ۔ جدائی۔گِگ۔ آگ۔نِبھنُتِ۔ یقیناً۔

کچھ لوگ کافور اور صندل کا لیپ جسم پر بیکار لگاتے ہیں جب کہ یقیناً بلاشک وشبہ یہ بات ہے کہ محبوب سے جدائی کی آگ محبوب کے ذریعے ہی بجھائی جاتی ہے۔

۱۳۹۔ اِم تَوِیَ اُبھہٗ گِنُبھہٗ کَھہٗ وِ م اِوَ ولِیَ اُ

پَہِیَ یَتُٹُ پُنّ پا اُسُ دِھَنُٹھُ ئَ یَتِٹُ پ اُ

چَ اُ دِسِ گھورن دَھارُوُ پَوَنَّ اُکَرُوُ یَبھرُوُ

گَیَ نِ گُھرُوُ گھڑھڑاِ سَروسَ اُ اَنُبھرُوُ

اِم۔ پس۔تَوِیَ اُ۔ گرم کیا۔بَھہٗ۔ بہت۔گِنُبھہٗ۔ گرم موسم۔کَھہٗ۔ کہا۔وِ۔ اُسے۔مَ اِ۔ میں نے۔وَوُلِیَ اُ۔ بولا۔انتظام کیا۔ پَہِیَ۔ مسافر۔یَتُٹُ۔ پہنچا۔آ گیا۔پُنّ۔ پھر۔پا اُسُ۔ برسات۔بارش کا موسم۔دِھَنُٹُ۔ بےوفا۔ئَ۔نہیں۔یَتُٹُ۔ پہنچا۔پ اُ۔محبوب۔چَ اُ دِسِ۔ چاروں طرف۔گھورندَھارُوُ۔ خوفناک اندھیرا۔پَوَنَّ اُ۔ وجود میں آیا۔کَرُوُ یَ بھرُوُ۔ بہت ظالمانہ انداز میں۔گَیَ نِ۔ آسمان۔گُھرُوُ۔ گہری آواز۔گھڑھڑاِ۔ بادل نے کڑک پیدا کی۔سَروسَ اُ۔ غصہ بھری۔اَنُبھرُوُ۔ بادل نے۔

پس میں نے کسی طرح گرمی کے موسم کے گزارنے کا انتظام کیا۔مسافر، برسات دوبارہ آگئی لیکن میرا بے وفا خاوند واپس نہیں آیا۔چاروں طرف خوفناک اندھیرا چھا گیا۔آسمان میں بھاری بھرکم، ظالم، بہت گہرا، غصے سے بھرا ہوا بادل گرجا، کڑکا۔

۱۴۰۔ پَ اُ دنُڈ اُ پے سِیَ اِ جھال جھلگنُتِیَ اِ

بھَیَ بھے سِیَ آ اراوَ اِگَیِنَ کھوَنُتِیَ اِ

رَسھِہِ سَرَس وَوَوِیُ ھِیَ نَرُوُ تِپِپَنَّتِ جَلِ

مَگَہِ رے ہ نَہِہ رے ہ اِنوَگھَنّ جَنُتِ تَلِ

پَ اُ دنُڈ اُ۔ سڑک۔پیدل کا راستہ۔ پے سِیَ اِ۔ دیکھا گیا۔نظر آنے والا بنایا گیا۔جھال۔ گرمی۔روشنی کی جھلک۔شعلہ۔جَھلگنُتِیَ اِ۔ جھلکا۔چمکا۔بھَیَ بھے سِیَ۔ خوف۔ڈر۔ آاراو ا۔ اندر کا ہاتھی۔بجلی۔گَیِنَ۔ آسمان۔ کھوَنُتِیَ اِ۔ پھینکا۔ہلایا۔لہرایا۔رَسھِہِ۔ آواز پیدا کی (پرندوں کی) (مینڈکوں کی)۔ سَرَس۔ خوشگوار۔خوش کن۔وَوَوِی ھِیَ۔ پپیہے (ہندی

میں)۔نِرُوٗ۔ مستقل طور پر۔یقیناً۔تِپُپَنّتِ۔ خوش ہوکر۔جَلِ۔ پانی۔مَگَہ۔ سارس۔رے ہَ۔ قطار۔نّهه ۔ آسمان۔بادل۔رے ہَ اِلکیر۔کھینچنا۔قطار بنانا۔نَوگھَنّ۔ نئے گھنے۔جَنُتِ۔ سفر کرتے ہوئے۔تَلِ۔ نیچے۔اوپر پار۔

پیدل راستہ اندو کے ہاتھی اے رَوت اِ، چمکتی ہوئی بجلی سے روشن کیا گیا تھا جو اپنے خوفناک شعلوں کو آسمان میں لہرا رہی تھی۔پپیہے خوش کن آواز پیدا کر رہے تھے۔چہچہا رہے تھے۔پانی سے مستقل طور پر خوش ہوکر سارسوں کا قطاریں بنانا آسمان میں پیارا لگ رہا تھا جو نئے اور گھنے بادلوں کے پار سفر کر رہے تھے۔

۱۴۱۔ گِنّبھ تَوِنّ کھرتا وِیَ بَھہُ کِرُنّکُکرِھن
بَ اُ پَدْنّتُ پُککھُرَہُ نّ ماوَاِ پُککھُرِھن
پَیہَتِ تھَنّ کِیَ پَھِیَ پَیھِہِ پَوھَنُتِیَہُ
بَ اِبَ اِپے سَ اِکَرَلُ اُگَینِ کھوَنُتِیھھ

گِنّبھ۔ گرم موسم۔تَوِنّ۔ گرمی۔کھر۔ بادل۔تا وِیَ۔ گرم۔بَھہُ۔ بہت۔ کِرُنُّ۔ کرن۔ کُکُرِھن۔ گرہن۔ہاتھی۔بَ اُ۔ پانی۔پَدْنّتُ۔ گرتا ہے۔پُککھُرَہُ۔ بادلوں۔نّ۔نہیں۔ماوَا۔ جمع کیا جاتا۔پُکَکھُرِھن۔ تالابوں۔پَیہَتِ تھَنّ۔ پانی کا ہاتھی۔کِیَ۔ بنایا۔پَھِیَ۔ مسافر۔ پَیھِہِ۔ ہر قدم پر۔ہر علاقے میں۔پَوھَتِیَہ۔ اپنا راستہ۔بَ اِبَ اِ۔ ہر قدم پر۔پے سَ اِ۔ دکھا دی جائے۔وہ دیکھتا ہے۔کَرَلُ اُ۔ اپنی سونڈ۔گَینِ۔آسمان۔ کھوَنُتِیھھ۔ پھینکتا ہے۔

موسم گرما کی گرمی سے سورج کی شعاعوں کے ایک مرکز پر ہونے کی وجہ سے بادل بہت گرم ہوجاتے ہیں۔بادلوں سے گرنے والا پانی تالابوں میں جمع نہیں ہوتا۔مسافر نے جب اپنا راستہ لیا تو آسمان کے ہاتھی نے اُسے پانی میں پھینک دیا (ان ہاتھوں میں سے ایک جو پرکار کے ہر سرے کی نگرانی کرتے ہیں) ہر قدم پر وہ دیکھتا ہے۔اپنی سونڈ کو ہوا میں پھینکتا ہے (بجلی آسمانی ہاتھی کی نگاہ ہے)۔

۱۴۲۔ نِوَذُ لَھرِ گھنُ اَنتَرِ سَنگِھن دُتَترِھن
کَرِکَرَیَلُ کَللوِلھِہِ گجنُ اُوَرَسُ رِھن
دِسِ پاوسَیَ تھَککَیَ نِیکَجناگ مِھن
گَمِیَ اِنَاوِھن مَگَگُ پَھِیَ نّ تُرنگ مِھن

نِـوَدُ. درمیان میں خلا کے بغیر۔ لَهِر. لہروں میں ۔گهنِ. بکثرت ۔ گھنے ۔اَنْتَرِ. اندروالا حصہ ۔اندرونی ۔سنگهِن. ساتھ لگے ہوئے ۔جدانہ ہونے والی ۔دُتَتَـرِهِن. جنہیں پارکرنا مشکل ہو ۔کَرِ. ہاتھی کی گرج ۔کَرْیَلُ. لہروں کی آواز ۔کَـلُـلوِلهِهِ. پانی کی لہریں ۔گجِنُ اُ. اونچی آواز پیدا کرتے ہیں ۔وَرَسُرِهنُ. پانی برساتے ہیں ۔دِسِ. ہرطرف ۔پـاواسُئَ. سفر پر گئے ہوئے لوگوں کی غیر حاضری ۔تهکِکُی. رُک گئے ۔حرکت نہ کر سکے ۔ نِيِ. اپنے ۔کَجُن. کاروبار ۔ پیشہ ۔گمِه. گئے تھے ۔گمِیَ اِ. روانہ ہوئے ۔نَاوِهن. کشتیوں میں ۔ مَگُگ. سفر۔ راستہ ۔سڑک ۔پهِیَ. مسافر ۔ئَ. نہیں ۔تُرَنگ مِهنُ. گھوڑوں پر۔

نامختتم، بھری ہوئی ندیاں اور اُن کی باہم پیوست جدانہ ہونے والی ان گنت لہریں ہاتھی کی طرح گونجتی اور گرجتی تھیں ۔ ہر جگہ مسافر روک دیئے گئے ۔اپنے کاروبار کے سلسلے میں گئے ہوئے لوگ اے مسافر، کشتیوں میں آگے بڑھے نہ کہ گھوڑوں پر۔

۱۴۳۔ گدُ دَم لُلُ دهو لنگ وِهاوِهَ سَجَهُرِهِ
تَدِنَ اے وِپَیَبهِرِنُ اَلَککهُ سَلُجنرِهِ
ہُ اُ تارایَنُ اَلَکهُ وِیَنبِهُ اُ تَمِیس رُو
چهننَنُ اُ اے ہِ نِرَنُنتَرُوُ دهر سِهُرُوُ

گدُ دَم لُلُ. کیچڑ سے لتھڑا ہوا۔ دَهو لنگ. سفید جسم ۔وِهاوِهَ. دکھائی دیتا ہوا۔ بےنقاب کیا ہوا۔ سَجَهُرِهِ. پانی سے بہتا ہوا۔ بھگویا ہوا ۔تَدِنَ اے. بجلی ۔وِ. وہ ۔پَیَبهِرِن. بادل۔ پانی سے بھرا ہوا ۔اَلَککهُ. نظر نہ آنے والا۔ سَلُجنرِهِ. خوف زدہ ۔شرمندہ ۔ہُ اُ. ہوئی۔ تـارایَنُ. تارے ۔آسمانی اجسام۔ اَلَکُهُ. نظر نہ آنے والا۔ وِیَنُبهُ اُ. علاقہ ۔تَمُ. اندھیرا (رات کا)۔ پـسُ رُوُ. پھیل گیا ۔چهـنُـنَنُ اُ. ڈھکا ہوا۔ اِنّدو اے ہِ. جگنو ۔نِـرَنُنتَرُوُ. مسلسل ۔وقفہ بغیر۔ دهر. زمین ۔سِهُرُوُ. پہاڑ کی چوٹی۔

کیچڑ سے لتھڑ کر پانی میں بھگوئے ہوئے خاتون کے سفید جسم کو بجلی دکھائی دینے والا بنا دیتی تھی لیکن اس کے خوفزدہ ہونے کی وجہ سے پانی سے بھرا ہوا بادل اسے چھپا دیتا تھا اندھیرے کے علاقے کے پھیل جانے سے ستاروں کی منڈلی نظر نہ آنے والی ہوگئی تھی ۔ پہاڑ کی چوٹی والی زمین جگنوؤں کے تسلسل سے ڈھک گئی تھی۔

١٤٤۔ بَگ مِلھُو سَلِلَدَدُہ ترُوُ سِھُرِہ چَڈِاُ
تنڈوُ کِروِ سِھَنُڈِ ہِ وَرُسِھُرِہ رَڈِاُ
سَلِلِھِ وَرُسالوُرِہ پھرُسِ اُرَسِ اُسَرِ
کَلُیَلُ کِ اَکَلُیَنتِھ ہِ چَڈِچُوُیَہ سِھُرِ

بَگ. بگلا۔ مِلھُو. چھوڑ رہا ہے۔سَلِلُ. تالاب۔دَدُہ. اپنا پانی کا۔ ترُوُ. درخت۔ سِھُرِہ. چوٹی پر۔ چَڈِاُ. اڑکر پہنچتا ہے۔تنڈوُ. ایک ناچ کا نام۔ کِروِ. کرتا ہے۔سِھَنُڈِ ہِ. مور۔ وَرُسِھُرِہ. خواہش مند تھا۔رَڈِاُ. چیخنے کا۔ سَلِلِھِ. تالاب میں۔وَرُ. کسی شے کا خواہش مند۔ سالوُرِہ. مینڈک۔پھرُسِ اُ. کرختگی سے۔رَسِ اُ. ٹراتے ہیں۔سَرِ. آواز۔ چیخ۔ کَلُیَلُ. پرندوں کی آواز۔ کِ اُ. پیدا کی۔ادا کی۔کَلُیَنتِھ ہِ. کل کنٹھ ایک پرندے کا نام۔ چَڈِ چُوُیَہ. آم کا درخت۔ سِھُرِ. چوٹی پر۔

بگلا اپنے تالاب کو چھوڑ کر اڑتا ہوا درخت کی چوٹی پر پہنچا۔ مور تنڈو نامی ناچ کرتا ہوا چیخنے کا خواہش مند تھا۔ مینڈک کرختگی سے ٹرا رہے تھے۔ چیخ کر آواز پیدا کر رہے تھے۔ کل کنٹھ نامی پرندہ آم کے درخت کی چوٹی پر اڑ کر پہنچا اور کو کو کی آواز پیدا کی۔

١٤٥۔ نَّایَ نِوَڈ پَھہ رُودَدُھ پھنَّنِ دِھن دَہ دِسِھن
ہُ اِیَ اسنچرُ مَگّگ مَھنُٹ مَھاوِسِھن
پَاڈَلُ دَلُ پَرکھَنڈنٌ نِیُ رَٹ رنگ بھَرِ
اُرُوُ نَنُ اُگرِ سِھُرِہ ھنسِہ کَرُوُنٌ سَرِ

نَّایَ. گویا کہ۔ نِوَڈ. درمیان میں خلا کے بغیر۔پَھہ. سڑکیں۔رُودَدُھ. ناقابلِ عبور۔ پھنَّنِ دِھن. سانپوں۔دَہ. تالاب۔دِسِھن. ہر جگہ۔ہُ اِیَ. ہوا۔ اسنچرُ. ناقابلِ گزر۔ مَگّگ. سڑک۔راستہ۔سفر۔مَھنُٹ. عظیم۔ضروری۔ مَھاوِسِھن. پانی کے بڑے تالاب۔ پَاڈَلُ. ایک پودے کا نام۔دَلُ. پتیاں۔ پَرکھَنڈنٌ. برباد کر دی گئیں۔نِیُرَ. پانی۔ترنگ. لہریں۔بھَرِ. زیادتی۔اُرُوُنَنُ اُ. نوحوں والی۔پُرسوز۔گرِ سِھُرِہ. پہاڑ کی چوٹی۔ ھنسِہ. ہنس پرندہ۔ کَرُوُنّسَرِ. ہمدردی والی آواز۔پست آواز۔نرم صدا۔

بڑی جھیلوں کے ذریعے راستے عبور کے ناقابل بنا دیئے گئے گویا کہ چاروں طرف سے گھنے سانپوں نے راستوں کو عبور کے قابل نہیں رہنے دیا تھا۔ پانی کی ندیوں کے زور سے پاڈل نامی

بودے کی پتیاں برباد کردی گئیں۔ پہاڑ کی چوٹی پر ہنس نامی پرندہ پُرسوز نوحے کی آواز نکالنے لگا۔

۱۴۶۔ مَچَچھَرَ بھَیَ سَنُچَڈِ اُ رَنِںُ گوِیَںٗ گَنّھِهِ
مَنُھَر رَمِیَ اِناٰهُ رَنگِ گوِیَنگ نِھ
ھَرِیا اُلُ دَھرُوَل اُ گَیَنُبِںُ مَھَمُھ اُ
کِیَ اُ بَھنگ اَنگَنگِ اَنَنگِنُ مَھ اَھِ اُ

مَـچَـچھَـرَ۔ مچھر۔بھَیَ۔ خوف۔سَـنُـچَڈِ اُ۔ چڑھ گئے۔رَنِںُ۔ کھلی زمین۔گـوِیَںٗ۔ گائیں۔ گَـنّھِهِ۔ گلّے۔مَنُھَر۔ خوش کن۔رَمِیَ اِ۔ لطف لیتے تھے۔ناٰهُ۔ مالک۔خاوند۔رَنگِ۔ رنگ۔محبت۔ گوِیَنگ نِھ۔ گایوں کا گلہ رکھنے والیاں۔ھَرِیا اُلُ۔ پریشان کردی گئی۔احتجاج والی بنا دی گئی۔ڈھک دی گئی۔دَھرُوَل اُ۔ زمین کا گولا۔ گَیَنُبِںُ۔ کادمبا۔ایک پھول۔مَھَمُھ اُ۔ خوشبو دینے لگا۔کِیَ اُ۔ بنایا۔پیدا کیا۔بَھنگ۔ درد۔دُکھ۔اَنگَنگِ۔ ہرعضو میں۔اَنَنگِنُ۔ محبت کا خدا۔مَھ۔ میرے۔اَھِ اُ۔ بہت زیادہ۔

کاٹنے والی مکھیوں (مچھروں) کے خوف سے مویشیوں کے گلّے کھلے میدان کی طرف چڑھ گئے (چلے گئے) (اور ان) گایوں کے گلّے میں (نگہبان) ناریاں محبت سے اپنے خاوندوں کو لطف دینے لگیں۔زمین سبزی سے پریشان کردی گئی (ڈھک دی گئی) اور کادمبا پھولوں سے مہک اُٹھی۔میرے ہرعضو میں محبت کے دیوتا نے بہت درد پیدا کردیا۔

۱۴۷۔ وِسَمَسِ جَن وِلَلَنتِیَ اَ اِدُکِکھِنِیَ اِ
اَلِ اُلمَال وِنُگَگُیَ سَرَ پَدِبھِنِیَ اِ
اَںٗ مِسَنُیَںٗ وِوُنِیَ نِسِ جاگُنتِیَ
وَتُتھُ گاه کِ اُ دوه اُنّدَ اَلھَنتِیَ اُ

وِسَمَ۔ سخت۔ناخوشگوار۔سِجَن۔ بستر۔پلنگ۔وِلَـلَنتِیَ۔ ادھراُدھر کروٹیں لیتی۔ اَ اِ۔ بہت زیادہ۔دُکِکھِنِیَ اِ۔ تکلیف زدہ ہوئی۔ اَلِ اُ۔ ایک کیڑا۔مکھی۔اُلَ۔ زندہ اشیا کا گروہ۔مال۔چھتہ۔وِنُگَگُیَ۔ اندر سے آنے والی۔ پَدِبھِنِیَ اِ۔ آرپار ہوگیا۔زخمی کیا۔ اَنِمِسَ۔ بند کیے بغیر۔نَیَںٗ۔ میری آنکھیں۔ وِوُنِیَ۔ تباہ حال۔ نِسِ۔ رات ساری۔جاگُنتِیَ اِ۔ جاگتے ہوئے۔وَتُتھُ۔ ایک نظم کا نام۔گاه۔ گاتھا ایک نظم۔ کِ اُ۔ بنایا۔دوه اُ۔ ایک دوہا۔نّدَ۔ نیند۔اَلھَنتِیَ اِ۔ میں نے حاصل نہ کی۔

جب کہ میں بہت بے آرام بستر پر کروٹیں بدلتی اُس آواز سے دکھی ہوتی جو مکھیوں کے چھتے کے اندر سے آرہی ہوتی۔ آنکھیں بند نہ کرتی۔ ہوک اُٹھتی تمام رات جاگتی تو میں نے ایک وستو ایک گا تھا اور ایک دو ہا نظمیں سنائیں کیونکہ میں کوئی نیند حاصل نہ کر سکی۔

۱۴۸۔ جھنپِوتَمُ وَدَدلِنُ وَسَهُ دِسِ چھایَ اُ انبَرُوْ
اُنَنوِیَ اُگھُرُھرِ اِ گھورُوْ گھَنُ کِسنا دَمبَرُوْ
نَّھِهمِگَّگ نھوَلِلُ تَرَلُ تَذیَذِوِ تَذکَکُ اِ
دَدُدُرَرُدَنُ رادَدُ سَدُدُ کُوِ سَھوِنُ سَکَکُ اِ
نِوَدُ نِرنُتَرنِیُرَ هَرِدُ دَدَھر دھردھارو ھبھَرُوْ
کِمُ سَهه اُ پہِیَ سِهَرُ تِنھِیَ اِدُسَه اُ کوالُ رَسُ اِسَرُوْ

جھنپَوِ۔ ڈھک لیتا ہے۔ تَمُ۔ رات کی تاریکی۔ وَدَدلِنُ۔ خراب موسم۔ تاریک بادل۔ دَسهه۔ علاقے میں۔ دِسِ۔ ہر طرف۔ چھایَ اُ۔ سایہ۔ انبَرُوْ۔ آسمان۔ اُنَنوِیَ اُ۔ دکھ پڑتا ہے۔ گھُرُھرِ اِ۔ بادل کی دھمکی دینے والی آواز۔ سخت گرج۔ کڑک۔ گھورُوْ۔ خوفناک۔ گھَنُ۔ بہت زیادہ۔ کِسنا۔ سیاہ۔ دَمبَرُوْ۔ کڑک۔ گرج۔ نَّھه۔ آسمان۔ ھمِگَّگ۔ آسمانی علاقہ۔ نھوَلِلُ۔ بجلی۔ تَرَلُ۔ چمکتی ہے۔ تَذیَذِوِ۔ بجلی کی زوردار کڑک۔ تَذکَکُ اِ۔ چمکنا۔ روشنی دکھانا۔ دَدُدُرَرُدَنُ۔ مینڈک۔ ردنُ۔ ٹراتے ہیں۔ سَدُدُ۔ آواز۔ کُوِ۔ کوئی۔ سَھوِ۔ برداشت کرتا ہے۔ نَ۔ نہیں۔ سَکَکُ اِ۔ سکتا ہے۔ قابل ہے۔ نِوَدُ۔ خلا کے بغیر۔ نِرنُتَر۔ مسلسل۔ نِیُرَهَر۔ بادل۔ دُدَدَھر۔ ناقابل برداشت۔ دھردھارو ھبھَرُوْ۔ سیلاب کی زمین پر صراحی۔ کِمُ۔ کیسے۔ پہِهِ اُ۔ اے مسافر۔ سِهه اُ۔ برداشت کرسکوں۔ سِهَرُتِنھِیَ۔ پہاڑ کی چوٹی۔ درخت کی چوٹی پر چہچہایا۔ دُسَه اُ۔ مشکل سے برداشت کیا۔ کوالُ۔ کوئل۔ پرندہ۔ رَسُ اِ۔ آواز نکالی۔ سَرُوْ۔ چیخ۔

آسمان کو ہر طرف سے تاریکی کے سایے اور خراب موسم نے ڈھک لیا جو اسے چھپاتا ہے اوپر آسمان دکھائی پڑتا ہے۔ سخت گرجدار اور بہت زیادہ کڑک والی آواز کے ساتھ آسمان میں بجلی چمکتی اور کڑکتی ہے۔ مینڈکوں کی خوفناک ٹرانے والی آواز کو کوئی برداشت نہیں کرسکتا۔ مسافر میں اس سیلاب کے ریلے کو جو مسلسل گھنے بادلوں سے بڑھ رہا ہے کیسے سہار سکتی ہوں؟ اسے تو پہاڑ بھی مشکل سے برداشت کریں۔ کوئل (درخت کی) چوٹی پر چہچہاتے ہوئے ناقابل برداشت کوک

مارتی ہے۔

۱۴۹۔ **اُلھوِیَن گمھھوِئَ دھارا نوھینِ پا اُسے پَتُتے**
اَچُرِیَن مَھ ھِیَ اِے وِرَہ گگِیَ تَوَا اَہِ اَیَ رو

اُلھوِیَن۔ بجھائی جائے۔**گمھ**۔ گری۔گرم موسم۔**ھوِئَ**۔ آگ۔درد۔**دھارا نوھینَ**۔ بکثرت برسنے والا پانی۔**پا اُسے**۔ بارش۔برسات۔بارشوں کا موسم۔**پَتُتے**۔ آیا۔پہنچا۔**اَچُرِیَن**۔ حیرانگی۔معجزہ۔**مَھ**۔ میں ہوں۔میرا۔**ھِیَ اِ**۔ دل۔**وِرَہ گگِیَ**۔ جدائی کی آگ۔**تَوَا**۔ گرم ہوتا ہے۔دُکھ دیتا ہے۔جلتا ہے۔**اَہِ اَیَ رو**۔ زیادہ سختی سے۔شدت سے۔

گرم موسم کی آگ بادلوں کے بکثرت پانی سے بجھا دی گئی جب برسات کا موسم آیا پر معجزہ یہ ہے کہ اُس وقت میرے دل میں جدائی کی آگ زیادہ شدت سے جلنے لگی۔

۱۵۰۔ **گُنَ نِھِ جَلوِن دُبَبھوَہِ نَ گلِتَتھِیَ لَجُنَنتِ**
پَھِیَ جَن تھورنَس اِہِ تھَن تھَدُدھا ڈجُھنّتِ

گُنَ نِھِ۔ اچھی خصوصیات والا۔ **جَلوِن دُبَبھوَہِ**۔ موتی۔ہیرے۔پی میں بندھے۔پانی کے موتی۔آنسو۔**نَ**۔نہیں۔**گلِتَتھِیَ**۔ چھاتی سے لگایا ہوا۔ **لَجُنَنتِ**۔ شرمندہ ہیں۔**پَھِیَ**۔ مسافر۔**جَن**۔ جو۔**تھورنَس اِہِ**۔ بکثرت آنسو۔ **تھَن**۔ پستان۔**تھَدُدھا**۔ مضبوط۔مغرور۔**ڈجُھنّتِ**۔ آگ میں جلا دیئے گئے۔

مسافر وہ جنہیں کسی اُس نے گلے نہ لگایا ہو جو اچھی خصوصیات والا ہے اور ان آنسوؤں کا موجب ہے (ڈوری میں بندھے ہوئے موتیوں کا خزانہ ہو اور موتی بھی سمندر سے آئے ہوں) وہ سب شرمندہ ہیں کیونکہ میرے مغرور پستان (جو موتیوں کی ڈوری کے لیے زیادہ بڑے ہیں) آنسوؤں کی کثرت سے تپ رہے ہیں۔

۱۵۱۔ **دوہَ اُ اِے اُپَڈِہِ وِنُ وِرَہُ کھ آل سِیُ اِ**
اُاگگ اِ اَ اِکھَنَنِیَ موہَ پر اوَ پھرَ وَسِیَ اِ
سُونَنُ تَرِچرُوُ پَوَسِ اُجَن جو اِ اُ پ اُ
سَنجَا نِو گرُ گھوِ تام مَ اِبھَنِ اُ اِہُ

دوہَ اُ۔ دوہکا۔دوہا۔اِے اُ۔ یہ ایک۔**پَڈِہِ وِنُ**۔ پڑھ کر۔**وِرَہُ**۔ جدائی۔**کھ آل**۔ دُکھ۔بیماری۔**سِیُ اِ**۔ تھکی ہوئی۔اُ۔ آہ۔**اگگ اِ**۔ اس کے بعد۔**اَ اِکھَنَنِیَ**۔ بہت مایوس ہو کر۔**موہ پر اوَ**

سِیٔ اِ۔ میں چھل (دھوکے) کے غلبے میں آ گئی۔ سُوِنَّٔ تَرِ۔ خواب میں۔ چِرُوٗ۔ ایک لمبے عرصے سے۔ پَوَسِ اُ۔ گھر سے دُور تھا۔ جَںٔ۔ جو۔ جو اِ اا اُ۔ میں نے دیکھا۔ پِ اُ۔ محبوب (خاوند)۔ سَنجَانِوِ۔ اُسے پہچان کر۔ گرٔ۔ ہاتھ۔ گھوِ۔ پکڑ کر۔ روک کر۔ تام۔ اور پھر۔ مَ اِ۔ میں نے۔ بھَںٔ اُ۔ کہا۔ خطاب کیا۔ اِ ہُ۔ اُس سے۔

یہ دوہا پڑھنے کے بعد جدائی کے درد سے ماندہ۔ آہ۔ اس کے بعد میں دل شکستگی کے عالم میں تھی کہ ایک چھل (سراب) مجھ پر غالب آ گیا کہ خواب میں مَیں نے اپنے محبوب کو دیکھا جو لمبے عرصے سے گھر سے دُور تھا۔ اُسے پہچانتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کے پھر میں نے اس سے کہا (خطاب کیا)۔

۱۵۲۔ کِںٔ جُتنّتَ سُکُلَگّگ یائَ مُتُتُوٗن جَن چَ اِہَ سَمَ اے
تَذُ تَذَنَ تِ وَوُگھَںٔ گھَڈَںٔ سَنکُلے دَاِیَ وَچچَنّتِ

کِںٔ۔ یہ۔ جُتَنّتَ۔ مناسب ہے۔ سُکُلَگّگ یائَ۔ نیک خاندان کا سربراہ۔ مُتُتُوٗںَ۔ چھوڑ جائیں۔ ترک کردیں۔ جَن۔ جب کہ۔ چَ۔ اور۔ اِہَ۔ اس۔ سَمَ اے۔ موسم میں۔ تَذُ تَذَنَ۔ بجلی کی کڑک۔ تِوَوُ۔ دُکھ دینے والا۔ گھَںٔ۔ بکثرت۔ بہت۔ گھَڈَںٔ۔ بادل کی گرج۔ دَاِیَ۔ محبوب۔ وَچچَنّتِ۔ چلے جائیں۔ سَنکُلے۔ بھرے ہوئے۔

کیا یہ شریف خاندان کے سربراہ کے لیے مناسب ہے کہ اس موسم میں گرجدار بادلوں کا شور اور (آنکھوں کے لیے) بجلی کی کڑک دُکھانے دینے والی ہو اور وہ اپنی محبوباؤں کو چھوڑ کر چلتے بنیں؟

۱۵۳۔ نَوٰمے ہَ مالَ مالِ یَ نَھِمِ سُرُچاوَ رَتَتُرِسِ پَسرو
گھَںٔ چھَنَںٔ چھمَمَ اِندو اِ اے ہِ پِیَ پاوَسَںٔ دُسھَںٔ

نَوٰ۔ نیا۔ مے ہَ۔ بادل۔ مالَ۔ ہار۔ مالِیَ۔ سجائے ہوئے۔ نَھِمِ۔ آسمان میں۔ سُرُچاوَ۔ قوس قزح۔ رَتَتُدِسِ۔ چمکدار۔ رنگین۔ سرخ کردی گئی۔ پَسرو۔ جگہ ہر طرف۔ گھَںٔ۔ بہت زیادہ۔ چھَنَںٔ۔ ڈھک دی گئی۔ چھمَمَ۔ زمین کا میدان۔ اِندو اِ اے ہِ۔ جگنو۔ پِیَ۔ میرے پیارے۔ پاوَسَںٔ۔ برسات کا موسم۔ دُسھَںٔ۔ مشکل سے برداشت کرنا۔

آسمانوں میں، نئے بادلوں کے ہار سے ہر طرف قوسِ قزح سے رنگین ہوگئی ہے۔ بادلوں سے ڈھکا میدان جگنوؤں سے بھی ڈھکا ہوا ہے۔ میرے پیارے برسات کا موسم بمشکل برداشت ہو رہا ہے۔

۱۰۴۔ رای رُوُدَدُه کَنٹهگِگ وِ اُدَدِهی جڻ سِوُڻِ

کَهه ه اُڻ کَه پِ اُ پَتُتهَرَنَّگِ جَڻ نَ مُ اِگهڻِ

جَ اِنُّهه نِ گَگ اُجِیُ اُپاو بَنُدِهه جَڈِ اُ

هِیَ اُنَ کِنَ کِرِ پهُٹَتُ اُنّنُ وَجِنهِ گهَڈِ اُ

رَایَ رودَدهٔ۔ جب کہ وہ گھونٹ دیا گیا تھا۔ کَـنـٹھِگَگ۔ گلے کا اگلا حصہ۔ وِاُدَدِھی۔ جگائی گئی۔ جڻ۔ جو۔ سِوُڻ۔ خواب۔ کَھه۔ کہاں۔ پِ اُ۔ محبوب۔ پَتُتهَرَنَّگِ۔ پتھر کی طرح۔ جَڻ۔ جو میں۔ نَ۔ نہیں۔ مُ اِ۔ مری، فوت ہوئی۔ گهڻِ۔ فوراً۔ جَ اِ۔ اگر۔ نُهه۔ نہیں۔ گَگ اُ۔ جدا ہوئی۔ چلی گئی۔ جِیُ اُ۔ میری زندگی۔ پـاو۔ گناہ۔ بَـنُـدِهـه۔ بندھے ہوئے۔ جَڈِ اُ۔ غیر محسوس۔ هِیَ اُ۔ میرا دل۔ نَ۔ نہیں۔ نہ۔ کِنَ۔ کیوں۔ کِرِ۔ بے شک۔ پهُٹَتُ اُ۔ پھٹا۔ نّنُ۔ نہیں۔ وَجِنهِ۔ گرجتی ہوئی گولی۔ گهَڈِ اُ۔ بنی ہوئی۔ بنائی گئی۔

جب میں اپنے خواب سے جاگی میرے گلے کا اگلا حصہ جذبات سے گھونٹ دیا گیا تھا (یہ جان کر) کہ میں کہاں اور محبوب کہاں ہیں پتھر کی بنا دی گئی۔ اس حالت میں اگر میں اُس لمحے فوت نہیں ہوئی اور میری زندگی نے مجھے رہائی نہیں دی تو اس کی وجہ میرا غیر محسوس طور پر گناہوں میں بندھا ہونا تھا۔ درحقیقت میرا دل کیوں نہ پھٹ پڑا جب کہ اُسے گرجتی آگ آن لگی۔

۱۰۵۔ اِیَ سَرُ سَرِ سالُوُرِ وَ کُنَّنُتِیُ گرُوڻ سَرِ

اِهُ دوهَ اُمَ اِ پَڈِهیَ اُنِسَه پچِهُمُ پَهَرِ

اِیُسَ۔ شریفانہ۔ ہلکی۔ رسَرِ۔ مینڈک کی آواز۔ سالُوُرِ۔ مینڈک۔ وَ۔ بے شک۔ کُنَّنُتِیُ۔ آواز پیدا کر رہا تھا۔ گرُوڻ۔ نازک۔ نرم۔ سَرِ۔ آواز۔ چیخ۔ اِهُ۔ یہ۔ دوهَ اُ۔ دوہکا۔ دوہا۔ مَ اِ۔ میں نے۔ پَڈِهیَ اُ۔ پڑھا۔ نِسَه۔ رات۔ پچِهُمُ۔ آخری۔ پَهَرِ۔ پہر میں۔

جب آہستہ ٹرانے والا مینڈک اپنی نرم (دھیمے شور) آواز پیدا کر رہا تھا تو میں نے رات کے آخری پہر میں یہ دوہا پڑھا۔

۱۰۶۔ جامِڻ جَڻُ وَیَڻِ جَڻُ ٹُ اَتن تِهُیَن نَهه ما اِ

ڈِکهُهِ هوا چَ اُگَنِیُ جهِجَڻُ اِسُهه سنگا اِ

جامِڻ۔ رات۔ جَڻُ۔ جو۔ وَیَڻِ جَڻُ۔ ملامت الزام۔ تڻ۔ لاگو ہے۔ تِهُیَن۔ تمام دنیا۔ نهـه۔ نہیں۔ مـا اِ۔ رکھی۔ ڈِکهُـهـ۔ افسوس۔ دکھ۔ درد۔ هـوا۔ ہو جاتی ہے۔ چَ اُ۔ چار۔

گگنِیُ۔ گنا۔ جھجَنُ اِ۔ کم ہوجاتا ہے نسبتاً۔ سُھه سنگا اِ۔ خوشی کے سنگ (ساتھ)۔
رات جو ملامت تجھے کرتی ہے وہ اتنی ہے کہ تمام دنیا میں وہ سمائی نہیں رکھتی۔ ملال کی حالت میں تو چار گنا ہو جاتی ہے جب کہ خوشی کی موجودگی میں یہ کم ہو جاتی ہے۔

خزاں کا بیان:

۱۰۷۔ اِمَ وِلوَنّتیُ گھوَ دِنّ پا اِ اُ
گے اُگِرَنّت پَڈھنتَه پا اِ اُ
پِیَ اَنُرَ ا اِ رَینِ رَمُنِی یَوَ
گِجَنُ اِ پَھِیَ مُنِیَ اَرَمُنِ یَوَ

اِمَ۔ اس طرح۔ وِلوَنّتِیُ۔ میں نوحہ کہہ رہی تھی۔ اظہارِ افسوس کر رہی تھی۔ گھ وَ۔ کہتے ہوئے۔ دِنّ۔ دن۔ پا اِ اُ۔ پراکرت میں گیت کہتے ہوئے۔ گے اُ۔ گیت۔ گِرَنّت۔ گاتے ہوئے۔ پَڈھنت۔ پڑھتے ہوئے۔ گاتے ہوئے۔ پا اِ اُ۔ پراکرت میں۔ پِیَ۔ محبوب۔ انُ را اِ۔ محبت۔ رَینّ۔ رات۔ رَمُنِیُ یَو۔ پیاری (رات کے لیے)۔ گِجَنُ اِ۔ گیت گا کر منائی گئی۔ پَھِیَ۔ مسافر۔ مُنِیَ۔ میں نے اسے پہچانا۔ اَرَمُنِ یَوَ۔ جو پیارا نہ ہو۔
اس طرح جب کہ میں اظہارِ افسوس کر رہی تھی پراکرت میں گیت گاتے ہوئے سنسکرت میں گانا پڑھتے ہوئے دن ہوا۔ عاشق ساتھ ہو تو رات ایک پیاری شے ہے۔ ایسا ہی گانا میں گا رہی تھی لیکن مسافر میں نے رات کو ایسی چیز کے طور پر پہچانا جو پیاری نہ ہو۔

۱۰۸۔ جامِنّ گمِیَ اِ اِم جَگُگَنُتَه پَھِیَ پِیَا گمِ آس تَگُگَنُتَه
گو سُیَرَنُتَ مِلِھه سِجُناسَنُ مَنِ سُمُرَنّت وِرَه نّنُنا سَنُ

جامِنّ۔ رات۔ گمِیَ اِ۔ گزر گئی۔ اِم۔ اس طرح۔ جَگُگَنُتَه۔ جاگتے ہوئے۔ پَھِیَ۔ مسافر۔ پِیَا۔ محبوب۔ گمِ۔ گیا ہوا۔ آس۔ اُمید۔ تَگُگَنُتَه۔ میں زندہ رہی۔ گو سُیَرَنُتَ۔ علی الصبح۔ مِلِھه۔ چھوڑتے ہوئے۔ سِجُناسَنُ۔ اپنا بستر۔ مَنِ۔ دل۔ سُمُرَنّت۔ یاد میں کرتے ہوئے۔ وِرَه۔ جدائی۔ نّنُنا سَنُ۔ جس نے مجھے برباد کیا۔
مسافر رات اس طرح گزری کہ میں جاگتی تھی اپنے محبوب کی واپسی کی اُمید میں زندہ تھی۔

علی الصبح بستر چھوڑتے ہوئے اُسے یاد کرتی تھی جس نے مجھے جدائی سے برباد کر دیا تھا۔

۱۵۹۔ دَکِکھنَ مَگُگ نَیَنُتھِہ بھتِتُھن
دِٹھُو اُ اِتِتھرِس اُ مَ اِ جھَتِتُھنَ
مُنِیَ اُ سوپا اُس پَرگُمِ اُ
پِ اُ پَرَ لے س رَہِ اُ نَّہِ رَمِ اَ اُ

دَکِکھنَ۔ دکن۔جنوب۔ مَگُگ۔ راستہ۔سڑک۔نَیَنُتھِہ۔ دیکھتے ہوئے۔بھتِتُھن۔ پوجا کے ساتھ۔ارادت کے ساتھ۔دِٹھُو۔ دکھائی دیا۔اَ اِتِتھرِس اُ۔ ایک ..ج کو۔ مَ اِ۔ میں نے۔ جھَتِتُھنَ۔ اچانک۔مُنِیَ اُ۔ میں نے خیال کیا۔سو۔ کہ۔پا اُس۔ برسات۔پَرگُمِ اُ۔ گزر گیا ہے۔پِ اُ۔ میرا محبوب۔پَرَ لے سِ۔ پردیس میں۔ رَہِ اُ۔ ٹھہر گیا ہے۔نَّہِ۔ نہیں۔رَمِ اَ اُ۔ میں اُس کی محبت سے لطف اندوز ہوں۔

ارادت کے ساتھ جنوب کی طرف دیکھتے ہوئے اچانک مجھے ایک برج نظر آیا۔ میں نے خیال کیا کہ برسات گزر گئی لیکن میرا محبوب پردیس میں ٹھہر گیا ہے اور اُس کی محبت سے میں لطف نہ پا سکی۔

۱۶۰۔ گَیَ وِدَدُ رَوِ بلاھَیَ گَیَ نِّہِ
مَنّھَرَ رِگکھُ پَلو اِیَ رَیَ نِّہِ
ھُیَ اُواسُ چھَمَیِلِ پھَنِّدَہ
پھِرِیَ جُنَھہِ نِسِ نِمَلُ چَنُدَہ

گَیَ۔ گیا۔گزر گیا۔وِدَدَرِو۔ بکھیر دیا گیا۔بَلَاھَیَ۔ بارش والے بادل۔گَیَ نِہِ۔ آسمان سے گئے۔مَنّ ھَر۔ خوب صورت۔رِگکھُ۔ آسمان کے برج۔پَلواِیَ۔ دیکھے گئے۔رَیَ نہِ۔ رات کے وقت۔ھو یَ اُ۔ ہو گیا۔وَاسُ۔ گھر۔چھَمَیِل۔ زمین۔میدان میں۔پھَنِّدَہ۔ سانپوں کا۔پھِرِیَ۔ چلتا تھا۔سفر کرتا تھا۔جُنَھہ۔ روشنی۔چمک۔نِسِ۔ رات۔نِمَلُ۔ واضح۔چَنُدہ۔ چاند کی۔

بارش والے بادل بکھر چکے تھے اور آسمان سے جا چکے تھے۔خوب صورت برج رات کو دیکھے جا سکتے تھے۔زمین میں سانپوں کے گھر تھے۔چاند کی روشنی رات کے وقت نمایاں تھی۔

۱۶۱۔ سوہَ اِ سَلِلُ سَرِهِنُ سَيَوُ تِتُهِ
وِوِہُ تَرَنّگ تَرَنّگِنَ جَنُتِهِ
جَنّ هَیَ هِيِيِ گِنّبهِ نَوُسَرُيَهه
تَن پُنّ سوہَ چَذِی نَوُسَرُيَهه

سوہَ اِ۔ خوشی۔حسن۔سَلِلُ۔ پانی۔سَرِهِنُ۔ تالاب۔سَيَوُ تِتُهِ۔ کنول چمکتے تھے۔ وِوِہُ تَرَنّگ۔ مختلف نہریں۔تَرَنّگِنَ۔ بہتی تھیں۔جَنُتِهِ۔ پیدا تھیں۔جَنّ۔ اگرچہ۔هَیَ۔ تباہ کردی گئی۔هِيِيِ۔ لوٹ لی گئی۔گِنّبهِ۔ گرم موسم۔ نَوُسَرُيَهه۔ نئی جھیلیں۔تَن پُنّ۔ دوبارہ۔سوہَ۔ حسن۔چَذِی۔ پیدا ہوتی ہیں۔ابھرآتے ہیں۔نَوُسَرُيَهه۔ نیا موسمِ خزاں۔

جھیلوں کے پانی میں کنول چمکتے تھے۔ دریا مختلف لہروں کے ساتھ بہتے تھے۔ اگرچہ نئی جھیلوں کے حُسن کو گرم موسم نے تباہ کر دیا تھا اور لوٹ لیا تھا لیکن نئے موسمِ خزاں میں وہ دوبارہ پیدا ہو جاتی ہیں۔

۱۶۲۔ هنسهِ كَنُدُ نِنُهِ گهُٹِنُورَسُ
كِیَ اُگلُیَلُ سُمُنوه رُوسُنُ رَسُ
اُچَچهُلِ بهُوَنّ بهَرِیَ سَيَوُتِتهِنُ
گَیَ جلُرِلِلُ پَذِلِلَیَ تِتِتهِنّ

هنسهِ۔ راج ہنس۔ كَنُدُ نِنُهِ۔ نیل کنول۔ گهُٹِنُو۔ گھونٹ گھونٹ پیتے ہیں۔رَسُ۔ پھول کا رس۔ كِیَ اُ۔ لگاتے ہیں۔گلُیَلُ۔ آواز (پرندے کی) سُمُنوهرُو۔ بہت خوش کن۔ سُنّ۔ سننے میں۔ رَسُ۔ رسیلی۔اُچَچهُلِ۔ تیزی سے اُگتے ہیں۔پھوٹ پڑتے ہیں۔بهُوَنّ۔ زمین۔ بهَرِیَ۔ بھرجاتی ہے۔سَيَوُتِتهِنُ۔ کنول کی ایک قسم کے پھول۔ گَیَ۔ جاچکا۔ ہو چکا۔جلُرِلِلُ۔ پانی کی ندیاں۔بہتا دریا۔پَذِلِلَیَ۔ زیادہ مقدار میں۔تِتِتهِنّ۔ کناروں سے۔

راج ہنس نیلے کنولوں کے رس کو گھونٹ گھونٹ چوستے ہیں۔خوش کن دلکش آواز نکالتے ہیں۔زمین کنول کے پھولوں سے بھر جاتی ہے۔جب وہ پھوٹ پڑتے ہیں طغیانی پانیوں کی ندیاں کناروں سے بہہ نکلتی ہیں۔

۱٦۳۔ دَھوِلِیَ دَھوَلُ سَنّکھ سَنّکا سِھہِ
سوھَھ سَرَہ تِیر سَنکا سِھہِ
نِمَمَلُنِیُ رَسرِھن پَوھَنتِھن
تَدُرے ھَنّتِ وِھنگم پَنتِھنُ

دَھوِلِیَ دَھوَلُ۔ سفید بنائے گئے۔ چونا کیے گئے۔ **سَنّکھ**۔ گھونگے۔ سیپیاں۔ **سَنۡ**۔ مشابہ۔ **کا سِھہِ**۔ کا ساگھاس سے۔ **سوھَھ**۔ خوبصورت۔ **سَرَہ تیر**۔ جھیل کا کنارا۔ مور۔ کلغی والے پرندے۔ **نِمَمَلُنِیُ**۔ خالص۔ **رَسرِھن**۔ آواز نکالتے ہیں۔ **پَوھَنتِھن**۔ بجتے ہیں۔ **تَدُ**۔ کنارہ۔ **رے ھَنّتِ**۔ خوبصورت دکھائی دیتے ہیں۔ **وِھنگم**۔ پرندے۔ **پَنتِھنُ**۔ قطاریں۔

جھیل کے ساحل کا ساگھاس سے آراستہ تھے۔ ایسے سفید جیسے مشابہ ہوں گھونگے کی سفید سیپیوں سے اور دریا کے کنارے یا ندیوں پر قطاروں میں اُڑان بھرتے ہوئے پرندوں سے شاندار بن گئے تھے۔

۱٦٤۔ پَدِ بنُبَ اُدَر سجن اِوِمُلِھنُ
کَدَدُ مبھارُو پَمُكِكُ اُسَلِلھنُ
سَھِمِ نَّ کُنُجَسَدُدُ سَریا گَمِ
مَرِمِ مَرا لا گَمِ نَّھہٗ تگُّمِ

پَدِ بنُبَ اُ۔ عکس والا سایہ۔ **دِر سجن اِ**۔ نظارہ پکڑتا ہے۔ **وِمُلِھنُ**۔ خالص۔ صاف ندیاں۔ **کَدَدُ مَ**۔ کیچڑ۔ مٹی۔ **بھارُو**۔ بوجھ۔ **پَمُكِكُ اُ**۔ الگ کردیا گیا۔ گرادیا گیا۔ **سَلِلھنُ**۔ پانی۔ تالاب سے۔ **سَھِمِ**۔ میں نے برداشت کی۔ **نۡ**۔ نہیں۔ **کُنُجَسَدُدُ**۔ پانی کا ایک پرندہ۔ **سَریا گَمِ**۔ خزاں جانے والی۔ **مَرِمِ**۔ میں مرگئی۔ **مَرا لا گَمِ**۔ مرالا پرندے کی آمد۔ **نَّھہٗ**۔ نہیں۔ **تگُّمِ**۔ زندہ رہی۔

شفاف ندیوں میں عکس دکھائی دیتا تھا۔ مٹی کیچڑ کا بوجھ ہٹادیا گیا تھا۔ خزاں کی رخصتی پر میں کرونکا پرندے کی چیخ برداشت نہ کرسکی۔ مرالا پرندے کی آمد پر تو میں جیسے مرہی گئی۔

۱٦٥۔ جھجَجھُ اُپھِیَ جَلِہِ جھجَجھنّتِھہِ
کھِجَنُ اُکھجَن وِیھِنُ کھجَنُنتَھہِ

سَارَسُ سَرسُ رَسُهِنُ کِنُ سَارَسِ
مَهه چِرُ جِنَّنُدو کَکهُ کِنَّ سَارَسِ
جهِـجَـجـهُ اُ. میں دھیرے دھیرے کم ہوئی۔ پَهِـیَ. مسافر۔ جَـلِـهِ. پانی کی طرح۔ جهَـجُـجهنّتِهِ. جیسے کم ہوا۔ کهِـجَنُ اُ. میں ضائع ہوئی۔ کهَـجُـنُـوِیَهنُ. ختم ہونا۔ کهَـجُـنَـنُتَهـِ. جگنوؤں کی طرح۔ سَارَسُ. پانی کا پرندہ۔ سَـرسُ. دلکشی سے بھرا ہوا۔ رَسُهِنُ. آواز نکالی۔ کِنُ. کیوں۔ سَارَسِ. مونث سارس۔ مَهه. مجھے۔ چِرُ. دیر تک رہنے والی۔ جِنَّنُدو کَکهُ. دکھ جو وقت کے ساتھ کم ہو گیا۔ کِنَّ. کیوں۔ سَارَسِ. مادہ سارس۔

میں رفتہ رفتہ یوں کم ہوئی جیسے پانی گھٹتا ہے۔ جگنوؤں کے ساتھ میں بھی ضائع ہو گئی جیسے وہ ختم ہوئے پانی کے پرندوں نے (بہرہ کی) چیخیں ماریں۔ اے مادہ سارس (میں نے کہا) تم مجھے میرا اور زندگی رہنے والا وہ دکھ کیوں یاد دلاتی ہو جو وقت کے ساتھ کم ہو چلا تھا۔

۱۶۶. نِنُتهرُ کَرُوَنُ سَدُدُمَنَمَّهِ لَوَ
دَدُدَها مَهِلُ هو اِ گَیمَهِلُوَ
اِمُ اِکِکُگکُهِ کَرُوَنُ بهنَنُتَهِ
پَهِیَ نَّ کُ اِدهیَرَوَ اِ کهَنُنتَهه

نِـنـتهُـرُ. مضبوط۔ ظالم۔ سخت۔ نا آرام دہ۔ کَـرُوَنُ. ہمدردی پر اُکسانے والا۔ نرم و نازک۔ سَدُدُ. پرندے کی آواز۔ مَـنَمَّهِـهِ. اپنے دل میں۔ لَوَ. رکھ۔ دَدُدَها. دکھی بے جھلسائی گئی۔ مَهِلُ. خاتون۔ هو اِ. ہو گئی۔ گَیمَهِلُوَ. اس کی خوشی چلی گئی۔ اِمُ. اگرچہ۔ اِکِکُگکُهِ. ایک ایک کر کے۔ کَرُوَنُ. ہمدردانہ۔ متاسف ہو کر۔ بهـنَـنُـتَـهِ. انہیں خطاب کرتی ہوں۔ انہیں آواز دیتی ہوں۔ پَهِیَ. مسافر۔ نَّ. نہیں۔ کُ اِ. کوئی۔ کسی نے۔ دِهیَرَوَ اِ. میری حوصلہ افزائی کی۔ کهَنُنتَهه. ایک لمحے کے لیے بھی۔

اے ظالم (پرندے) ہمدردی کے بول اپنے دل میں رکھ۔ ایک خاتون تو جھلسائی گئی کیونکہ اس کی خوشی چلی گئی۔ اگرچہ میں نے ملال کے ساتھ انہیں ایک ایک کر کے مخاطب کیا۔ (آواز دی) لیکن مسافر کسی ایک نے بھی ایک لمحے کے لیے میری حوصلہ افزائی نہیں کی۔

۱۶۷. اُچِهُهِ جِهَه سَنِنَهه دهر گنتیَ
رَچِهُهِ رَمِهِ تِ راسُ رَمَنتیَ

کَرِو سِنگارُو وِوِہٗ آھَرُ نِھِنُ

چِتَتُو جِتَتُ اِتَنپُنگُرَ نِھِنُ

اُچِچھُھ۔ ٹھہرے ہوئے۔جِھَہ۔ جن خواتین کے۔ سَنِنَھہ۔ حاضری۔ دھر۔ گھر۔ گنتیَ۔ اپنے محبوب۔شوہر۔رَچِچھُہ۔ گلیوں۔رَمِھہِ۔ لطف اُٹھاتی ہیں۔تِ۔ اور۔پس۔ راسُ۔ دائرے کے ناچ سے۔ رَمَنتیَ۔ خوشی۔لطف۔ کَرِو۔ کرکے۔پہن کر۔ سِنگارُو۔ سنگار کرکے۔تہوار والا عمدہ لباس۔وِوِہٗ۔ مختلف۔کئی طرح کے۔ آھَرُ نِھِنُ۔ زیورات۔چِتَتُو جِتَتُ اِ۔ چمکدار رنگین۔تَنُ پَنگُرَ نِھِنُ۔ عمدہ لباس۔بدن کے اوپر والے حصے کے کپڑے۔

جن خواتین کے پیاروں (شوہروں) کی حاضری ان کے قریب گھروں میں ٹھہری ہوئی ہے وہ خود گلیوں میں مزے لیتی ہیں (لطف اُٹھاتی ہیں) اور پھر خوشی سے دائرے والا ناچ ناچتی ہیں۔مختلف زیورات کے ساتھ تہوروں والا لباس پہنتی ہیں۔چمکدار عمدہ اور رنگین لباس بدن کے اوپر والے حصے میں پہنتی ہیں۔

۱۶۸۔ تِلُ بھالَیُلِ تُرکِکُ تِلُکِکُو

کُنَکُمِ چِندَنِ تنُ چَچِچَنُکِو

سورَنُدِھِنُ کَرلِیَ ھِ پھرَنُتِھِ

دِوَوُ مَنُو ھَرُوُ گے اُگرَنُتِھِ

تِلُ۔ نشان۔دھبہ۔ بھالَیُلِ۔ ماتھے پر۔تُرُکِکُ۔ وہ مواد۔جس سے تلک بنایا جاتا ہے۔ تِلُکِکُو۔ سے تلک کا نشان لگایا۔کُنَکُمِ۔ زعفران۔چِندَنِ۔ صندل۔ تنُ۔ جسم۔بدن۔ چَچِچَنُکِو۔ لیپ کرکے۔ سورَنُدِھِنُ۔ سورنڈک (موسیقی کا ایک آلہ)۔ کَرِ۔ ہاتھ میں۔ لِیَھ۔ لیے ہوئے۔پھرَنُتِھِ۔ پھرتی ہیں۔دِوَوُ۔ دیوتا کو۔ مَنُو ھَرُوُ۔ تکریم میں۔ گے اُ۔ گاتی ہیں۔گرَنُتِھِ۔ خوش کن گیت۔

اپنے ہاتھوں پر تلک بنانے والے مواد سے تلک لگانے کے بعد اپنے جسموں پر زعفران اور صندل لگا کر اپنے ہاتھوں میں سورنڈک لے کر دیوتاؤں کی تکریم میں خوش کن گیت گاتی ہیں۔

۱۶۹۔ ڈھوِوَدِنتِ گُرُوُ بھِتِتُ سَ اِتِتھِہِ

گو آس نِھِنُ تُرَنگ چَلُ تِتھِہ

تنُ جواوِ ھَ اُن نَیِیَ اُونِنُیَ
نّے یَ سَہِیَ مَہ اِچُھا پُنِنُیَ

دُھوُوَ۔ دھونی۔ دِنُتِ۔ دی۔ پیش کی۔ گُرُوُ بھَتِٹ۔ اپنے مالک کی پوجا۔ سَ اِتِتُھہِ۔ نقش و نگار۔ تصویروں سے سجا ہوا۔ گو آس نِھنُ۔ گایوں کے اصطبلوں میں۔ تُرَنّگ چَل تِتھُو۔ گھوڑے سجائے ہوئے۔ تنُ۔ اس کو۔ جواوِ۔ دیکھ کر۔ ھَ اُن۔ میں سوئی۔ نَیِیَ۔ مستقل طور پر۔ اُونِنُیَ۔ پریشان۔ نّے یَ۔ نہیں۔ سَہِیَ۔ سہیلیاں۔ مَہ۔ جن کی۔ اِچُھا۔ خواہش۔ پُنِنُیَ۔ پوری ہوئی۔

اُنہوں نے دھونی پیش کی اپنے مالکوں کی پوجا کے طور پر۔ ان کے نقش و نگار سے سجائے ہوئے اصطبلوں میں گائیں اور گھوڑے ہیں۔ یہ دیکھ کر میں مستقل طور پر محبوب کی تمنا کے لیے پریشان ہوئی کہ یہ میری سہیلیاں نہیں ہیں جن کی خواہش پوری ہو چکی ہے۔

۱۷۰۔ تَ اُ پَکِکھِیَ دِسِ اَہِ یَ وِچِتِتُیَ
نَاَیَ ھُ آسَنَ جنُ پَکِکھُتِتُیَ
مَنَ پَجَنِّلِیَ وِرَہ جھالاوَلِ
نَنُدَنِ گاہ بھَنِیَ بھمَرَاوَلِ

تَ اُ۔ تب۔ پَکِکھِیَ۔ دیکھے۔ دِسِ۔ طرف۔ جانب۔ اَہِ یَ۔ بہت زیادہ۔ وِچِتِتُیَ۔ چمکدار رنگوں میں۔ نَاَیَ۔ گویا کہ۔ ھُ آسَنَ۔ آگ۔ جنُ۔ اسی طرح۔ پَکِکھُتِتُیَ۔ چھینکی گئی۔ چھڑکی گئی۔ مَنَ۔ میرے دل نے۔ پَجَنِّلِیَ۔ آگ پکڑی۔ وِرَہ۔ جدائی۔ جھالاوَلِ۔ شعلے جل اُٹھے۔ نَنُدَنِ۔ ایک نندنی (نظم)۔ گاہ۔ گاتھا نظم۔ بھَنِیَ۔ میں نے پڑھیں۔ بھمَرَاوَلِ۔ ایک بھرامراولی نظم۔

پھر میں نے آسمان کے علاقے رنگوں سے درخشاں دیکھے گویا کہ اُن پر آگ چھڑکی گئی تھی۔ میرے دل میں تنہائی کے شعلے بھڑک اُٹھے اور میں نے ایک نندنی ایک گاتھا اور ایک بھرمراولی نظمیں پڑھیں۔

۱۷۱۔ سکسایَ نَوَبِبھسَ سُدَدَہ گَلِ
دھیَ رَتَتُرَھَنگ رَسَنُتِ جَلے

گَیدنّتِ چمگکرُنّ پَورَنّ
سَرُیَا سَرِنّے وَرجھِیُ نَسرَنّ

سکسائ۔ سخت۔تند۔ گلے کو بیماری سے صاف کرنے والے۔نَو۔ نئے۔ببھَس۔ کلیاں (کنول کی)۔سُدَدَه۔ صاف کیے ہوئے۔ گَلِ۔ گلے۔ دَھیَ رَتَٹ اور رَھَنگ۔ دو پرندوں کے نام۔رَسَنتِ۔ چیختے ہیں۔جَل۔ پانی پر۔گَیدنّتِ۔ جب وہ دیتے ہیں۔ چمگکرُنّ۔ حیرت والی آواز۔ پَورَنّ۔ شاندار۔سَرُیَا سَرِ۔ خزاں۔نّے وَر۔ ٹخنے کا زیور۔جھِیُ نَسرَنّ۔ نازک نرم آواز۔

گلے کی صفائی کے لیے کنول کے پھولوں کی نئی کلیاں کھا کر دھارٹرا اور ہنگا نامی پرندے پانی پر چیختے ہیں۔جب وہ آواز نکالتے ہیں تو یہ ایک حیران کن اور مشفقانہ معجزہ ہوتا ہے۔خزاں کی آمد پر ٹخنوں کے زیور سے ایک نازک آواز نکلتی ہے۔

۱۷۲۔ آسوائے سَرُیَ مھاسری اے پیکھلِروے یَ وِیَ ڈا اے
سارسِ رَسِ اُوُنّ سَرَنّ پُنّ رُوتَٹ رُویَا وِیَا دُکّھَنّ

آسوئ۔ اسوج کا مہینہ۔سَرُیَ۔ ندی۔تالاب۔ مھاسری یَ۔ بڑی ندی بن گئی۔ پیکھلِ۔ ہر قدم پر۔وے یَ۔ احتجاج۔جلدی۔وِیَ ڈا اے۔ غیر معمولی طور پر بڑی۔سارسِ۔ سارس۔رَسِ اُوُنّ۔ آواز پیدا کرتے ہوئے۔سَرَنّ۔ چیخ۔ پُنّ۔ باربار۔رُوتَٹ۔ میرے لیے۔رُویا وِیا۔ رونا پیدا کیا۔و دُکّھَنّ۔ میرا دُکھ۔

اسوج کے مہینے میں ندی، جو خزاں میں بڑھ گئی تھی اور چوڑی ہوگئی اور اس کی لہر پاؤں کو چھوتی تھی سارس پرندی نے بار بار آواز پیدا کی جس سے میرا دُکھ میرا ساتھی ہوگیا۔

۱۷۳۔ سَسِجُنَہ نِساسُ سُسوھِیَین دَھوُلن
وَرتُنگ پیار مَنُوھریَنُ اَمُلن
پِیَوُ جِنیَ سِجَنُ لُلَنٹ پَمُگگرُ اے
جَمُکتٹ سَرِچچھُوھارگ اے سَرُ اے

سَسِ۔ چاند کی۔جُنَہ۔ چاندنی میں۔نِساسُ۔ رات میں۔ سُسوھِیَین۔ خوبصورت۔چمکدار بنایا گیا۔دَھوُلن۔ سفید محل۔ وَر۔ عمدہ۔تُنگ۔ چوٹی کنگرہ۔ پیار۔ شہر کی دیوار فصیل۔مَنُوھریَنُ۔ خوبصورت۔رَمُلَنّ۔ بے داغ۔سفید۔ پیوَ۔ پیا۔محبوب۔

جِنِیَ سِجَنِ۔ بستر۔ لُلَنٹ۔ لیٹے ہوئے کروٹیں لینے والی ہے۔ پَمُگگرُ اے۔ تیر ماری گئی۔ جَمُکُنٹ۔ موت کا دیوتا۔ سَرِچَچھُ۔ خزاں۔ وھارَگ اے۔ قتل کرنے کے قابل۔ سَرُ اے۔ خزاں۔

رات کے وقت چاند کی چاندنی میں محل کا حُسن دوبالا ہو جاتا ہے۔ محل اپنے شاندار کنگرے اور دیوار سے آنند دیتے ہیں۔ خزاں کی چیخ کو بھڑکاتے ہوئے وہ اپنے بستر پر کروٹیں بدلتی ہے کہ اسے اس کے محبوب نے چھوڑ دیا ہے گویا کہ وہ موت کے دیوتا کی برباد کردہ ہے۔

۱۷۴۔ اَچھِھ جِھہ نارِ ھِنُ نَرَرَمِرُا
سوہَ اِ سَرَہَ تیِرِتہ بھَمِرُا
بَالَیَ وَرَجُوانُ کھِلُلَنتَیَ
دِیُسَ اِ اِگھَرِ گھَرِپَڈہَ وَجَنُتَیَ

اَچھِھ۔ موجود ہیں۔ حاضر ہیں۔ جِھہ۔ جن کے۔ نارِ ھِنُ۔ خواتین۔ نَرَ۔ مرد۔ خاوند۔ رَمِرُا۔ لطف اُٹھاتی ہیں۔ مٹر گشت کرتی ہیں۔ سوہَ اِ۔ خوبصورت لگتی ہیں۔ چمکتی ہیں۔ توجہ کھینچتی ہیں۔ سَرَہَ۔ جھیل۔ تیِرِ۔ ساحل۔ کنارہ۔ تِہ۔ اور پھر وہ۔ بھَمِرُا۔ خوش کن انداز میں جانا۔ کھیلنا۔ بَالَیَ۔ بچے۔ وَرَ۔ اور۔ جُوانُ۔ عمدہ نوجوان لوگ۔ کھِلُلَنتَیَ۔ کھیلتے۔ دِیُسَ اِ۔ دکھائی دیتے ہیں۔ گھَرِ گھَرِ۔ ہر گھر میں۔ پَڈہَ۔ ڈھول۔ وَجَنُتَیَ۔ بجتے ہیں۔

خواتین جن کے خاوند موجود ہیں پیارے انداز میں جھیل کنارے مٹر گشت کرتی ہیں۔ بچے اور عمدہ نوجوان لوگ کھیلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ہر گھر میں ڈھول بجاتے جا رہے ہیں۔

۱۷۵۔ دارَیَ کُنڈُوال تَنُڈوکَرَ
بھَمُھِ رَچِچھُ وایَنتَیَ سُنُدَرُ
سوھَھِ سِجَنُ تَرُوُنِجَنُ سَتِتھِ
گھَرِ گھَرِ رَمَیَ اِ رےہَ پَلِتِتھھِ

دارَیَ۔ لڑکے۔ کُنُڈُوال۔ بالوں کا گچھا۔ تَنُڈُوَ۔ دائرہ ناچ۔ کَرَ۔ کرتے ہیں۔ بھَمُھِ۔ پھرتے ہیں۔ رَچِچھُ۔ گلیوں میں۔ وایَنُتَیَ۔ بجاتے ہیں۔ سُنُدَرُ۔ خوبصورت۔ سوھَھِ۔ توجہ کھینچنے والے۔ سِجَنُ۔ بستر۔ تَرُوُنِ۔ نوجوان عورتیں۔ جَنُ۔ مرد۔ سَتِتھِ۔ ساتھ میں۔ گھَرِ گھَرِ۔ ہر گھر میں۔ رَمَیَ اِ۔ لطف لیتے ہیں۔ رےہَ۔ خوش کرنے والا۔ دھاری۔

پلِتِتھھ۔ نقش بنائے گئے۔
دائرے میں لڑکے ناچ رہے تھے اپنے سروں پر بالوں کے گچھے کے ساتھ خوش کن انداز میں آلات موسیقی بجاتے ہوئے گلیوں میں پھرتے تھے۔ نوجوان عورتوں کے ساتھ بیٹھ کر بستروں (کوچوں) کو دلکش بنایا جاتا تھا۔ ہر گھر میں خوش کن دھاریاں ڈال کر نقش بنائے جاتے تھے اور ان سے لطف لیا جاتا تھا۔

۱۷۶۔ دِنتِ یَ نِس دِیوالِیَ دِیوَیَ
نَوُسَسِ رے هَسُ رِسَ کَرِلِیُ اَیَ
مَنُڈِیَ بھُونٚ تَرُوُنٚ جوا اِکِکھھِنٚ
مَہِلِیَ دِنّتِ سَلا اِیَ اَکِکھھِنٚ

دِنتِ۔ پیش کیے جاتے ہیں۔ یَ۔ اور۔ نِس۔ رات کو۔ دِیوالِیَ۔ دیوالی میں۔ دِیوَیَ۔ دیئے۔ نَوُ۔ نیا۔ سَسِ۔ چاند۔ رے ہ۔ لکیر۔ دھاری۔ سرِسَ۔ مشابہ۔ مانند۔ کَرِ۔ ہاتھ۔ لِیُ اَیَ۔ لیے ہوئے۔ مَنُڈِیَ۔ زیور پہنائے گئے۔ سجائے گئے۔ بھُونٚ۔ گھر۔ تَرُوُنٚ۔ عورتیں۔ جوا اِکِکھھِنٚ۔ صاف روشنیوں سے۔ مَہِلِیَ۔ خواتین۔ دِنّتِ۔ استعمال کرتی تھیں۔ سَلا اِیَ۔ سلائیاں۔ اَکِکھھِنٚ۔ آنکھوں کے لیے۔
رات کے وقت دیوالی منانے کو دیئے پیش کیے جاتے تھے۔ یہ ہاتھوں میں ایسے پکڑے ہوتے جیسے نئے چاند کی لکیر۔ عورتوں کے ذریعے صاف نرم روشنیوں سے گھر سجائے جاتے تھے۔ خواتین آنکھوں کے لیے (کاجل لگوانے کو) سلائیاں استعمال کرتی تھیں۔

۱۷۷۔ کَسِ نَنٚ بَرِھنٚ وِھاوِہ بھَنُگِھنٚ
کَدِڈُھیَ کُدِلَ اَنّے گُتَرَنگِھنٚ
مِیَنّاھِنٚ مَیوَتٹ مَنّوھَرُ
چَچِچِیَ چِکّکاوَتٹ پَیُوھَرُ

کَسِ نَنٚ بَرِھنٚ۔ سیاہ لباس۔ وِھاوِہ۔ بےنقاب ہوئے۔ نظر آنے والے بنائے گئے۔ بھَنُگِھنٚ۔ قوسوں والے۔ کَدِڈُھیَ۔ کھینچے گئے۔ رواج بنائے گئے۔ کُدِلَ۔ جھکی ہوئی۔ قوس والی۔ اَنّے گ۔ بہت سے۔ تَرَنگِھنٚ۔ لہروں والی۔ مِیَنّاھِنٚ۔ مشک سے بنی ہوئی۔ مَیوَتٹ۔ گول پستان۔ مَنّوھَرُ۔ خوش کن۔ چَچِچِیَ۔ لیپ کی گئی۔ چِکّکاوَتٹ۔ محبت کی

قوسیں۔ پَیُوهَرُ. عورتوں کے پستان۔

سیاہ لباس میں نمایاں کردہ قوسی لہروں کے ساتھ کھینچی ہوئی لکیروں میں ان عورتوں کی دائروں جیسی چھاتیاں خوش کن محبت کی قوسیں تھیں ان پر مشک آلود مواد کا لیپ کیا گیا تھا۔

۱۷۸۔ اَنْگِ اَنْگِ گھَنُ گھُسِنُ وِلُتَتْ اُ

نَئَ کَنَدَپِپْ سَرِهِ وِسُ کھِتَتْ اُ

سَجِنُ اُکُسُمُبھَارُو سِیُسووَرِ

نَ چَنُدَتَتھُ گَسِنْ گھَنْ گووَرِ

اَنْگِ اَنْگِ. ہر عضو پر۔ گھَنُ. بہت زیادہ۔ گھُسِنُ. زعفران۔ وِلُتَتْ اُ. نقش کیا گیا تھا۔ لگایا گیا تھا۔ نَئَ. کیا ایسا نہیں جس طرح ۔کَنَدَپِپْ. محبت کا دیوتا۔ سَرِهِ. تیر۔ وِسُ. زہر۔ کھِتَتْ اُ. پھینکے۔ سَجِنُ اُ. تیار کیے گئے ۔باندھے گئے ۔کُسُمُبھَارُو. پھولوں کا بوجھ ۔بہت زیادہ مقدار میں پھول۔ سِیُسووَرِ. سروں کی چوٹی۔ نَ. مانند ۔طرح۔ چَنُدَتَتھُ. نصف چاند۔ گَسِنْ. کالے۔ گھَنْ گور. بہت کالا بادل ۔وَرِ. چوٹی۔

ہر عضو پر زیادہ مقدار میں زعفران لگایا گیا۔ جیسے محبت کا دیوتا اپنے تیروں پر زہر لگاتا ہے۔ ان کے سروں پر زیادہ تعداد میں پھول باندھے گئے جیسے آدھا چاند کالے بادل کی چوٹی پر آرام کر رہا ہو۔

۱۷۹۔ جھَسُرُوَ کَپُور بَهُلُ مُهِ چھُدَدَه اُ

نَ پَچُچُوسِهِ دِنَپِه بُدَدَه اُ

رَهَسُچَچھُلِ کِیُرَ اِپَاسَاهَنْ

وَرَدَیَ کِنُکِنِیُ هِنُ سِجُنَاسَنْ

جھَسُرُوَ. پان کا پتہ۔ کَپُور. کافور۔ بَهُلُ. بہت زیادہ۔ مُهِ. منہ میں۔ چھُدَدَه اُ. رکھی گئیں۔ نَ. جیسے ۔مانند ۔طرح۔ پَچُچُوسِهِ. علی الصبح۔ دِنَپِه. دن کے وقت۔ بُدَدَه اُ. جگائے ۔رَهَسْ. جلد بازی ۔چَچھُلِ. چھینٹا ۔کِیُرَ اِ. مکمل کی جاتی ۔پَاسَاهَنْ. صفائی کے عمل سے۔ وَرَدَیَ. انتخاب ۔بہت عمدہ۔ کِنُکِنِیُ هِنُ. زیور کے طور پر پہنی ہوئی چھوٹی گھنٹیاں۔ سِجُنَاسَنْ. ان کے بستر۔

بہت زیادہ زعفران والے ان کے منہ میں پان رکھے گئے۔ یہ علی الصبح جگانے والے سورج

کی مانند تھے۔ جلد بازی چھینٹے سے ان کے حُسن کو مکمل کیا گیا۔ ان کے بستروں پر زیورات والی چھوٹی گھنٹیاں آواز پیدا کر رہی تھیں۔

۱۸۰۔ اِم کِو کے لِ گرِہ سَنّپُنِنٔیَ
مَ اِپُنٔ رَیَنٔ گم یَ اُوِنُنٔیَ
اَچچھٗ اِ گھَرِ گھَر گِیٔ اُرَونَنٔ اُ
اے گ اِکَٹُنٹھٗ کَٹُنٹھٗ مَھٖ دِنَنٔ اُ

اِمُ۔ اس طرح۔ بس۔ کِو۔ کچھ۔ کے لِ۔ محبت کا کھیل۔ گرِہ۔ کر رہے تھے۔ سَنّپُنِنٔیَ۔ مطمئن۔ مَ اِ۔ میں نے۔ پُنٔ۔ تاہم۔ رَیَنٔ۔ رات۔ گم یَ۔ گزاری۔ اُوِنُنٔیَ۔ پوری نہ ہونے والی خواہش کے ساتھ۔ اَچچھٗ اِ۔ جاری تھا۔ گھَرِ گھَر۔ گھر گھر میں۔ گِیٔ اُ۔ خوبصورت گیت۔ رَونَنٔ اُ۔ گائے جارہے تھے۔ اے گ۔ ایک۔ اِکَٹُنٹھٗ۔ اکٹھی ہی۔ کَٹُنٹھٗ۔ غم۔ دُکھ۔ مَھٖ۔ مجھے۔ دِنَنٔ اُ۔ دی گئی تھی۔

اس طرح کچھ خواتین محبت کے کھیل کھیل کر مطمئن تھیں۔ برخلاف اس کے میں نے رات ایک پوری نہ ہونے والی خواہش کے ساتھ گزاری۔ ہر گھر میں خوبصورت گانے کی آواز تھی لیکن مجھے غموں کا ایک باڑ دیا گیا تھا۔

۱۸۱۔ پُنٔ پ اُ سَمرِ اُ پَہِیَ چرِگگ اُ
نِیَمَنٔ جانٔ تَھٖ وِسُوَرَ گگ اُ
گھنٔ جلواہُ بَہُلَ مِلُھے وِنٔ
پَڈِھیَ اَڈِلُ مَ اِ وَتُنٔھٗ تَھے وِنٔ

پُنٔ۔ پھر۔ تاہم۔ پ اُ۔ محبوب۔ سَمرِ اُ۔ میں نے سوچا۔ پَہِیَ۔ مسافر۔ چرِگگ اُ۔ لمبے عرصے سے گیا ہوا ہے۔ نِیَمَنٔ۔ میں اپنے ذہن میں۔ جانٔ۔ جانتی ہوں۔ سوچتی ہوں۔ تَھٖ۔ اس طرح کہ۔ وِ۔ وہ۔ سُورَ گگ اُ۔ سورج کے طلوع کا وقت۔ گھنٔ۔ بہت۔ جل۔ پانی۔ واہُ۔ بہا۔ بَہُلَ۔ بہت آنسو۔ مِلُھے۔ ایک طرف کیے۔ آزاد کیے۔ وِنٔ۔ سیلاب۔ پَڈِھیَ۔ میں نے پڑھا۔ اَڈِلُ۔ اڈلا (ایک نظم)۔ مَ اِ۔ میں نے۔ وَتُنٔھٗ۔ ایک وستو (ایک نظم)۔ تَھے وِ۔ بھی۔ نٔ۔ پھر۔

مسافر پھر میں نے اپنے محبوب کو سوچا جو لمبے عرصے سے دُور تھا اور اپنے ذہن میں خیال

کرتے ہوئے کہ یہ تو پہلے ہی طلوعِ فجر ہے۔ پانی کے ایک سیلاب کی شکل میں بہت سے آنسو بہاتے ہوئے میں نے ایک اڑلا اور ایک وستو پڑھا۔

۱۸۲۔ نِسِ پَهَرُ دَدُه نَے یَ نَنُدِیُ یَ اِ
پِیَ کَهه جَنُپَرِیُ اُنَنُدِیُ یَ اِ
رَیَ نِمِسدَدُه اَدُه ئَ دِیُ یَ اِ
وِدُدِهیُ کامَتُتِیَ ئَ دِیُ یَ اِ

نِسِ۔ رات کو۔ پَهَرُدَدُه۔ آدھے لمحے میں۔ نَے یَ۔ نہ صرف۔ نَنَدِیُ یَ اِ۔ کیا (میرے لیے) نیند ہے۔ پِیَ۔ محبوب۔ کَهه۔ مکالمہ۔ گفتگو۔ جَنُپَرِیُ۔ گفتگو کی۔ اُنَنُدِیُ یَ اِ۔ بے خوابی۔ رَیَ۔ لطف۔ نِمِسدَدُه۔ آدھے کے آدھے لمحے کے لیے۔ اَدُه۔ آدھے۔ ئَ۔ کیا۔ دِیُ یَ اِ۔ دیا۔ وِدُدِهیُ۔ درد۔ عذاب۔ کامَتُتِیَ۔ محبت کا جذبہ۔ ئَ۔ کیا جو۔ دِیُ یَ اِ۔ دیا گیا۔

رات کو آدھے لمحے کے لیے بھی کیا نیند تھی بلکہ بے خوابی تھی۔ جب میں نے اپنے محبوب سے گفتگو کی تو آدھے کے آدھے لمحے کے لیے بھی کیا مجھے محبت دی گئی۔ جو دیا گیا وہ محبت کے جذبے کا عذاب اور درد تھا۔

۱۸۳۔ کِ تَهِ دےسِ نَهه پهُرا جُنهه نِسِ نِمَلُ چَنُدَه
اَہ کَلَرُ اُنَ کُنَنتِ هَنّسَ پهَلُ سے وِ رَونَدَہ
اَہ پایَ اُنَهه پَدُه اِکوا سُلِلیَ پُنّ را اِنّ
اَہ پنچَ اُنَهه کُنّ اِکو اِکاوالیَ بهااِنّ
مَهمَهه اِ اَهوَ پَچچُوسِ نَهه
اوسَسِ اُگهنُ کُسُمَ بهَرُوَ
اَہ مُنّ اُپهِیَ اَنّ رَسِ اُپِ اُ
سَرُ اِسَمَ اِجُ نَ سَرا گهَرُوَ

کِ۔ کیا۔ تَهِ۔ اُس۔ دےسِ۔ ملک۔ دیش میں۔ نَهه۔ نہیں۔ پهُرا۔ چمکتا۔ جُنهه۔ روشنی۔ چمک۔ نِسِ۔ رات کو۔ نِمَلُ۔ بے داغ۔ چَنُدَه۔ چاند۔ اَہ۔ اور۔ کَلَرُ اُ۔ نرم (آواز)۔ نَ۔ نہیں۔ کُنَنتِ۔ آواز دیتا۔ هَنّسَ۔ ہنس راج۔ پهَلُ۔ پھل۔ سے وِ۔ خوراک

بناتا۔ رَوِنّدَہَ۔ لال کنول۔ اَہَ۔ اور۔ پایَ اُ۔ پھر۔ نَّھَہ۔ نہیں۔ پَڈُھ اِ۔ پڑھتے۔ کوا۔ کوئی۔ سُلِلِیَ۔ اچھی بولی جانے والی۔متاثر کرنے والی۔ پُنَ۔ ایک بار پھر۔ رااِنَ۔ شاندار انداز میں۔ اَہَ۔ اور۔ پنچ اُ۔ محبت کی موسیقی۔ نَّھہ۔ نہیں۔ کُنّ اِ۔ چیخے۔آواز پیدا کرے۔کو اِ۔ کوئی۔کاوالِیَ۔ ریٹائرڈ زندگی۔ بھااِنَ۔ جذبات۔کردار۔محبت۔ایک ناچ کی خصوصیت۔ مَھُمَھ اِ۔ خوشبو دیتے ہیں۔ اَھُوَ۔ مزید یہ کہ۔ پَچُچُوسِ۔ علی الصبح۔فجر۔ نَّھہ۔ نہیں۔ اوسَسِ اُ۔ اوس (شبنم)۔گھنُ۔ بہت۔ کُسُمَ بھَرُوَ۔ پھولوں کی کثرت۔ اَہَ۔ اور۔ مُنّ اُ۔ خیال کرے۔پہچانے۔پَہِیَ۔ مسافر۔ اَنّ رَسِ اُ۔ جذبات کے بغیر۔پ اُ۔پیا۔محبوب۔ سَرُ اِ۔ خزاں۔سَمُ اِ۔ سے۔وقت۔جُ۔ وہ۔ نَ۔ نہیں۔ سَرُ اِ۔ آتا۔ گھرُوَ۔ گھر۔

اُس ملک میں (جہاں میرا عاشق ٹھہرا ہے) کیا بے داغ کی چمک رات کو نہیں چمکتی؟ اور کیا راج ہنس سرخ کنول کے پھلوں کو کھاتے ہوئے شریفانہ آواز پیدا نہیں کرتے اور پھر کیا کوئی بھی مقامی زبان میں (پراکرت) فصیحانہ نظمیں نہیں کہتا اور تم نے جو جذبات کو ترک کر دیا ہے کیا کوئی بھی موسیقی والی محبت (پانی کاما) کی ادائیگی نہیں کرتا اور مزید یہ کہ علی الصبح شبنمی پھولوں بھرا گروہ خوشبو نہیں دیتا۔ یا پھر مسافر میں سمجھتی ہوں کہ میرا محبوب جذبات سے عاری آدمی ہے کیونکہ خزاں کے موسم میں (جو محبت کی یادیں پیش کرتا ہے) وہ گھر نہیں آتا۔

ابتدائی موسمِ سرما کا بیان:

۱۸۴۔ سُرِہِ گنُدُھ رمنِیِ اُ سَرُ اُ اِمُ وؤلِیَ اُ
پاوا سُیَ آ اِدِہ نِٹھُ نَ کھَلِ گھرُوَ سَنُبھَرِ اُ
اِمُ اَچِچھُ اُ جنُ کَرُوُنّ مَینّپَدِ بھنُنسَرِ
اَوَلو اِیَ دَھوَلُھَرَ سے یَتُسُ سار بھَرِ

سُرِہِ۔ عمدہ بو۔خوشبو دینے والا۔ گنُدُھ۔ خوشبو۔ رمنِیِ اُ۔ پیاری۔رات کا ایک لقب۔ سَرُ اُ۔ تیر۔محبت کے دیوتا کا ہتھیار۔ اِمُ۔ اس طرح۔ وؤلِیَ اُ۔ گزر گیا۔ پاواسُیَ۔ غیر حاضری۔اُس کی جو سفر پر گیا۔ آاِدِہ نِٹھُ۔ بالکل بے وفا۔بہت ڈھیٹھ۔ نَ۔ نہ نہیں۔

کھَلِ۔ بدمعاش۔ گھرُوُ۔ اپنا گھر۔ سَنبھرِ اُ۔ یاد رکھنا۔ اِمُ۔ اس طرح۔ اَچِھا اُ۔ میں نے جاری رکھا۔ میں رہی۔ جنُ۔ جو۔ وہ۔ کَرُوُنَ۔ ہمدردی سے۔ نازک۔ مَیَنَ۔ محبت کے دیوتا۔ پَڈِ بھِنَنُ۔ زخمی کرگئی۔ چھیدی گئی۔ سَرِ۔ تیر۔ اَولو اِیَ۔ میں نے دیکھا۔ دَھولُھَرُ۔ سفید محل۔ سے یَ۔ سفید۔ تُسسار۔ دھند۔ بھَرِ۔ بھرا ہوا۔

اس طرح موسم خزاں خوش کن انداز میں بھینی خوشبو سے مہکتا ہوا گزر گیا لیکن اُس بے وفا کٹھور نے جو باہر گیا ہوا تھا اپنے گھر کو یاد نہ کیا۔ میری حالت یہی رہی اور پھر ہمدردانہ طریقے سے میں محبت کے تیروں سے چھیدی گئی میں نے وہ محل دیکھے جو دھند سے آلودہ ہو کر سفید ہو گئے تھے۔

۱۸۵۔ جَلِ اُ پَھِیَ سَوُوَنگ وِرہٗ ہَ وِ تڈیڈوِ
سَرُ پَمُکَ کَندَپَپ دَپِپ دَھنُ کَڈبَڈُوِ
تنُ سِجنُھِ دُکِکھ جَنُ نَ آیَ اُ چِتتَھرُوُ
پَرَمَنڈَلُ ھِنڈَنٹ کَوَالِ اُکھَلُ سَبرُوُ

جَلِ اُ۔ جل کر۔ پَھِیَ۔ مسافر۔ سَوُوَنگ۔ میرا تمام جسم۔ وِرہٗ ھَوِ۔ جدائی کی آگ۔ تڈیڈوِ۔ درزوں والی ہوگئی۔ سَرُ۔ تیر۔ پَمُکَ۔ تباہ کی گئی۔ ترک کی گئی۔ گرادی گئی۔ کَندَپَپ۔ محبت کا دیوتا۔ دَپِپ۔ مغرور۔ دَھنُ۔ کمان۔ کَڈبَڈُوِ۔ شپ شپ کی آواز سے۔ تنُ۔ پھر۔ سِجنُھِ۔ وہ آدمی۔ دُکِکھ جَنُ۔ جس نے مجھے دُکھ دیا تھا۔ نَ۔ نہیں۔ آیَ اُ۔ آیا۔ چِتتَھرُوُ۔ میرا دل چرایا۔ پَرَمَنڈَلُ۔ اجنبی دیس میں۔ ھِنڈَنٹ۔ گھوم رہا ہے۔ کَوَالِ اُ۔ بے احساس۔ کھَلُ۔ بدمعاش۔ دھوکے باز۔ سَبرُوُ۔ غیر مہذب۔

مسافر جدائی کی آگ میں جل کر میرے تمام جسم میں درزیں پڑ گئیں۔ محبت کے مغرور دیوتا نے اپنی کمان سے شپ شپ تیر چلائے۔ پھر بھی وہ شخص جس نے میرا دل چرایا میرے پاس نہ آیا جب کہ میں اپنے بستر پر بیمار تھی مگر وہ بے احساس، غیر مہذب، دھوکے باز ایک غیر علاقے میں گھوم رہا ہے۔

۱۷۶۔ تَھہ کنُکھرِاَ نُیَتِٹ نِیَنتِیُ دِسِ پَسرُوُ
لَ اِ دُھکَکَ اُکوسِلِ ھِمَنَّٹ تُسارَبھرُوُ
ھٗ اِیَ آنّا یَرَسِیُ یَلُ بھُوُنھِ پَھِیَ جَلُ
اُوُسَارِیَ سَتتھرَہٗ سَیَلُ کَنّدُ نَنَدَلُ

تَھــہ۔ اور پھر۔ کــنُکھر۔ بھرپور خواہش سے۔ اَنُیَتِٹ۔ بے آرامی سے۔ پریشان ہوکر۔ نِیَـنُتِیَ۔ میں تمنا سے دیکھتی تھی۔ دِس۔ تمام اطراف۔ پَسُرُوَ۔ خلا۔ لَ اِ۔ دیکھو۔ پکڑو۔ ڈُھکَکُ اُ۔ پہنچا تھا۔ کوسِلِ۔ چوری سے۔ ھِمَنَّتُ۔ ابتدائی سرما۔ تُسَارَ بھُرُوَ۔ دھند کے بار سمیت۔ ھُ اِ یَ۔ ہوگیا۔ اَنّا یَرَ۔ ناپسندیدہ۔سِیُ یَلُ۔ ٹھنڈے۔ بھُوَنِہِ۔ کانوں میں۔ پھِیَ۔ مسافر۔ جَلُ۔ پانی۔ اُوَسَارِیَ۔ باہر نکالے گئے۔ سَتَتھرَہُ۔ بھوسے کے بستر سے۔ سَیَلُ۔ تمام۔ کَنّدُ ٹَٹَدَلُ۔ نیلے کنول کے پھولوں کا گروہ۔

اور پھر جب میں تمام اطراف میں آرزو کے ساتھ خلا دیکھ رہی تھی۔ دیکھو (پکڑو) دھند کے بوجھ کے ساتھ موسم سرما کی ابتداء زدانہ انداز میں پہنچ چکی تھی۔ ٹھنڈے مکانوں میں پانی ناپسندیدہ ہوگیا تھا۔ مسافر! تمام نیلے کنول کے پھولوں کا گٹھا بھوسے کے بستر سے باہر نکال دیا گیا تھا۔

۱۸۷۔ سے رنّدِھِنُ گھنسارُوُنُ چَندُنُ پِیَسِیَ اِ
اَھرَكُ اولا لَنکَرنِ مَیَنُ سَنّمِیُ سِیَ اِ
سِیُ ھَنُڈِھن وَجِنِیَ اُگھُسِنُ تَنِ لے وِیَ اِ
چنّبَ لے لُ مِیَنّاھِنُ سَرِسَ اُسے وِیَ اِ

سے رنّدِھِنُ۔ گھریلو نوکرانیاں۔ گھـنّسارُوُ۔ ایک خوشبودار درخت۔ کافور۔ نُ۔ نہ۔ چَندُنُ۔ صندل۔ پِیَسِیَ اِ۔ پیسی جاتی تھیں۔ اَھرَ۔ نچلا ہونٹ۔ كُ اولا۔ رخسار۔ سجاوٹ کی چیزیں۔ لَنکَرنِ۔ سجانے کے لیے۔ مَیَنُ۔ مکھیوں کے چھتے کا موم۔ سَنّمِیُ سِیَ اِ۔ ملایا جاتا تھا۔ سِیُ ھَنُڈِھن۔ ایک درخت۔ سجاوٹ کا مواد۔ صندل۔ وَجِنِیَ اُ۔ بغیر۔ گھُسِنُ۔ زعفران۔ تَنِ۔ جسم۔ لے وِیَ اِ۔ لیپ کیا جاتا۔ چنّبَ۔ چمپا۔ لے لُ۔ تیل۔ مِیَنّاھِنُ۔ مشکل۔ سَرِسَ اُ۔ ساتھ۔ سے وِیَ اِ۔ بہت استعمال ہوتا۔

گھریلو نوکرانیوں سے نہ کافور پسوایا جاتا نہ صندل ہونٹوں اور رخساروں کے لیے مواد کے ساتھ مکھیوں کے چھتے کا موم ملایا جاتا۔ صندل سے آزاد زعفران کا لیپ جسم پر کیا جاتا۔ مشک کے ساتھ چمپا پھول کے تیل کا استعمال بہت ہوتا تھا۔

۱۸۸۔ نّھہ دَلِیَ اِکپُپُوَرَ سَرِسُ جا اِیُ ھَلَھُ
دِجَنُ اِکے وَاوَاسُ نُ پَیَڈُ اُ پھوپھلَھہ

بھُوَنُ پَپُرُو پَرِھرَو پَسُپَپ اِجامِنُھه
اُوَیار اِپَلَلنگھُ وِچھا اِیَ کامِنّھه

نَّھه۔ نہیں۔ **دَلِیَ اِ**۔ دلا جاتا (چکی میں)۔ **کَپُپُورَ**۔ کافور۔ **سَرِسُ**۔ ساتھ۔ **جا اِیُ ھَلَھُ**۔ جائفل۔ **دِجَنُ اِ**۔ استعمال کرنا۔کے **وَاِ**۔ کیکتی پھول۔**وَاسُ**۔ خوشبو۔ **نَ**۔ نہیں۔ **پَیَدَاْ**۔ عام طور پر۔ **پھوپھَلَھه**۔ پان۔ **بھُوَنُ پَپُرُو**۔ مکان کا اوپر والا حصہ۔ **پَرِھرَو**۔ عام استعمال نہ کرتی تھیں۔ **پَسُپَپ اِ**۔ سوتی تھیں۔**جامِنِھه**۔ رات کو۔ **اُوَیار اِ**۔ اندرونی حصہ۔ **پَلَلنگھُ**۔ پلنگ۔بستر۔ **وِچھا اِیَ**۔ بچھا کر۔ **کامِنّھه**۔ پیاری خواتین۔

کافور جائفل کے ساتھ نہیں دلا جاتا تھا۔کیکتی پھول کی خوشبو ان کے ساتھ استعمال نہیں کی جاتی تھی۔عورتیں زیادہ تر مکان کے اوپر والے حصے استعمال نہیں کرتی تھیں بلکہ رات کو درمیانی حصہ میں سوتی تھیں اور اپنے بستروں پر (چادریں) بچھاتی تھیں۔بستروں کو ڈھانپتی تھیں۔

۱۸۹۔ **دُھوُا جَنُ اِتَه اَگُرُوُ گھُسِنُ تَنِ لا اِیَ اِ**
گادَھ اُ نِوَدا لِنگنُ سُھا اِیَ اِ
اَنَنُھه دِوَسَھه سَنِنُھِه اَنگُل مَتُتَ ھُیَ
مَھه اِکَکُھه پَر پَھِیَ نّوے ھِیَ بَمَھُ جُیَ

دُھوُا جَنُ اِ۔ خوشبودار دھوئیں کے لیے جلایا جاتا۔**تَھه**۔ اس طرح۔بھی۔ **اَگُرُوُ**۔ اگر۔ **گھُسِنُ**۔ زعفران۔ **تَنِ**۔ جسم پر۔**لا اِیَ اِ**۔ لگایا جاتا۔ **گادَھ اُ**۔ مضبوط۔ **نِوَدا**۔ ساتھ لگا ہوا۔ **لِنگنُ**۔ جسم سے جسم۔انگ۔عضو۔بدن۔ **سُھا اِیَ اِ**۔ پُر لطف۔ **اَنَنُھه**۔ دوسرے۔ **دِوَسَھه**۔ دن۔ **سَنِنُھِه**۔ حاضری۔ **اَنگُل**۔ اُنگلی۔ **مَتُتَ**۔ لمبائی۔ **ھُیَ**۔ ہوا۔ **مَھه**۔ میرے لیے۔ **اِکَکُھه**۔ تنہائی۔ **پَھِیَ**۔ مسافر۔ **نّوے ھِیَ**۔ داخل ہوا۔شروع ہوا۔ **بَمَھُ جُیَ**۔ ایک لمبہ عرصہ۔ایک جگ۔

اُس وقت اگر بتی جلائی گئی جسم پر زعفران ملا گیا جسم سے جسم لگانا پُر لطف تھا۔دوسرے دن (میرے محبوب کی) حاضری میں یہ انگلی کے برابر لمبا ایک لمحہ تھا۔تاہم میرے لیے میری تنہائی میں یہ ایک جگ تھا جو شروع ہوا۔

۱۹۰۔ **وِلُوَنُتِیُ الھنُت نِند نِسِ دِبُھه رِهِ**
پَذِھیَ وَتُتھُ تَھه پَنُتھِیَ اِکَکلِلَیَ گھَرِهِ

وِلــوَنُتِيَ. نوحہ پڑھتے ہوئے۔اظہارِافسوس کرتے ہوئے۔ اَلهـنُت. نہ رکھتے ہوئے۔نہ پاتے ہوئے۔ نِـنُد. نیند۔ نِـسِ. رات۔ دِبُهه رِهِ. لمبی۔ پَـڑھیَ. میں نے پڑھا۔ وَتُتهُ. وستو۔ تَهه. پھر۔ پَنُتهِيَ. مسافر۔ اِکَکلِلُيَ. اکیلی۔تنہا۔ گھَرِهِ. گھر پر۔

لمبی رات میں نیند حاصل نہ کرتے ہوئے اور اظہارِافسوس کرتے ہوئے پھر میں نے تنہا گھر پر ایک وستو پڑھا۔

۱۹۱۔ دِيَهُ اُساسِهِ دِيُهَرِيَنِ مَهه گَ اِيَ نِرُکَکهُرَ
آ اِئَ نِدَدِيَ نِند تُجَجهُ سُيَ رَنُتِيَ تِکَکهُر
اَنگِهنَ تُهه اَلُهنُتَ دِهتَتهُ کَرُيَلُ پهُرِسُ
سَنُسوسِ اُتَنُ هِمِنُ هام هے مَهه سَرِسُ
هے مَنُتِ کَنُتَ وِلُوَنّتِيَه جَ اِ پَلُتِتَ ناسا سِهُسِ
تنُ تَ اِيَ مُککهُ کهل پا اِمَ اِمُ اِيَ وِجَنُ کِنُ آوِهسِ

دِيَهُ اُ. لمبی۔ ساسِهِ. آہوں کے ساتھ آہیں۔ دِيُهَرِيَنِ. لمبی رات۔ مَهه. میرے لیے۔ گَ اِيَ. گزریں۔ نِرُکَکهُر. غیرمہذب۔ آ اِئَ. نہیں۔ نِدَدِيَ. بےرحم۔ نِند. نیند۔ تُجَجهُ. تجھے۔ سُيَ رَنُتِيَ. سوچتے ہوئے۔ تَکَکهر. چور۔اَنگِهنَ. جسم کے اعضا۔ تُهه. تیرا۔ اَلُهنُتَ. حاصل نہ ہوا۔ دِهتَتهُ. بےوفا۔ کَرُيَلُ پهُرِسُ. تمہارے ہاتھ کا مس ہونا۔ سَنُسوسِ اُ. خشک ہوگیا۔بکھر گیا۔تَنُ. جسم۔ هِمِنُ. دھند۔ هام. پھُن۔جھونکا۔هے مَهه. سونے جیسا۔ سَرِسُ. مشابہ۔ساتھ۔ هے مَنُتِ. ابتدائی سرما۔ کَـنُتِ. محبّ۔ محبوب۔ وِلُوَنّتِيَه. افسوس کرتے ہوئے۔ جَ اِ. جبکہ۔ پَلُتِتَ. واپس آیا۔ ناسا سِهُسِ. نہ حاصل۔ تنُ. پھر۔ تَ اِيَ. اس وقت۔ مُککهُ. جاہل۔بےوقوف۔ کهل. بدمعاش۔ پا اِ. مجرم۔مَ اِ. مجھے۔مُ اِيَ. مراہوا۔ وِجَنُ. جانو گے۔ کِنُ آوِهسِ. کیا آو گے۔

رات میرے لیے لمبی آہیں کھینچتے ہوئے گزری۔ظالم، بےرحم، چور تمہیں سوچتے ہوئے مجھے نیند نہ آئی۔ بےوفا میرے اعضا کو تمہارے ہاتھ کا مس حاصل نہ ہوا۔سونے جیسا میرا جسم موسم سرما کے جھونکوں سے مرجھا گیا ہے۔اگر سردیوں میں میرے محبوب، جب کہ میں تم پر اظہارِافسوس کررہی ہوں کیا تم واپس نہ آؤ گے اور مجھے تسلی دو گے۔ پھر بےوقوف، بدمعاش، مجرم جب میں مرجاؤں گی اور تمہیں یہ معلوم ہوگا کیا تم اس وقت آؤ گے؟

موخر سرما کا بیان:

۱۹۲۔ اِم کَتِنھھِنْ مَ اِگَم اُ پَھِیَ ھے مَنُترِ اُ
سِسِرُوْ پَھُتٹ اُ دُھتُٹ نَاہُ دُورنُتَرا اُ
اُتِنھِیَ جھَکھَڈا کَیَنْ کھَرْ پھَرُس پَوَنِ ھَیَ
تِنْ سُوڈِیَ جھَڈِ کَرِ اَسے سَ تَھہِ تَرُوَیَ گَیَ

اِم۔ اس طرح۔ کَتِنھھِنْ۔ تکلیف میں۔ مَ اِ۔ میں نے۔ گَمِ اُ۔ گزارا۔ پَھِیَ۔ مسافر۔ ھے مَنُترِ اُ۔ ابتدائی موسم سرما۔ سِسِرُوْ۔ سردموسم۔ پَھُتٹ اُ۔ پہنچا۔ دُھتُٹ۔ دھوکا باز۔ نَاہُ۔ میرا شوہر۔ دُورنُتَرا اُ۔ بہت دُور تھا۔ اُتِنھِیَ۔ بدمعاش۔ جھَکھَڈا۔ جھکڑ۔ کَیَنْ۔ آسمان۔ کھَرْ۔ جلد کے لیے نقصان دہ۔ پھَرُس۔ اُس کا مس ہونا۔ پَوَنِ۔ ہوا۔ ھَیَ۔ ہوگئی۔ تِنْ۔ وہ۔ پھر۔ سُوڈِیَ۔ ننگے۔ شاخوں پتوں کے بغیر۔ جھَڈِ۔ بارش کا طوفان۔ جھڑی۔ کَرِ اَسے سَ۔ تمام۔ سب کے سب۔ تَھہِ۔ اس طرح۔ تَرُوَیَ۔ درخت۔ گَیَ۔ ہو گئے۔

مسافر اس طرح تکلیف میں مَیں نے ابتدائی سرما گزارا۔ ٹھنڈا موسم آ پہنچا۔ میرا ظالم خاوند بہت دُور تھا۔ دھوکے باز کاٹنے والے جھکڑ آسمان میں اُٹھے اس آندھی سے ٹکرا کر جب اِس کی طوفانی بارش نے نقصان دیا تو تمام درخت پتوں بغیر ہوگئے (ننگے ہوگئے)۔

۱۹۳۔ چھاىَ پھُلَلُ پھَلُ رَھِیَ اَسے وِ یَ سَ اُنِّیَنْ
تِمِرَنُتَرَیَ دِسَایَ تُھنْ دُھوَانْ بھَرِنْ
مَگّگ بھَگّگ پَنُتھِیَۃ نْ پَوَ سِھہِ ھِمَڈرِنْ
اَجُنَا نَّھنْ ڈھنکھَرْ اِ اَسوسِیَ کُسُمُونْ

چھاىَ۔ سایہ۔ پھُلَلُ۔ پھول۔ پھَلُ۔ میوہ۔ رَھِیَ۔ محروم۔ اَسے وِ یَ۔ بہت نہیں آتے تھے۔ سَ اُنِّیَنْ۔ پرندوں کے ساتھ۔ تِمِرُ۔ اندھیرا۔ اَنُتَرَیَ۔ نظر نہ آنے والا۔ دِسَا۔ آسمان۔ یَ۔ اور۔ تُھنْ۔ برف۔ دُھوَانْ۔ دھند۔ بھَرِنْ۔ کثرت۔ مَگّگ۔ سڑکیں۔ بھَگّگ۔ کاٹ دی گئیں۔ روک دی گئیں۔ پَنُتھِیَۃ۔ مسافرین۔ نْ۔ نہ۔ پَوَ سِھہِ۔ حرکت کرتے۔ ھِمَ۔ دھند۔ ڈرِنْ۔ خوف سے۔ اَجُنَا نَّھنْ۔ لطف والے باغ۔ ڈھنکھَرْ۔ ننگے

بغیر شاخوں کے۔ اِاَ۔ ہوئے۔ سوسِیَ۔ خشک مرجھائے ہوئے۔ کُسمُوَنّ۔ پھولوں کا جنگل۔

سائے، پھولوں پھلوں سے محروم مقامات پر پرندوں کی آمدورفت بکثرت نہ تھی اور آسمان برف اور دھند کی کثرت سے دکھائی دینے والا نہ تھا۔ سڑکیں کٹ گئی تھیں۔ مسافر دھند کے خوف سے حرکت نہیں کرتے تھے۔ لطف دینے والے باغات میں پھولوں کی کیاریاں مرجھائی ہوئی تھیں جیسے فصل کٹی زمین۔

۱۹۴۔ تَرُوُنِہِ گنّنَّ پَمُکِکُیَ نِیَ کے لِیُھَرِہِ
سِسِرَبھُ اِنّ کِ اُجَلُنّ سَرُنّ اَگِّگِیُ ھَرِہِ
آو اَنِیَ کے لِیُ رَسُ اَبِبھنُت رَبھُیَنّ
اُجنا نَّھہ دُمِھِہ وِنَّ کِیُرَا کِوِسَیَنّ

تَرُوُنِہِ۔ نوجوان۔ گنّنَّ۔ عورتیں۔ پَمُکِکُیَ۔ ترک کردیں۔ چھوڑ دیں۔ نِیَ۔ اپنے۔ کے لِیُھَرِہِ۔ محبت کا کھیل۔ گھروندے جن میں ایک جوڑا ملے۔ سِسِرَ۔ سردی کا موسم۔ سرما۔ بھُ اِنّ۔ خوف سے۔ کِ اُ۔ وہ۔ جَلُنّ۔ آگ بناتیں۔ سَرُنّ۔ پناہ۔ سایہ۔ اَگِّگِیُ ھَرِہِ۔ گرم گھروں میں۔ آو اَنِیَ۔ حاصل کی جاتی۔ کے لِیُ رَسُ۔ محبت کا کھیل۔ اَبِبھنُترَبھُیَنّ۔ اندرونی کمرے میں۔ اُجنا نَّھہ۔ پارک۔ لطف لینے والے باغات۔ دُمِھِہ۔ درختوں کے نیچے۔ وِ۔ بالکل۔ نَّ۔ نہ۔ کِیُرَا۔ کیا جاتا۔ کِوِ۔ کوئی۔ سَیَنّ۔ بستر۔ لیٹنا۔ سونا۔

نوجوان عورتیں اپنے عاشقوں کو اپنے گھروندوں میں چھوڑ دیتیں۔ سردی کے خوف سے وہ گرم گھروں میں آگ اور پناہ (سایہ) تیار کرتیں۔ محبت کے کھیل کا لطف کسی اندرونی کمرے میں حاصل کیا جاتا۔ باغات کے پارکوں میں درختوں کے نیچے سونے کا عمل بالکل نہ کیا جاتا۔

۱۹۵۔ مَتَتُ مُکَکُ سَنتھَوِ اُ وِ وَہ گَنُدَھ کَکُرِسُ
پِجَنُ اَدَدھا وَتَتُ اُرَسِیَھِہِ اِکَکھُرَسُ
کُنُدَجَ اُتِتھُ چَچھُنِ پِیِنُ نَنُیَ تھَنِیَ
نِیَسَتَتھُرِ پَلُتُنتِ کے وِسِیَمَنُتِنِیَ

مَتَتُ مُکَکُ۔ نہ ختم ہونے والا۔ سَنتھَوِ اُ۔ اکٹھا کیا گیا۔ وِ وَہ۔ مختلف۔ گَنُدَھ۔ خوشبوئیں۔ کَکُرِسُ۔ بکثرت۔ پِجَنُ اِ۔ پتے۔ اَدَدھا وَتَتُ اُ۔ آدھا کم کیا ہوا۔

رَسِیَھِہِ. رسیا۔ اِکَکھُرَسُ. گنے کارس۔ کُنُدَچُ اُتِتھُ. ایک تہوار کا دن۔ وَرچَچھُنِ. تہوار کا دن۔ پیِنُ نَنُیَ تھَنِیَ. عورتیں موٹے گول اُبھرے ہوئے پستانوں والی۔ نَیَسَتَتھُرِ. اپنے بستروں پر۔ پَلُٹنُتِ. لیٹے ہوئے۔ کے وِ. کچھ۔ سِیمَنُتِنِیَ. عورتیں۔

بہت زیادہ مقدار میں مختلف خوشبوئیں اکٹھی کی گئیں۔ شوقینوں نے گنے کے رس کے اڈھے پیے۔ کندچ اُتتھ نامی تہوار والی دعوت کے دن موٹے گول اُبھرے ہوئے پستانوں والی خواتین (مختلف طریقوں سے خوشی مناتیں) اُن میں سے کچھ خواتین اپنے اپنے بستروں پر بیکار لیٹی کروٹیں بدلتیں۔

۱۹۶۔ کے وِدِنُتِ رِ اُنَاہُ ہَ اُپَپُتِتُھِہ دِنِّھِہِ
نَیَوُ لَلَه کَرُ کے لِ جَنُتِ سِجُنَا سَنِھِه
اِتُتھَنُتَرِ پُنُ پَھِیَ سِجَنُ اِکَکُلِلِیَ اِ
پِ اُ پے سِ اُ مَنُ دُوَا اُ پِمَمُکَهِ لِلِیَ اِ

کے وِ. کچھ۔ دِنُتِ. نے دیا۔ رِ اُنَاہُ ہَ. موسموں کے سردار۔ موسم بہار۔ اُپَپُتِتُھِہ. پیدائش۔ دِنِّھِہِ. دن پر۔ نَیَوُ لَلَه. اُن کے پیارے۔ کَرُ. ایک دوسرے کے ساتھ۔ کے لِ. محبت کا کھیل۔ جَنُتِ. گئیں۔ سِجُنَا. بستروں۔ سَنِھِه. اظہارِ محبت۔ حاضری۔ اِتُتھَنُتَرِ. اُس وقت۔ پُنُ. ایک بار پھر۔ پَھِیَ. مسافر۔ سِجَنُ. بستر پر۔ اِکَکُلِلِیَ اِ. تنہا۔ اکیلی۔ پکڑی ہوئی۔ پِ اُ. پیا۔ محبوب۔ پے سِ اُ. بھیجا۔ مَنُ. دل۔ دُوَا اُ. پیغامبر۔ پِمَمُکَهِ لِلِیَ اِ. محبت سے مفتوح ہو کر۔ محبت کی گرفتار۔

کچھ خواتین نے (خیرات) دی موسموں کے سردار (بہار) کی پیدائش پر۔ اظہارِ محبت کے لیے ان کے محبّ ان کے بستروں پر گئے لیکن اُس وقت مسافر مجھ تنہائی کی گرفتار نے اپنے بستر پر محبت کی مفتوح ہو کر اپنا دل قاصد بنا کر اپنے محبوب کے پاس بھیجا۔

۱۹۷۔ مَ اِ جانِ اُپِ اُ آنِ مَجِجھَ سَنُتوسِھهُ اِ
نَّھهُ مَنِ اَ اُکھَلُ دِھنُتھُ سو وِمَھه مِلِھَھه اِ
پِ اُنَاوِ اُ اِہُ دُوَا اُ گھِوِ تَتَتھُ وِرَہِ اُ
سَچُجُ ھِیَ اُ مَھه دُکَکھُ بھارِ پُوُرِ اُ اَہِ اُ

مَ اِ. میں۔ جانِ اُ. نے جانا۔ سوچا۔ پِ اُ. پیا۔ محبوب۔ آنِ. آئے گا۔ مَجِجھَ. مجھے۔

گھاس کو جنگل میں بکھیرنے والا سردی کا موسم گزر گیا ہے اس کے بعد خوش کن ماگھ کا مہینہ آیا۔ آندھی نے ملایا پہاڑ سے مستقل چلنا شروع کیا۔ وہ لوگ جو اپنے محبوب خاوندوں سے جدا کر دیئے گئے ان کے لیے محبت کی آگ گرم ہو کر چمکنے لگی۔

۲۰۱۔ سَنکے وَ اِجَنٛ اِسُھَنٛ وِ آسُ
وِاسَنُتٛ رَونَنٛ اُدَہٛ دِساسُ
نَوکُسُمُ یَتتٛ ھُیَ وِوِہٛ وے سِ
آ اِ رے ہَ اِ نَوَ سَرَرُ اِوسے سِ

سَنکے وَ اِ. پھول دینے والا درخت کیتکی نامی درخت۔ جَنٛ اِ. پیدا کیے۔ سُھَنٛ. خوبصورت۔ وِ آسُ. پھول کھلے۔ وِاسَنُتٛ. پھولوں کا کھلنا۔ رَونَنٛ اُ. خوبصورت۔ دَہٛ. علاقوں میں۔ دِساسُ. تمام اطراف میں۔ نَوَ. نئے۔ کُسُمُ. پھول۔ یَتتٛ. پتے۔ ھُیَ. ہوئے۔ وِوِہٛ. مختلف۔ وے سِ. لباس میں۔ رنگوں میں۔ آ اِ. بہت زیادہ۔ رے ہَ اِ. چمکتے ہیں۔ نَوَ. نئی۔ سَرَرُ اِ. جھیلوں پر۔ وِسے سِ. خاص طور پر۔

کیتکی کے درخت نے پھولوں کے کھلنے کی خوبصورت نشانی پیدا کی۔ جب یہ کھلتے ہیں تو ان کے کھلنے کا نظارہ ہی خوش کن ہوتا ہے کہ ہر طرف پھول کھل رہے ہوتے ہیں۔ نئے پھول اور پتے مختلف بھیس میں (رنگوں میں) وہاں ہوتے ہیں۔ نئی جھیلوں پر کھیل کود خاص طور پر متاثر کرتے ہیں۔

۲۰۲۔ بَھُہ وِوِہٛ را اِگھنٛ مَنٛ ھَرے ہِ
سِیَ ساوَرَتٛ پُپُپھَنٛ وَرے ہِ
پَنگُرُنِھنٛ چَچِہٛ اُتَنٛ وِچِتَتٛ
مِلِ سَھِیَ ہِ گے اُ گِرَنُتِ نِتُتٛ

بَھُہ. بہت۔ وِوِہٛ را اِ. مختلف۔ گھنٛ. بکثرت۔ مَنٛ ھَرے ہِ. خوش کن۔ سِیَ سَاوَ. سفید۔ گہرے۔ خاکی۔ رَتَتٛ. لال سُرخ۔ پُپُپھَنٛ وَرِہِ. پھولوں سے ڈھکے ہوئے۔ پَنگُرُنِھنٛ. اوپر کے لباس۔ چَچِہٛ اُ. لیپ کرتی ہیں۔ تَنٛ. جسم۔ وِچِتَتٛ. جاذب۔ مختلف رنگوں میں۔ مِلِ. ملتی ہیں۔ سَھِیَ ہِ. سہیلیوں سے۔ گے اُ. گیت۔ گِرَنُتِ. گاتی ہیں۔ نِتُتٛ. مسلسل۔

سہیلیاں بہت بھڑکیلے رنگوں اور زیادہ خوش کن لباس میں سفید گہرے خاکی اور سرخ پھولوں میں ڈھکی ہوئی آپس میں ملتی ہیں اور مختلف جاذب رنگوں سے (ایک دوسرے کے) جسم پر لیپ کرتی ہیں۔ مسلسل گیت گاتی ہیں۔

۲۰۳۔ مَهمَه اُ اَنگِ بَهه گَندھ مواُ
ئَ تَرَنِ پَمُکَكُ اُسِسِرُ سواُ
تَئُ پِکِکهوِم اِمَجَجھُ ہِ سَهيئَن
لَنکوڈَ اُ پَڈِھیَ اُ وَلَلهيئَن

مَهمَه اُ۔ خوشبو۔مہک۔ اَنگ۔ جسم سے۔ بَهه۔ بہت۔ گَندھ۔ عطروالی بُو۔ مواُ۔ دیتی ہیں۔ ئَ۔ گویا کہ۔ تَرَنِ۔ سورج۔ پَمُکَكُ اُ۔ گرادیا۔ختم کردیا۔ سِسِرُ۔ موسم سرما۔ سواُ۔ سوگ۔احساس نقصان۔ تَئُ۔ تب۔ پِکِکهوِ۔ یہ دیکھ کر۔ مَ اِ۔ میں۔ مَجَجھُ ہِ۔ جماعت۔ سَهيئَن۔ سہیلیوں کی۔ لَنکوڈَ اُ۔ لنکوڈ کا نظم۔ پَڈِھیَ اُ۔ میں نے پڑھی۔ وَلَلهيئَن۔ پیاری۔

ان کے جسموں سے خوشبو کی بکثرت مہکار آرہی تھی، گویا کہ موسمِ سرما کی نوحہ گری کو سورج نے شکستہ کردیا تھا۔ یہ دیکھ کر میں نے اپنی پیاری سہیلیوں کی جماعت کے ایک لنکوڈ کا نظم پڑھی۔

۲۰۴۔ گَیَ اُگِمُ ہُ اَ اِ دُسهُه وَرِسُ اُوِوُنِنیَ اِ
سَرُ اُگَیَ اُ اَ اِکَتِنهُ ہِمَنتُ پوَنِنیَ اِ
سِسِرَ پهرَسُ وُلُلِیُ ئُ کَهوَرو وَنُتِیَ اِ
دُکَکُرُوُ گَمِیَ اِ اےِ ہُ نَاهُ سُمَرَنُتِیَ اِ

گَیَ اُ۔ گزرگیا۔گِمُ ہُ۔ گرما۔ اَ اِ دُسهُه۔ تکلیف دہ۔ وَرِسُ۔ بارش کا موسم۔ اُوِوُنِنیَ اِ۔ میں آرزومند ہوئی۔ سَرُ اُ۔ خزاں۔گَیَ اُ۔ چلا گیا۔ اَ اِکَتِنهُ۔ بہت تکلیف سے۔ ہِمَنتُ۔ ابتدائی سرما۔ پوَنِنیَ اِ۔ وجود میں آیا۔ سِسِرَ پهرَسُ۔ موسمِ سرما میں مَیں پہنچی۔ وُلُلِیُ ئُ۔ پگھل کر متاثر ہوا۔ کَهوَ۔ کسی نہ کسی طرح۔مشکل سے۔رو وَنُتِیَ اِ۔ روتے ہوئے۔ دُکَکُرُوُ۔ دُکھ دیتا ہوا۔برداشت کے لیے مشکل۔ گَمِیَ اِ۔ گزرا۔ اےِ ہُ۔ یہ۔ نَاهُ۔ اپنے خاوند۔ سُمَرَنُتِیَ اِ۔ اُسے یاد کرتے ہوئے۔

ناقابلِ برداشت گرما گزرا جب کہ میں برسات کی خواہش مند تھی۔خزاں بہت دُکھ دیتی

ہوئی گزری میں ابتدائی سرما میں پہنچی روتی ہوئی، تاہم میں نے اسے اس کے سرد احساس کے ساتھ گزارا۔اب میں دُکھی ہوکر اپنے خاوند کو سوچتے ہوئے اس (بہار) کو گزار رہی ہوں۔

۲۰۵۔ واهِ جَنُ اِ نَوَ کِسَلِیَ گروهِنُ
مَهُمَاسَ پَچِهُ نَنُ تَرُوُوَرے هِنُ
رُوُنٌ جهُنُ لَچِهُ هِ وَنٌ بهَمُرُوُ چهُدَدُه
کے وَیَ کَلِیُ هِ رَسُگُندہ لُدَدُه

واهِ جَنُ اِ. وہ جو پیدا ہوئیں۔ نَوَ. نئی۔ کِسَلِیَ. کلیاں۔ گروهِنُ. ہاتھوں میں۔ مَهُمَاسَ. ماگھ کا مہینہ (بہار)۔ لَچِهُ. دیوی۔ نَنُ. گویا کہ۔ تَرُوُوَرے هِنُ. درخت اُٹھائے ہوئے۔ رُوُنٌ جهُنُ. بھنبھناہٹ۔ کَرے هِ. کرتی ہیں۔ وَنٌ. جنگل میں۔ بهَمُرُوُ. مکھیاں۔چهُدَدُه. تیزی سے حرکت کرتی ہیں۔ کے وَیَ کَلِیُ هِ. کیتکی کی کلیوں پر۔ رَسُگُندہ لُدَدُه. رس اور خوشبو کے لالچ میں۔

ایسے ہوا کہ گویا بہار کی دیویاں درختوں نے اپنے ہاتھوں میں اُٹھائی ہوئی تھیں۔ جونئی اُگنے والی کلیاں تھیں۔ شہد کی مکھیاں بھنبھناتے ہوئے کیتکی کے پھولوں سے رس اور خوشبو کے لالچ میں جنگل میں گھس جاتی ہیں۔

۲۰۶۔ وِجُهنُتِ پَرُوُپِپَرَ تَرُوُ لِهنُتِ
کَنُتَگَّ تِکَکهُ تے نَهه گَنَّنُتِ
تَنٌ دِجَن اِرَسِیَهْ رَسِیَهُ لوهِ
نَّهه پا اُگَنِ جَنُ اِ پمَمُوهِ

وِجُهنُتِ. ڈنک مار کر۔ پَرُوُپِپَرَ. ایک دوسرے کو۔ تَرُوُ. درخت۔ لِهنُتِ. چاٹتی ہیں۔ کَنُتَگَّ. کانٹوں کی تیز نوکیں۔ تِکَکهُ. تیز نوکیں۔ تے. وہ۔ نَهه. نہیں۔ گَنَّنُتِ. پرواہ کرنا۔خیال رکھنا۔تَنٌ. جسم۔ دِجَن اِ. دینا۔رَسِیَهْ. رسیا۔لطف اُٹھانے والا۔ رَسِیَهُ. برباد کی جاتی ہے۔ لوهِ. لالچ۔خواہش۔ نَّهه. نہیں۔ پا اُ. پاتا۔گَنِ جَنُ اِ. پرواہ کرتا۔ پمَمُوهِ. اپنی بے وقوفانہ محبت کی وجہ سے۔

وہ (مکھیاں) ایک دوسری کو ڈنک مارتی ہیں درختوں کو چوستے ہوئے وہ کانٹوں کی تیز نوکوں کی پرواہ نہیں کرتیں۔محبت سے لطف اُٹھانے والے کا جسم لطف کی خواہش میں برباد کر دیا جاتا

ہے۔ وہ اپنی احمقانہ محبت کی وجہ سے اپنے اس گناہ کی پرواہ نہیں کرتا۔

۲۰۷۔ مَهه پِکِکھُوِ وِنُبھِ اُ مَنِهِ هُوُاُ

سُنِ پَهِیَ کَهه اُروَنّجَنُ رُوُاُ

مَهه۔ ماگھ کا مہینہ۔ پِکِکھُوِ۔ دیکھ کر۔ وِنُبھ اُ۔ حیرت۔ مَنِهِ۔ میرے دل میں۔ هُوُاُ۔ پیدا ہوئی۔ سُنِ۔ سُن۔ پَهِیَ۔ مسافر۔ کَهه اُ۔ میں نے پڑھا، کہا۔ رَوَنّجَنُ۔ رامانیہ (ایک نظم)۔ رُوُاُ۔ باوزن نظم۔

بہار کو دیکھ کر میرے (ذہن میں) دل میں حیرت پیدا ہوئی۔ سنو، مسافر! (تب) میں نے رامانیہ نظم (باوزن) پڑھی۔

۲۰۸۔ پَجَنُلَنُتَ وِرَهُ گِگ تِوُوَ جهالا اُلَنُ

مَیَرُدَدُه اُوِ گَجُنَنُتُ لَهِرِ گهَنَّ بهااُلَنُ

سَهُه وِ دُسُهُه دَتَتُرَ وِچُرِجَنُ اِسَببهَیَنُ

مَهُه نے هَهَ کِوِدُگگ وِنِجَنُ اِنّبَبهَیَنُ

پَجَنُلَنُتَ۔ آگ پکڑلی۔ وِرَهُ گِگ۔ جدائی کی آگ۔ تِوُوَ۔ گرم۔ دکھ دینے والا۔ نا قابلِ برداشت۔ جهالا اُلَنُ۔ گرمی۔ شعلہ۔ روشنی۔ چمک۔ مَیَرُدَدُه اُ۔ محبت کا دیوتا۔ وِ۔ وہ۔ گَجُنَنُتُ۔ گرجتا ہے۔ لَهِرِ۔ ایک لہر۔ گهَنَّ۔ بکثرت۔ بهااُلَنُ۔ چمک سے بھرا ہوا۔ سَهُه وِ۔ سہہ جائے۔ برداشت کرے۔ دُسُهُه۔ مشکل سے برداشت۔ دَتَتُرَ۔ نا قابلِ عبور۔ فتح کے نا قابل۔ وِچُرِجَنُ اِ۔ کسی کے متعلق سوچنا۔ زیرِ غور لانا۔ سَببهَیَنُ۔ خوف والا۔ ڈرانے والا۔ مَهُه۔ میری۔ نے هَهَ۔ محبت۔ کِوِ۔ کیوں۔ وِنِجَنُ اِ۔ مصروف کرنا۔ بیچنا۔ نّبَبهَیَنُ۔ بے خوف۔ ڈر کے بغیر۔

اُس وحشی شعلے سے بھری ہوئی جدائی کی آگ سے محبت کا دیوتا گرجتا ہے۔ ایک لہر، چمک دمک کی بہتات ان سب کو کس نے اُس وقت برداشت کیا جب برداشت کرنا مشکل تھا جسے عبور کرنا خوف کے ساتھ مشکل تھا۔ میری محبت کا قلعہ ہی بے خوف کیوں بیچا گیا۔

۲۰۹۔ کِنسُوِیَ اِکَسِنُ گهَنَ رَتُتواسُ

پَچَچُکَکهُ پلاس اِدُهیَ پلاس

سَوِ دَسَسُهَه هُوِئَ پهنُجنے ئَ
سَنُجَنِ اُ اَسُهَه وِ سُهنج نے ئَ

کِنُسُوِئَ اِ۔ کنسوکا کے درخت۔ کَسِئَ۔ سیاہ بادل۔ گھَنَ۔ بکثرت۔ رَتُتَواسُ۔ خون برسانے والے۔ پَچَچُکَکهُ۔ نظر آنے والے۔ پلاس۔ پلاسا کے درخت۔ دُهئَ۔ یقیناً۔ پلاس۔ دیو۔جن۔بھوت۔ سَوِ۔ تمام چیزیں۔ دُسَسُهَه۔ مشکل سے برداشت ہونے والے۔ هُوِئَ۔ ہوگئیں۔ پهنُجنے ئَ۔ آندھی۔تیز ہوا۔ سَنُجَنِ اُ۔ پیدا کی۔ اَسُهَه۔ ناخوشی۔ وِ۔ بھی۔سُهنج نے ئَ۔ سہانجنہ کا درخت۔

کِنسوکا کے درخت کثرت کے ساتھ سیاہ بادلوں میں خون برسانے والے تھے۔ پلاسا کے درخت یقیناً (گوشت خور) دیو تھے جو دکھائی دے رہے ہوں۔ تمام اشیا ناقابلِ برداشت ہوگئیں۔آندھی کی وجہ سے۔سہانجنہ کے درختوں نے بھی ناخوشی ہی پیدا کی۔(گوشت خور جیسے نام سے ظاہر ہے) سہانجنہ (اپنے خوش کن سرخ رنگ کے باوجود)۔

۲۱۰۔ نِوَڈُنُت رے ئُ دَهرُپِنُجَ رِئِ هِ
اَهِیَیَرُ تَوِئَ نَوَمَنُجَ رِئِ هِ
مَرُوُسِیَلَ وا اِمَهِ سِئِ یَلَنُٹ
نَهَ جَنُ اِ سِئِ اُ نَنُ کهوُ اِ تَنُٹ

نِوَڈُنُت۔ درمیانی خلا کے بغیر۔بکثرت۔ رے ئُ۔ پھولوں کی کھاد والی گرد۔(زمین کو زرخیز بنانے والا غبار)۔ دَهرُ۔ زمین۔پِنُجَ رِئِ هِ۔ سرخ زرد بنا دیا۔ اَهِیَیَرُ۔ بہت زیادہ۔ بکثرت۔ تَوِئَ۔ مجھے دُکھ دیا۔گرم کیا۔ نَوَمَنُجَ رِئِ هِ۔ نئے پھولوں کا چھڑکاؤ۔ مَرُوُ۔ آندھی۔سِیَلَ۔ ٹھنڈی۔ وَا اِ۔ ہوا چلی۔مَهِ۔ زمین۔ سِئِ یَلَنُٹ۔ ٹھنڈا کر دیا۔ نَهَ۔ نہیں۔ جَنُ اِ۔ پیدا کی۔ سِئِ اُ۔ ٹھنڈک۔ نَنُ۔ نہیں۔ کهوُ اِ۔ پھینکا۔ تَنُٹ۔ تھکاوٹ۔ کمزوری۔بیہوشی۔

جب انہوں نے اپنے بکثرت چھڑکاؤ سے زمین کو لال پیلا بنا دیا تو نئے پھولوں کے برسنے نے مجھے زیادہ پریشان کیا۔ٹھنڈی تیز ہوا چلی زمین کو ٹھنڈا کیا (لیکن میرے لیے) اس نے ٹھنڈک پیدا نہ کی بلکہ اس نے کمزوری (بیہوشی) (کو مجھ پر) پھینکا۔

۲۱۱۔ جَسُ نامُ اَلِکَکُ اُکَھِہ اِلواُ
نَّھُہ ھَرُ اِکھنّدَدھُ اَسو اُ سواُ
کَنُدَ پَپدَپپُ سَنُت وِیَ اَنُگِ
ساھارُوُ نّاھُ ئً سَھار اَنُگِ

جَدُں۔ جسے۔ نامُ۔ نام سے۔ اَلِکَکُ اُ۔ جھوٹا۔ دھوکا دینے والا۔ کَھِہ اِ۔ کہتے ہیں۔ لواُ۔ سارے لوگ۔ دنیا والے۔ نَّھُہ۔ نہیں۔ ھَرُ اِ۔ لے گیا۔ کھنّدَدھُ۔ نصف لمحے۔ اَسو اُ۔ بے غم۔ سواُ۔ میرا غم۔ کَنُدَ پَپ۔ محبت کا خدا، دیوتا۔ دَپَپُ۔ جہالت۔ سَنُت وِیَ۔ پریشان کیا۔ اَنُگِ۔ میرے جسم کو۔ ساھارُوُ۔ میرا سہارا۔ نّاھُ۔ میرا خاوند۔ ئً۔ نہ کہ۔ سَھار۔ آم کا درخت۔ اَنُگِ۔ میرے جسم کا۔

جس درخت کو دنیا (عام لوگ) جھوٹا نام دیتی ہے (اشوک غم سے آزاد) وہ میرے غم کو آدھے لمحے کے لیے بھی نہ لے گیا۔ محبت کے دیوتا کی جہالت سے میرے جسم کو عذاب دیا گیا۔ میرا سہارا میرا خاوند ہے۔ آم کا درخت میرے جسم کا سہارا نہیں۔

۲۱۲۔ لَہِ چھِدُدُ وِیَنُبھ اُوِرَہُ گھورُوُ
کَرِتَنُدُ اُ سُنِّ اُرِدُنُت مورُو
سِھہِ چَدِ اُ پِکِکھُ مایَنُدساہ
سُنِ پَنُتھِیَ جَنُ مَ اِ پَدِھ یَ گاہ

لَہِ۔ لیتے ہوئے۔ پکڑتے ہوئے۔ چھِدُدُ۔ موقع حاصل کیا۔ وِیَنُبھ اُ۔ خوف۔ وِرَہُ۔ جدائی کا۔ گھورُوُ۔ بڑھ گیا۔ کَرِ۔ کیا۔ پیدا کیا۔ تَنُدُ اُ۔ ناچ۔ سُنِّ۔ میں نے سنا۔ رِدُنُت۔ چیختا تھا۔ مورُو۔ ایک مور۔ سِھہِ۔ مور۔ چَدِ اُ۔ اُڑتے ہوئے۔ پِکِکھُ۔ دیکھ (سُن)۔ مایَنُد۔ مائی روبولان درخت۔ ساہ۔ شاخ۔ سُنُ۔ سُن۔ پَنُتھِیَ۔ مسافر۔ جَنُ۔ جو۔ مَ اِ۔ میں نے۔ پَدِھ یَ۔ پڑھا۔ گاہ۔ گاتھا۔

اس موقع کو حاصل کرتے ہوئے جدائی کا خوف (مجھ میں) بڑھ گیا۔ میں نے ایک مور کو چیختے ہوئے سنا۔ جب اس نے اپنا ناچ شروع کیا تو سن مسافر وہ گاتھا جو میں نے پڑھا اُس مور کو دیکھ کر جو اُڑتا ہوا مائی روبولان درخت کی شاخ پر پہنچا۔

۲۱۳۔ دُوْ اِجَنْ اُدُوْ اِیَ وَرْہِ نِیْ ھنْ کَیَھہ رِسَ نَنْتُوَرہ مِمْ
گَیَ نّے پَسَرِیَن وَدم گھنْ بھنْتِیُ مُنّیَ پُنْ دُمَنْ

دُوْ اِجَنْ اُ۔ نقصان دیا گیا۔ میں نے دکھ محسوس کیا۔ تکلیف اُٹھائی ۔دُوْ اِیَ۔ دکھی ہوتے ہوئے۔ وَرْہِ نِیْ ھنْ۔ مورنیوں کو۔ کَیَھہ رِسَ۔ بنائی ہوئی۔ نَنَتْ۔ ناچ۔ وَرہ مِمْ۔ مور کی دم کے پر۔ گَیَ نّے۔ آسمان۔ پَسَرِیَن۔ پھیلے۔ گھنْ۔ زیادہ۔ بھنْتِیُ۔ غلطی۔ مُنّیَ۔ پہچاننا۔ خیال کرنا۔ پُنْ۔ ایک بار پھر۔ دُمَنْ۔ تکلیف اُٹھائے۔

متاسف مورنیوں کی وجہ سے میں نے بھی دُکھ محسوس کیا پر (خوش ہوئی) جب مور کی دم ناچتے ہوئے پھیلی۔ ایک بار پھر میں دُکھی ہوئی جب میں نے جوان درختوں کو آسمان تک پہنچنے کی غلطی کرتے ہوئے خیال کرتے ہیں کہ وہ بادل کو گلے لگالیں گے۔

۲۱۴۔ اِہْ گَاہَ پَڈِھہ وِ اُتِتھِیَ رُوْوَنْتْ
چِرْجُنَنْ دُککھُ مَنْ سَنبھَرَنْتْ
وِرَہْ گِگْ جھال پَجَنلِ اَ اَنگِ
جَجَنْرِیَ اُبانِھنْ تَنْ اَ نَنگِ

اِہْ۔ وہ۔ یہ۔ گَاہَ۔ گاہا (ایک نظم)۔ پَڈِھہ وِ۔ پڑھتے ہوئے۔ اُتِتھِیَ۔ میں اُٹھی۔ رُوْوَنْتْ۔ روتی ہوئی۔ چِرْ۔ ایک لمبے عرصے بعد۔ جُنَنْ۔ کم ہوگئے تھے۔ گھٹ گئے تھے۔ دُککھُ۔ آلام۔ مَنْ۔ اپنے دل میں۔ سَنبھَرَنْتْ۔ میں نے یاد کیے۔ وِرَہْ گِگْ۔ جدائی کی آگ۔ جھال۔ شعلے۔ پَجَنلِ اَ۔ بھڑک اُٹھے۔ اَنگِ۔ میرے اعضا میں۔ جَجَنْرِیَ اُ۔ تباہ کی گئی۔ بانِھنْ۔ تیروں سے۔ تَنْ۔ میرا جسم۔ اَ نَنگِ۔ محبت کا دیوتا۔

میں وہ گاتھا پڑھتے ہوئے روتی ہوئی اُٹھی۔ تب میں نے اپنے دل میں ان غموں کو یاد کیا جو ایک لمبے عرصے بعد کم ہوگئے تھے۔ جدائی کی آگ کے شعلے میرے اعضا میں بھڑک اُٹھے محبت کے دیوتا نے اپنے تیروں کے ساتھ میرا جسم تباہ کر دیا تھا۔

۲۱۵۔ گھنْ مَنْ اُدسُھہ جَمکَال پاسُ
وَرَکسُ مِھِہ سوہِ اُدَس دِساسُ
گَیَ نَوَدْ نَرَنتَرْ گَینْ چُوَیَ
نَوَ مَنجَرِ تَتَھہ وَسَنتْ ھُوَیَ

گھڑ. اس لمحے۔ مُڑ اُ. میں نے خیال کیا۔میں نے سمجھا۔دُسُھہ. نا قابلِ برداشت۔ جَمُ. موت کا دیوتا۔ کَال. زمانہ۔وقت۔موسم۔ پاسُ. پھندا۔ وَرُ. قسم۔ایسی شے جس کا کوئی خواہش مند شخص ہو۔کُسُ مِھِ. پھول۔پھولوں کے کھلنے کا چھڑکاؤ۔ سوہِ اُ. خوبصورت ہوئے۔ دَس. طرف۔ دِساسُ. ہرجگہ۔ گَیَ. گئے۔ نِوَڈ. فاصلے بغیر۔ساتھ ملے ہوئے۔ نِرَنتَرُ. مسلسل۔ گَیَنِ. آسمان۔ چُوَیَ. آم کے درخت۔نَوَ مَنجَرِ. نئے پھولوں کا کھلنا۔ تَتُھ. پھراُس جگہ۔ وَسَنتُ. بسنت بہار۔ھُوَیَ. وجود میں آئے۔

میں نے اس موسم کو ایسا نا قابلِ برداشت پایا جیسے موت کے دیوتا کا عصری پھندا۔ پھولوں کے کھلنے نے ہرطرف حُسن پیدا کیا۔ گھنے آم کے درخت آسمان تک اُٹھ گئے۔ان کے درمیان کوئی فاصلہ نہ تھا۔پھر بہار کے موسم میں پھولوں کے نئے سرے سے پیدا ہونا وجود میں آیا۔

۲۱۶۔ تَھِ سِھرِ سُرُ تَتَیَ کِسَنُ کَایَ
اُچَچُرَہِ بھَرُہُ جَنُ وِوِہُ بھایَ
آ اِ مَنُھرُوُ پَتُتُ مَنوُ ھَرِیُ اُ
اُچَچُرَھِنُ سَرُسُ مَھُیَرُ جھُنِیُ اُ

تَھِ. پھر۔ سِھرِ. چوٹی۔سُرُ تَتَیَ. سرکتکا ایک درخت کا نام۔ کِسَنُ. کالے۔ کَایَ. پرندے۔ اُچَچُرَہِ. آوازیں نکالیں۔ بھَرُہُ. بھراتا۔ایک روایتی ناچ کا نام۔جَنُ. آدمی (ناچنے والا)۔ وِوِہُ. مختلف۔اقسام۔ بھایَ. جذبات۔ آ اِ. بہت زیادہ۔ مَنُھرُوُ. خوش کن۔ پَتُتُ. حاصل کیا۔پہنچا۔فائدہ اُٹھایا۔ مَنوُ ھَرِیُ اُ. خوش کرنے والا۔ اُچَچُرَھِنُ. آواز نکالی۔سَرُسُ. دلکشی بھری۔میٹھی۔ مَھُیَرُ. مکھیاں شہد کی۔جھُنِیُ اُ. آواز۔

پھر سرکتکا درخت کی چوٹی پر کالے پرندے ہرطرح کے جذبات کا اظہار کر رہے تھے جیسے کہ بھرت ناچ ناچنے والا کرتا ہے۔نہایت خوش کن موسم بہار پہنچ چکا تھا۔شہد کی مکھیاں میٹھی آواز نکال رہی تھیں۔

۲۱۷۔ کَارَند کَرِہ تَھ کِیُرَ بھا اِ
کَارُوَنَ پَ اُکَکُ اُتھ کُنا اِ
آ اِ اے رِسُ مَیَنُ پَرُوُوَسِی اُ
کَھ کَھُوَ دھرَنُتِیُ کَنُتھُ جِیُ اُ

کَارَنُد۔ چھوٹی ٹہنیوں کا بنا ہوا گھونسلہ۔ کَرِہِ۔ بناتے ہیں۔ تَھہ۔ پس۔ اس طرح بھی۔ کِیُرَ۔ طوطے۔ بھاا۔ محبت۔ شفقت۔ کَارُوَنُ۔ نرمی۔ نرم۔ پَ اُکَکُ اُ۔ پوگکا پرندہ۔ تَھہ۔ بھی۔ اس طرح۔ پس۔ کُنااِ۔ چیختا ہے۔ آواز نکالتا ہے۔ آاِ۔ آہ۔ اے رِسُ۔ اس حالت میں۔ مَیَنُ۔ جنسی جذبہ۔ پَرُوَوُسِی اُ۔ طاقت رکھتے ہوئے۔ اس طرز سے۔ کَھہ۔ مشکل سے۔ کَھوَ۔ دُکھ کے ساتھ۔ دَھرَنُتِیُ۔ میں برداشت کرتی ہوں۔ کَتِتھہُ۔ تکلیف۔ جِیُ اُ۔ زندگی۔

پھر طوطے پیار سے اپنے گھونسلے بناتے ہیں۔ پھر پوکا پرندے نرم آواز نکالتا ہے۔ آہ (میں) مشکل سے دکھ کے ساتھ ایک ایسی زندگی برداشت کر رہی ہوں جس پر ایسی محبت کا غلبہ ہے۔

۲۱۸۔ جَلُرَھِیَ مے ہَ سَنُتَوِ اَکا اِ
کِمُ کو اِلُ کَلَرُ اُ سَھنُ جا اِ
رَمُنِیُ یَنُ رَتِتھِہِ پَر بھُمَنُتِ
تُورارَوِ تِھُیَنُ بَھرُیَنُتِ

جَلُ۔ پانی۔ رَھِیَ۔ محروم۔ نہ رکھنے والا۔ مے ہَ۔ مینہ۔ سَنُتَوِ اَ۔ پریشان۔ کا اِ۔ جسم۔ کِمُ۔ کیسے۔ کو اِلُ۔ کوئل۔ کَلَرُ اُ۔ نرم آواز۔ سَھنُ۔ برداشت کیا۔ جا اِ۔ جائے۔ رَمُنِیُ یَنُ۔ خواتین کی جنس۔ رَتِتھِہِ۔ گلیوں میں۔ پَرِ بھُمَنُتِ۔ مٹرگشت کرتی ہیں۔ تُورارَوِ۔ تُرھی، ایک بلند آواز موسیقی کا آلہ۔ تِھُیَنُ۔ تین دنیاؤں کے لوگ۔ بَھرُیَنُتِ۔ بہرا بناتی ہیں۔

جس شخصیت کے جسم کو بے آب بادلوں نے پریشان کیا ہوا ہو، وہ کوئل کی نرم آواز کو کیسے برداشت کرے۔ خوبصورت خواتین کی جنس گلیوں میں مٹرگشت کرتی ہے لوگ ترہیوں کی شور والی آواز سے تینوں دنیاؤں کو بہرا بنا رہے ہیں۔

۲۱۹۔ چَچَرِہِ گے اُ جھنُ کَرِو تَالُ
نَچِچَیَ اِ اَاُوُوسَنُت کالُ
گھَنُ نِوڈُ ھارَ پَر کھِلَلرِیُ ھِنُ
رُونجھَنُ رامے ھَلُ کِنُ کِنّیُ ھِنُ

چَچَرِہِ۔ ناچ اور موسیقی کی ایک ادائیگی۔ گے اُ۔ گیت۔ جھنُ۔ خوشگوار آواز پیدا کرنا۔ کَرِو۔ بناتے ہیں۔ تَالُ۔ تالی بجانا۔ موسیقی کی ضرب۔ نظم کا وزن پیدا کرنا۔ نَچِچَیَ اِ۔ ناچنا۔

اَاُوَوٗ. قابلِ ذکر۔ جس کا نمونہ پہلے نہ ہو۔ وَسَنُت. بسنت بہار۔ کالُ. زمانہ۔ گھَنٗ. گھنا۔ بکثرت۔ نِوڈ. خلا کے بغیر۔ اَن گنت۔ ھارَ. نیکلس، ہار۔ پَرِ کھِلّلِرِیٗ ھِنٗ. کھیلتے ہوئے بچے کو گود میں یا گھٹنوں پر جھلانا۔ رُوُنــجَھــنٗ. دھات کے زیورات کی آواز۔ راُ. آواز۔ پرندے کی چیخ۔ مے ھَلُ. کمر بند (عورتوں کا)۔ کِنٗ کِنّیٗ ھِنٗ. چھوٹی گھنٹیاں جو زیور کے طور پر پہنی جائیں۔

کرکری (ناچ اور موسیقی کی باجماعت ادائیگی) میں ناقابل مشابہ موسم بہار کو ناچ کرتے ہوئے گیت گاتے ہوئے اور گیت میں ترنم پیدا کرتے ہوئے عورتیں ان گنت ہاروں کے ساتھ کھیلتی ہیں جب کہ انہوں نے اپنے کمر بندوں میں گھنٹیاں باندھی ہوئی ہیں جو جھن جھن کی آواز نکالتی ہیں۔

۲۲۰. کَجُنَنُتِ تَرُوُنِ نَوجُوَوُنِیٗ ھِنٗ
سُنِ پَڈِھیَ گاہِ پِ اَکَنُکھِرِیٗ ھِنٗ

کَـجُـنَنُتِ. زور سے بولتی ہیں۔ بیکار بولنا۔ بکواس کرنا۔ تَرُوُنِ. نوجوان لڑکیاں۔ نَوَ. نئے موسم کی تبدیلیاں۔ نئی خواتین۔ جُـوَوُنِیٗ ھِنٗ. جوان عورتیں۔ سُنِ. سُنو۔ پَـڈِھیَ. پڑھا۔ گاہِ. گاتھا۔ پِ اَ. محبوب۔ کَنُکھِرِیٗ ھِنٗ. خواہش مند ہوتے ہوئے۔

لڑکیاں بیکار بولتی تھیں۔ سنو وہ گاتھا جو نوجوان خواتین اپنے محبوبوں کی خواہش مند ہو کر پڑھ رہی تھیں۔

۲۲۱. اے آرِسنِمِ سَمُ اے گھنٗ دِنٗ رَہٗ سوی رَنُمِ لویَنمِ
اَچِھِیَنٗ مَھہ ھِیَ اے گُندَپُپو کھِوَ اِ سَرُجالَنٗ

اے آرِسـنُـمِ. اس طرح کے موقع پر۔ سَمُ اے. موسم کی دقت۔ گھـنٗ. گھنے۔ عظیم۔ دِنٗ. دن۔ رَہٗ سـوی رَنُـمِ. جلد بازی۔ اشتیاق۔ لـویَـنمِ. لوگوں کے ہجوم۔ اَچِـھِیَـنٗ. بکثرت۔ مَھـہ. میرے۔ ھِیَ اے. دل میں۔ گـنُـدَپُپُ. محبت کا دیوتا۔ کھِوَ اِ. پھینکے۔ سَرُجالَنٗ. تیروں کا بنڈل۔ تیروں کا گٹھا۔

ایسے موقع پر اس عظیم دن لوگوں کے ہجوم کے جذباتی احترام میں محبت کے دیوتا نے اپنے تیروں کا جھرمٹ ہی میرے دل میں اُتار دیا۔

۲۲۲۔ جَ اِ اَنْ کَکھُرُو کَھہِ اُم اِ پَہِیَ
گھَنْ ڈُککھا اُ نِنِیَ ہٗ مَینْ اگِگ وِرِھنِ پَلِتِتھہِ
تَنْ پھِرَسَ اُ مِلِھہٖ تُھہ وِنْ یَم گِگ پَبھِنجَنْ جھَتِتھہِ
تِمْ جَنپِیَ جِمْ کُوَ اِنَّھہ تَنْ پَبھِنِیَ جنْ جُتَٹ
آسِی سِووَرُکا مِنِھہِ وَٹُنا اُوْ پَڈِ اُتُٹ

جَ اِ. اگر۔ اَنْ کَکھُرُو. غصے کے انداز میں۔ غیر نرم لہجے میں۔ کَھہِ اُ. میں نے کہا۔ م اِ. میں نے۔ پَہِیَ. مسافر۔ گھَنْ. بہت۔ ڈُککھا اُ. دُکھ۔ نِنِیَ ہٗ. سے بھری ہوئی۔ مَینْ اگِگ. مجھ میں آگ۔ وِرِھنِ. جدائی ستائی۔ پَلِتِتُھہِ. آگ لگی۔ تکلیف کے لیے بنائی گئی۔ تَن. جسم۔ پھِرَسَ اُ. تندی سے۔ خفگی سے۔ مِلِھہٖ. ایک طرف کر دینا۔ تُھہ. تو۔ وِنْ یَم گِگ. نرمی سے۔ پَبھِنجَنْ. خطاب کرنا۔ جھَتِتھہِ. فوراً۔ اچانک۔ تِمْ. اس طرح۔ جَنپِیَ. بولنا۔ کہنا۔ جِمْ. گویا کہ۔ کُوَ اِ. غصے ہو۔ نَّھہ. نہ۔ پَبھِنِیَ. خطاب کرنا۔ جَنْ. جو۔ جُتَٹ. مناسب ہو۔ آسِیَ سِوِ. نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ وَرُکا مِنِھہِ. شاندار پیاری خاتون نے۔ وَٹُنا اُ. مسافر۔ پَڈِ اُتُٹ. الوداع کہا۔ جانے کی اجازت دے دی۔

مسافر اگر میں غیر نرم انداز میں بولی ہوں تو میں تکلیف سے پُر ہوں ایک ایسی تنہا عورت جو جدائی کی آگ کے شعلوں میں ہے تو میری تندی کو نظر انداز کر دینا اور نرم انداز میں اُس سے گفتگو کرنا اس طرح بولنا کہ وہ غصے نہ ہو۔ جو مناسب ہو۔ اسے کہنا تب اُس پیاری شاندار خاتون نے مسافر سے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور اُسے جانے کی اجازت دے دی۔

۲۲۳۔ تَنْ پَڈُنجِو چَلِیَ دِیْ ھَ چِچھہُ
اَ اِ تُرِیَ اِتُتھنتَرِیَ دِسِ دَکِکھَنْ تِنِ جام دَرِسِیَ
آسَنَنْ پَھاوَر اُ دِتُنھُ ناہُ تِنِ جھَتِٹ ھَرِسِیَ
جے م اَچنتِ اُکَجُنْ تَسُ سِدُدھ کھَنْ دِدھ مَھَنُٹ
تے م پڈھنت سُنُنتَیھہ جَیَ اُ انا اِ انَنُٹ

تَنْ. اور پھر۔ پَڈُنجِو. جانے کی اجازت دینے کے بعد۔ چَلِیَ. چلی۔ دِیْ ھَ چِچھہُ. لمبی آنکھوں والی خاتون۔ اَ اِ تُرِیَ. تیزی سے۔ اِتُتھنتَرِ. پھر اسی لمحے۔ یَ. اُس نے۔ دِسِ. طرف۔ جانب۔ دَکِکھَنْ. جنوب۔ دکھن۔ جام. جب۔ دَرِسِیَ. اُس نے دیکھا۔ آسَنَنْ.

قریب کھڑا ہوا۔ **پَھاوَرِ اُ**. اپنے سفر سے واپس۔ **دتُـتھُ**. دیکھا گیا۔ **نَاہُ**. اپنا شوہر۔ **تِنّ**. وہ۔**جھَتِـتْ**. فوراً۔اچانک۔ **ھَـرُسِیَ**. بہت خوش ہوئی۔ **جـے مَ**. جیسے کہ۔ **اَچِنـتِ اُ**. غیر متوقع طور پر۔**کَجُنْ**. پیام کا معاملہ۔ **تَسُ**. وہ۔**سِدُدُھ**. پورا ہو گیا۔ **کھَنْ دِدھُ**. آدھے لمحے میں۔ **مَھَنُتْ**. عظیم۔ضروری۔**تـے مَ**. اس طرح۔ **پـڈھـنُـت**. پڑھنے (اس نظم کو)۔ **سُـنَنْتَیَھْ**. سننے والے۔ **جَیَ اُ**. جے ہو۔ستائش ہو۔ **انّا اِ**. ابتداء کے بغیر۔ **اَنَنْتْ**. انتہا کے بغیر۔

اُسے جانے کی اجازت دینے کے بعد لمبی آنکھوں والی خاتون نے جب جگہ چھوڑی تو اُسی لمحے اس نے جنوب کی طرف دیکھا' اچانک اپنے قریب سفر سے واپس آیا ہوا اپنا خاوند دیکھا۔اُس کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔جیسے کہ غیر متوقع طور پر ایک عظیم پیام کا معاملہ اُس کے لیے آدھے لمحے میں پورا ہو گیا۔پس (کامیابی) اُن کے لیے جو (اس نظم کو) پڑھیں اور سنیں ۔ جے اور ستائش ہو اُس (خالق) کی جس کی نہ کوئی ابتدا ہے نہ انتہا۔

سندیس راسک-متن

انگریزی سے اُردو میں ترجمہ

نازیہ بخاری

حصہ اوّل

۱۔ اے دانش ورو! ابتدا میں جس نے سمندر، زمین، پہاڑ، درخت اور آسمانی شکل، آنگن میں تاروں بلکہ سارے جہان کو پیدا کیا۔ وہ تمہیں نجات دے نعمتوں سے نوازے۔

۲۔ اے مہذب (قاریو) اس کام کرنے والے کو سلام کرو جو انسانوں، دیوتاؤں، علمی گھروں، آسمانی راستے پر چلنے والے چاند اور سورج اور جنتی راہوں میں لائق پرستش ہے۔

۳۔ مغربی علاقے میں کافروں کا ایک ملک ملیچھ ہے۔ جو پرانے وقتوں سے ہی طاقتور اور مشہور ہے۔ اس کے ایک قصبے میں آریدھو پیدا ہوا جو کہ میر اسین کا بیٹا تھا۔

۴۔ اس کے بیٹے عبدالرحمٰن نے جو پراکرت شاعری اور گیتوں کی نگری میں اپنے خاندان کی شان تھا۔ یہ سندیس راسک تخلیق کی۔

۵۔ معانی سمیت الفاظ میں ماہر پرانے عالموں اور شاعروں کو میں سلام کرتا ہوں جن کے ذریعے تین منطقوں میں یعنی کل جہاں (زمین، جنت، دوزخ) میں جنہوں نے علم عروض دریافت کیا اور سکھایا۔

۶۔ اُپ بھرنش،[1] سنسکرت، پراکرت اور پیاچی[2] زبانوں میں انہوں نے قواعد اور بحور کے زیوروں سے آراستہ شاعری کی۔

۷۔ ان شاعروں کے بعد ہم جیسے روایات کا علم نہ رکھنے والے گھٹیا شاعروں کے کلام کی ستائش کون کرے گا۔

۱۔ ہرات اور قندھار کے درمیانی علاقے سے برعظیم میں داخل ہونے والی ابھیر قوم کی زبان کو وی بھرشٹ یا وی باشا کا نام دیا گیا ہے۔ چھٹی صدی عیسوی تک ابھیروں کی اس بولی نے اَپ بھرنش کے نام سے ترقی کی۔

۲۔ برعظیم میں پہلے سے موجود آریاؤں نے نئے آنے والے آریاؤں کو پیاچی یعنی خون خوار اور وحشی کے نام سے پکارا۔ نئے آریاؤں کی زبان پیاچی کہلائی۔

۸۔ اور دوسری طرف اس میں کوئی خرابی نہیں کہ رات کو چاند کے نکلنے کے بعد بھی گھر میں اگر اندھیرا ہو تو کیا گھر میں چراغ نہیں جلائے جاتے؟

۹۔ اگر کسی درخت کی اونچی شاخ پر بیٹھ کر پپیہے طرب آمیز اور جذبات انگیز گیت گا رہے ہوں تو کیا گھروں کی منڈیروں پر بیٹھ کر کوے کائیں نہ کریں؟

۱۰۔ اگر ستار کو چھیڑنے والی کومل انگلیوں کے ساتھ ستار کے تاروں کی آواز سننا پسندیدہ ہے تو کیا مسرت بھرے تہواروں کے مواقع پر مارڈلا اور کارڈا ڈھول کو نہیں سنا جانا چاہیے؟

۱۱۔ اگر مدکالا (زمین کو سنبھالنے والے چار مددگار ہاتھیوں میں سے ایک) اپنی مستی میں شراب بکھیرتا ہے جو کنول کی پتیوں ایسا مہکتا ہے یعنی ایراوت[۱] اگر گردش میں نہیں تو کیا دوسرے ہاتھی اظہارِ گردش سے باز آجائیں؟

۱۲۔ اسی طرح مثال کے طور پر اِندر[۲] کے محل میں پروان چڑھنے والا بہشتی شجر پارجات[۳] ڈال ڈال پر پھول لیے کئی طرح کی بھینی بھینی خوشبوئیں بکھیرتا ہے۔ تو کیا دوسرے درختوں کے پھول نہ مہکیں؟

۱۳۔ اگر اسی طرح دریائے گنگا جس کی اہمیت بلاشبہ تینوں جہانوں میں مسلم ہے۔ سمندر کا رُخ کرتا ہے تو کیا دوسرے دریا سمندر کا رُخ کرنا چھوڑ دیں؟

۱۴۔ سورج کے طلوع ہونے پر اگر ایک خوبصورت شفاف جھیل میں کنول کھل اُٹھتے ہیں تو کیا کسی باڑی میں لگا ہوا کدو کا پھول کھلنا چھوڑ دے؟

۱۵۔ بھرَت نامی ناچ کی روح اور بحر کی ماہر دوشیزہ رنگ برنگے کپڑوں میں ملبوس رقص کرتی ہے تو کیا تالی بجانے والے ہاتھوں کی آواز پر ایک دیہاتی لڑکی رقص کرنا چھوڑ دے؟

۱۶۔ اگر دودھ ملی کھیر پک کر اُبلنے لگتی ہے تو کیا اناج کا چھان ملایا ہوا دلیا بلبلے پیدا نہیں کرے گا؟

۱۔ اندرا کا ہاتھی، جس پر وہ سواری کرتا تھا، یہ ہاتھی سمندر کے بلونے سے پیدا ہوا تھا۔

۲۔ یہ آسمان کا بادشاہ ہے۔ جس کے قبضۂ قدرت میں بجلی کی کڑک اور بادلوں کی گرج ہے۔

۳۔ ''پاری جات'' درخت سمندر کے بلونے سے پیدا ہوا تھا اور اسے اندرا کے آسمانی باغ میں اگا دیا گیا تھا۔ یہ خوب صورت درخت دلکش اور خوشبودار پھولوں اور نہایت لذیذ پھلوں سے لدا پھندا رہتا تھا۔

۱۷۔ ہر وہ جو شعر کہنے کی صلاحیت رکھتا ہے اسے بغیر کسی انکسار کے اس کا اظہار کرنا چاہیے۔ اگر برہما[۱] بول چکے تو کیا دوسرے خداؤں کو نہیں بولنا چاہیے؟

۱۸۔ دنیا میں وہ کونسا شاعری کا ایسا کارنامہ ہوگا جو اعلیٰ آہنگ اور ذوق کے نتیجے میں تخلیق ہوا ہو اور آپ نے اسے دیکھا نہ ہو یا سنا نہ ہو پھر کون ہے جو مجھ جیسے احمقوں کے اجڈ اور گنواروں جیسے کام کی تاب لائے گا؟ پھر بھی باذوق ذہین لوگ تنگ دستی میں بھی جب ان کے پاس لکھنے کو ایک ورق بھی نہ ہو تو کیا وہ کنول کے پتے پر لکھی چیز میں پناہ پاتے ہیں؟

۱۹۔ لوگوں تک پہنچنے والی سندیس راسک کیا ہے؟ ایک جولا ہے کے شاعرانہ فن کی شان۔ کسب فیض کی اس کی صلاحیت، جذبات کی سچائی، اخلاص کا خطابت بھرا اظہار۔ آپ سب جو اس حقیقت سے باخبر ہیں تو پل بھر کے لیے اس شاعری پر توجہ دیں کہ انہیں ایک کسان کے موٹے جھوٹے الفاظ میں بیان کیا ہے۔

۲۰۔ اس تصنیف پر نظر ڈالنے والا کوئی بھی باصلاحیت شخص جو اس کا مطالعہ بھی کرے تو میں اس کا ہاتھ تھام کر کہتا ہوں۔ نکتہ داں! علم و فضل اور سادہ لوحی میں فرق جانو۔ یہ کج مج حرف ہیں۔ علم و فضل کی کسوٹی پر پرکھنے کے لیے نہیں یا عالموں کی مجلس میں پیش کرنے کے لیے نہیں۔

۲۱۔ عالم لوگ اس بے ہنر شاعری کی تاب نہ لاسکیں گے اور بے علم اپنی لاعلمی کے سبب اس سے ناواقف رہیں گے۔ سو ان اشعار کو تو ان کے روبرو رکھا جائے جو نہ عالم ہیں نہ جاہل بلکہ اس کے بیچ میں ہیں۔

۲۲۔ سنو! جو جذبے کو محسوس کرتے ہیں۔ ان کے لیے یہ گوشۂ محبت ہے۔ عاشقوں کے لیے گرم جوش طغیانی تحفہ اور جن کے دلوں میں جذبات ہیں۔ ان کے لیے راہنما ستارہ۔ اسے سنو یہ ایک برہمن کے لیے محبت کے معصوم دیوتا کا عطیہ ہے جو جذباتی تجربوں کی کسک پھر سے پیدا کرتا ہے۔

۱۔ ہندوؤں کے تین بڑے خداؤں میں برہما سب سے پہلا خدا ہے، یہ خداؤں، انسانوں اور جانداروں کے آقاؤں ''لک ویدک پرجاپتی'' کا باپ ہے۔

۲۳۔ یہ عظیم نزاکت کے ساتھ محبت اور جذبے میں ڈوب کر کانوں کی نہر کے لیے امرت کی ندی ہے۔ توجہ دیں! اسے ایک گنی شخص نے لکھا ہے جو محبت کی لذتوں کا تجربہ رکھتا ہے۔

حصہ دوم

۲۴۔ وجے نگر کی اُبھرے ہوئے نرم سخت پستانوں والی خوبصورت ترین خاتون جس کی کمر بھڑ کی طرح ہے اور چال راج ہنس کی مانند اُداس چہرہ لیے اپنے شوہر کا راستہ دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھیں نہ ختم ہونے والی جھیلیں تھیں۔ جن میں آنسو بھرے تھے۔ اس کے جسم کے سنہری اعضاء جدائی کی آگ سے کالے پڑ گئے تھے۔ وہ ایسے چاند سے مشابہہ تھی جسے راہو[1] نے نگل لیا ہو (یعنی گہن لگا دیا ہو)

۲۵۔ اس نے اپنی آنکھیں صاف کیں۔ پھر دُکھ سے مجبور ہو کر روئی۔ اس کی زلفیں اس کے چہرے کے گرد آوارہ اُڑ رہی تھیں۔ اس نے جمائی لے کر انگڑائی لی اور اپنے جسم کو پھیلایا۔ جدائی کی آگ سے زخمی۔ اس نے لمبی آہیں بھریں۔ اور اپنی انگلیوں کو مروڑا۔ جب وہ خوبصورت عورت رو رہی تھی تب اس نے ایک مسافر کو دیکھا جو پیدل جا رہا تھا۔ وہ سفر پر روانہ تھا اور سڑک کے کنارے کنارے چل رہا تھا۔

۲۶۔ مسافر کو دیکھ کر جب وہ اپنے محبوب کے لیے آہ و زاری کر رہی تھی۔ اس نے آہستہ چال ترک کر دی اور تیزی سے متحرک ہوئی۔ جونہی اس نے خوش ہو کر حرکت کی۔ اس کے کولہوں کے بھاری ہونے کی وجہ سے اس کا کمر بند کھسک کر گر پڑا۔ جس سے ٹن ٹن کی مدہم آواز پیدا ہوئی۔

۲۷۔ جب دوڑتے ہوئے اس نے کمر بند کو مضبوطی سے گرہ لگائی تو اس کے گلوبند کی باریک ڈوریاں جن میں موتی پروئے ہوئے تھے ٹوٹ گئیں۔ جتنے موتی وہ جمع کر سکی جمع کیے اور باقی کو ترک کر دیا۔

۱۔ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق راہو ایک اسورہ یا جن ہے جو گرہن کے وقت سورج اور چاند کو کھا جاتا ہے کیونکہ سورج اور چاند نے امرت چوری کرنے پر اس کی شکایت وشنو بھگوان سے کی تھی جس نے اسے راہو اور کیتو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ اب راہو ان دونوں سے اپنا بدلہ لیتا ہے۔

کیونکہ وہ جلدی میں تھی۔ تب اچانک اس کا پاؤں اس کی پازیبوں میں اُلجھا اور وہ راستے میں آ گری۔

۲۸۔ گرنے کے بعد وہ دوبارہ اُٹھی، گھبرائی ہوئی شرمندہ اور تھرتھراتی ہوئی۔ تب اس خوبصورت خاتون کی خالص سفید شمیز دکھائی دے رہی تھی۔ اس کو ڈھانپتی ہوئی وہ مسافر کے پیچھے چلی کہ اسے آگے جا کر پکڑے۔ عمدہ کپڑے کی بنی ہوئی انگیا پھٹ گئی اور اس کی چھاتیاں تھوڑی تھوڑی سی دکھائی دینے لگیں۔

۲۹۔ اس نے گھبراتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے انہیں چھپانے کی اپنی سی پوری کوشش کی مگر یہ ایسے تھا جیسے کوئی سونے کی صراحی کو سفید پھولوں سے ڈھک دے۔ وہ مسافر تک پہنچی۔ جونہی وہ بولی تو اس کی آواز میں لرزہ تھا۔ گہری آنکھوں والی اُداس حسینہ نے یہ دلکش تقریر کی۔

۳۰۔ ٹھہرو ٹھہرو! "تھوڑی دیر کو پُرسکون ہو جاؤ مجھے تمہاری توجہ کی ضرورت ہے۔ جو میں کہہ رہی ہوں۔ اس کو سنو۔ کچھ لمحے کے لیے میری مدد کرو۔" یہ سن کر مسافر کا تجسّس جاگ اُٹھا۔ وہ مزید اس سے لاتعلق نہیں رہ سکتا تھا۔ اس نے آدھے قدم بھی حرکت نہ کی۔

۳۱۔ اسے دیکھ کر مسافر کو لگا جیسے وہ خاتون دنیا کے خالق کا مخلوق کی صورت حسن کا خزانہ تھا۔ مسافر نے آٹھ گاتھائیں پڑھیں۔

۳۱a-d۔ مسافر نے اس کے لیے ایک دوسرا دوہا بھی پڑھا۔ جو شاعرانہ مہارت سے بھرا ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر حیرت کا شدید احساس اس کے ذہن میں ٹھہر گیا کہ اسے تخلیق کرنے والا اندھا تھا یا چالاک کہ ایسی خوبصورت عورت بنانے کے بعد اس نے اسے اپنے پاس نہیں رکھا۔

۳۲۔ اس کے گھنگریالے بال پانی کی لہروں کی مانند دھوکا دینے والے تھے۔ اپنی سیاہی میں بالوں کی لٹیں شہد کی مکھیوں کی قطاریں تھیں۔

۳۳۔ چاند اپنے عروج پر تھا۔ جو رات کے اندھیرے کا پیچھا کر رہا تھا۔ ایسے خلوص کے ساتھ جس میں قطعاً میل کچیل نہ ہو امرت بھری ندی کی طرح اس کا چہرہ تھا۔ جس میں روشنی کے لہردار سورج کی شبیہ جھلکتی تھی۔

۳۴۔ اس کی دونوں آنکھیں کنول کے پھول کی پتیوں جیسی تھیں۔ لمبے اور سرخ اس

خوبصورت خاتون کے رخسار پر انار کے گلدستے کی خوشبو کا چھڑکاؤ تھا۔

۳۵۔ اس کے دونوں بازو نرم، لچکدار کنول کے تنے جیسے تھے جو دائمی امر جھیل میں اُگتا ہے۔ بازوؤں کے اختتام پر اس کے چھوٹے اور خوبصورت ترشے ہوئے ہاتھ یوں لگتے تھے جیسے کنول کا پھول دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہو۔

۳۶۔ اس کی چھاتیاں دو سرکش درباریوں کی طرح تھیں۔ مضبوط ارادہ اور نافرمان۔ ہمیشہ اوپر اُٹھے ہوئے مگر گنگ اور ان میں کوئی فاصلہ نہ تھا۔ جنسی اختلاط کے وقت وہ دونوں اختلاط کرنے والوں کی تسلی کرتے ہیں۔

۳۷۔ اس کے پیٹ کے درمیان ناف کا گہرا گڑھا۔ پہاڑی ندی میں بھنور کی مانند تھا۔ فانی خوشی کی طرح اس کی کمر چھوٹی اور لچکتی ہوئی تھی جو اس کی چال میں رکاوٹ کا باعث تھی۔

۳۸۔ اس کی پنڈلیاں جالمندھری نامی درخت سے چمک اور رنگوں میں آگے نکل گئی تھیں۔ وہ بہت پیاری اور گول تھیں۔ رانیں بہت حسین اور خوش کن ہیں۔ ان سے لمبے عرصے تک لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے۔

۳۹۔ اس کے پاؤں کی انگلیاں اتنی چمک دار ہیں جیسے یاقوت سے بنی ہوں اور ان پر ناخنوں کی قطاریں بلوریں تھیں۔ اس کے جسم پر بالوں کی نرم لہر ایسے تھی جیسے خوف زدہ پھول ڈالیوں پر متحرک ہوں۔

۴۰۔ پاروتی[۲] کی تخلیق کے بعد خالق نے اُس کے تمام جسم کی اس کی تمام تفصیلات کے ساتھ جو عورت میں ہے نمائش کی تھی۔ شاعروں کو الزام کون دے گا۔ انہیں تو خالق نے یہی حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو دہراتے رہیں۔

۴۱۔ یہاں پر گاتھا سننے کے بعد ہنس کی چال والی خوبصورت عورت گھبرائی اور اپنے پاؤں کے بڑے انگوٹھے سے زمین کو کریدا۔ تب سنہری اعضاء والی خاتون مسافر سے یوں مخاطب ہوئی اے مسافر! کہاں جا رہے ہو؟ اور آئے کہاں سے ہو؟

۲۔ پاروتی وشنو کی بیوی تھی، جس نے دوسرا جنم ستی کی شکل میں لیا۔ تخلیق شدہ ہستیوں میں حُسنِ صورت اور حُسنِ سیرت میں اس سے بڑھ کر اور کوئی نہ تھا۔

۴۲۔ مسافر نے جواب دیا اے تالاب میں کنول کے پھول کی پنکھڑی جیسی آنکھوں والی خاتون! میرے قصبے کا نام ساموار ہے۔ جو خوشیوں سے بھرا ہوا ہے۔ اے چاند کے چہرے والی خاتون! اُس قصبے کی عمارات سفیدی کردہ ہیں۔ قلعہ بندیاں آراستہ ہیں۔

۴۳۔ بے شک جب نکتہ داں لوگوں کے مختلف گروہ وہاں جاتے ہیں تو وہ مترنم شاعری کی غنائیت اور میٹھی آواز والی پراکرت سنتے ہیں۔ ایک طرف وید[1] بیان ہو رہے ہیں۔ ان لوگوں کے ذریعے سے جو چار ویدوں[2] کے ماہر ہیں۔ دوسری طرف راسک نظمیں جو مختلف شکلوں میں لکھی گئی ہیں۔ پڑھی جا رہی ہیں۔

۴۴۔ ایک جگہ پر سدیوچھ نامی ہندو کی داستان اور دوسری جگہ پر نَل[3] کی کہانی ماہرین گا رہے ہیں۔ تاہم ان دونوں سے مختلف تیسری جگہ پر مہابھارت[4] اپنی مختلف خوبصورتیوں کے ساتھ پڑھی یا تلاوت کی جا رہی ہے۔ ایک اور جگہ پر تپسیا کرنے والے رحم کے عظیم جذبات کے ساتھ رحمت کی دعا مانگ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ رام[5] کے سفر کی کتھا رامائن[6] کی عمدہ شاعر تعریف کر رہے ہیں۔

۱۔ لفظ ''وید'' کا مادہ ''وِدْ'' ہے جس کا معنی جاننا ہے، لہٰذا وید کے معنی ہوئے علم۔ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق یہ وید خدا کی طرف سے انسان کو براہِ راست تحفتاً عطا ہوئے ہیں۔ اسی وجہ سے انتہائی مقدس سمجھے جاتے ہیں۔ یہ برہمنوں کی خاص ملکیت تھے۔ کسی نچلی ذات کے آدمی کا سننا جرم تھا۔

۲۔ وید تعداد میں چار ہیں: i۔ رگ وید ii۔ یجروید iii۔ سام وید iv۔ اَتھرواوید۔ ہر وید دو بڑے حصوں میں منقسم ہے۔ ایک حصے کو سنتھا کہتے ہیں جس میں منتر یا بھجن جمع کیے گئے ہیں۔ دوسرا حصہ براہمنا کہلاتا ہے جس میں مذہبی رسوم اور ان کی وضاحتیں ہیں۔

۳۔ رامائن میں نَل کا ذکر ہے جو بندروں کا ایک سردار تھا اور رام کے لیے پُل تعمیر کرتا تھا۔ نَل دمینتی کی ایک کہانی مہابھارت میں بھی ملتی ہے مگر مہابھارت کے قصے والا نَل اور ہے اور رامائن کے قصے والا نَل اور۔

۴۔ ہندوؤں کے دیومالائی ادب میں ایک رزمیہ نظم جس کی تصنیف سنِ عیسوی کے پورے ایک سو سال بعد ہوئی۔ ہندو اس کتاب کے بارے میں عقیدت واحترام کے جذبات رکھتے ہیں۔

۵۔ ''رام'' کا پورا نام ''رام چندر اوتار'' تھا جو وشنو کے تمام اوتاروں میں مقبول ترین اوتار ہے۔ اس کے ہاتھوں راون کی لنکا تباہ ہوئی جس میں اس نے رام کی بیوی ''سیتا'' کو چھپا رکھا تھا۔ رام کی کہانی رامائن میں ملتی ہے۔

۶۔ رامائن بھی رزمیہ نظم ہے، رامائن کو بعض لوگ ۵۰۰ ق۔م کی تصنیف کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک اس کی تصنیف ۱۰۰ ق۔م سے پہلے کی نہیں ہے۔

۴۵۔ کچھ بانسری، سارنگی، شہنائی اور ڈھول کو سُنتے ہیں۔ کہیں پر ایسے گیت سنے جا رہے ہیں۔ جو''پدا'' اور ''وارنا'' نظموں کے مجموعے ہیں۔ قابل اور اہل لوگ ایک اور جگہ پر ارغوانی لباس میں ملبوس بڑی چھاتیوں والی رقاص لڑکیوں سے گیت سن رہے ہیں جن گیتوں میں ''جاؤ'' ''جاؤ'' کی تکرار ہے۔

۴۶۔ ناچتے ہوئے ان کی کمر کا لباس چنچل ہو جاتا ہے۔ مرد ان کے فن سے ایسے حیران ہیں کہ پہلے کبھی نہ ہوئے ہوں گے۔ وہ ان رنڈیوں کے گھروں میں داخل ہو جاتے ہیں اور اس میں محض شامل ہو جانے پر پُر جوش ہیں۔ کچھ عورتیں دو ایک عظیم الجثہ ہاتھی کی چال رکھتی ہیں۔ اور اِدھر اُدھر گھوم رہی ہیں۔ ان میں کچھ مدہوشی مائل خواتین کے کان ہیروں کے زیوروں سے جھول رہے ہیں۔

۴۷۔ اور اُن کی کمر اُن کی جڑی ہوئی بڑی چھاتیوں کی چوٹی کی طرح بہت بھاری اور بھری ہوئی ہونے کے سبب بوجھ سے کیوں نہیں ٹوٹتی۔ دیکھنے والوں کے ذہن میں یہ حیرت ابھی تک ہے۔ کچھ عورتیں کچھ مردوں کی سنگت میں کھڑی ہنس رہی ہیں۔ جبکہ آنکھیں محبت کے نشے میں مہارت سے آدھی بند اور کجلائی ہوئی ہیں۔ یہ آنکھوں سے ترچھی نگاہیں اِدھر اُدھر ڈالتی ہیں۔

۴۸۔ ایک اور عورت جو بہت نازک ہے ہنس رہی ہے۔ اس کے دانت بے داغ اور سفید ہیں۔ جیسے چاند اور سورج اس کے رخساروں میں داخل ہو کر وہاں رہنے لگے ہوں اور انہیں چمکا رہے ہوں۔ کسی کے گول پستانوں پر مشک مل دی گئی ہے۔ جبکہ دوسری نے اپنے ماتھے کو تلک لگا کر سجایا ہوا ہے۔

۴۹۔ کچھ عورتوں کے ہار بڑے موتیوں کی ڈوریاں ہیں۔ جن میں قیمتی پتھروں کا ناقابلِ برداشت بوجھ ہے۔ یہ ڈھیلے ہو کر لٹک رہے ہیں اور اُن کی گول چھاتیوں کی چوٹیوں میں کوئی جگہ نہیں پا رہے ہیں۔ ایک اور کے پیٹ پر ناف کا گول گہرا گڑھا ایسے ہے جیسے اسے تین طرف سے آپس میں ملنے والی (پیٹ کی) لہروں نے گھیر لیا ہو۔

۵۰۔ کچھ بڑی مشکل سے اپنے کولہوں کا بوجھ اُٹھائے ہوئے تھیں۔ جو بڑے اور چوڑے تھے۔ اُن کے جوتوں کی آواز بڑی دلکش اور باوقار ہے۔ یہ تیز تیز چلنے کی آواز نہیں ہے۔ ایک اور خوبصورت خاتون جب میٹھی خوبصورت آواز کے ساتھ بولتی ہے تو اس

کے ہونٹ پان کی سرخی میں بھیگے اور دانت ہیروں کی قطار لگتے ہیں۔

۵۱۔ ایک اور عورت جب دلکشی سے مسکراتی ہے اس کا نچلا ہونٹ ایک پنکھڑی ہے۔ جیسے پھول کی پتی ہوتی ہے۔ اس کا خوبصورت ہاتھ پھول ہے۔ اور اس کے سیدھے بازوؤں کا جوڑا کنول کے پودے کا تنا ہے۔ ایک اور نوجوان خاتون کی انگلیوں کے ناخن چمک رہے ہیں اور بے داغ ہیں۔ مزید برآں اس کے رخسار انار کے پھولوں کی پنکھڑیوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔

۵۲۔ ایک اور عورت کے ابرو حرکت میں آنے کو تیار دکھائی دیتے ہیں۔ جیسے محبت کے دیوتا کی کماں کے تیر اُڑا کر وہاں پہنچا دیے گئے ہوں۔ ایک عورت کی پائلوں کی تیز جھنکار مسلسل بجتی رہتی ہے۔ ایک دوسری عورت کا کمر بند ہیروں سے بنا ہوا ہے۔ اس میں جھنجھناہٹ بہت ہے۔

۵۳۔ جب ایک عورت کھلنڈرے پن سے گھومتی ہے تو اس کے جوتوں سے جو خوبصورت آواز پیدا ہوتی ہے تو یوں لگتا ہے جیسے آنے والی خزاں کا آبی پرندہ سارس چہچہا رہا ہو۔ ایک لڑکی پین کم (محبت کی دُھن) گا رہی ہے۔ جو بہت دلکش اور سریلی ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے خداؤں کی آنکھوں کے سامنے طنبورے پر یہ دھن بجائی گئی ہو۔

۵۴۔ جب لوگ ایک ایک کر کے ان خواتین کے حسن کو دیکھتے ہیں تو اُن کے پاؤں پان کی پیک پر سے پھسل جاتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر مسافر اپنی منزل سے بھٹک جاتے ہیں۔ اگر کوئی سیر کے لیے باہر جاتا ہے اور خوشی کے باغ میں مختلف درخت دیکھتا ہے تو شہر کی عمارتوں کو بھول جاتا ہے۔

۵۵۔ (۱) ڈھلَل (۲) گُند (۳) شتیقکا (۴) رکگوتپَل (۵) ماشی (۶) مالِلکا (بیلا) (۷) جوہی (۸) کھٹَن (۹) اِلوال = دال چینی (۱۰) چنپا (۱۱) ہکلَس (۱۲) کیتکی (۱۳) نیل کمل

۵۶۔ (۱۴) کا اُلنگ (۱۵) مائُور (۱۶) موی مایند (۱۷) مُر موی = خوشلو (۱۸) دَکِکھ (۱۹) بھنبھَ (۲۰) اِکھو = اخروٹ (۲۱) پِین = آرُو (۲۲) سِیر پِین = موٹا (۲۳) کنڑُون تال نڑُون = نوجوان = نیا (۲۴) تمالی نڑُون (۲۵) تُنسَر (۲۶) کُھیَر (۲۷) معنجَی (۲۸) سَ

اوتتی (۲۹) سپزس (۳۰) سیلسم (۳۱) اَیَر (۱۶) ماگند (۱۸)
دراکھشا (۲۰) اخروٹ (۲۱) اروی (۲۲) شتاور (۲۳) تال
(۲۴) تمال (۲۵) ٹومڑا = لوکی (۲۶) کھدن کھیر (۲۷) سنجیونی
(۲۸) سقپچتنکا (۲۹) سریش (۳۰) شیشم (۳۱) سنغل = سب

۵۷۔ (۱) پیپل (۲) پاٹل (۳) مچ (۴) پلاش (۵) کھنسا (۶) دلکش
ٹوچ (۷) دھتورا (۸) بھوج (۹) دھی (۱۰) بانس کا جنگل (۱۱) ناریل
(۱۲) بنسوی (۱۳) نی انجی (۱۴) نیم (۱۵) برگد (۱۶) ڈھاک
(۱۷) آم (۱۸) آملہ (۱۹) دھتورا (۲۰) چندن

۵۸۔ (۲۱) آمڑا (۲۲) گولر (۲۳) بدھوک مدآ (۲۴) املی (۵)
ابھیاہری (۲۶) ناگ بیلا (۲۷) منجی جو تالاب میں ہر طرف پھیل گئے
(۲۸) مندار (۲۹) سدھنوارہ

۵۸۔ (۳۰) بکثرت دال چینی کے درخت جو بہت زیادہ خوشبو دیتے ہیں۔

۵۹۔ (۳۱) کنکیلی (۳۲) کنج (۳۳) کنکم (۳۴) کپتی = کدو بیل
(۳۵) دیودار = سیدھا (۳۶) متحرک سللکھ (۳۷) وای وڑنگ
(۳۸) نیم (۳۹) نینبو (۴۰) چنار (۴۱) شمی (۴۲) شاک
(۴۳) سیدھا درخت دیودار

۶۰۔ (۴۴) لسڈ (۴۵) ایل (۴۶) لسوی (۴۷) لونگ (۴۸) کنیار
(۴۹) ک ار (۵۰) کربی (۵۱) کھنگ (۵۲) انبلی (۵۳) کمنب
(۵۴) بھی (۵۵) چوئی (۵۶) رتنجن (۵۷) جنجی
(۵۸) گرلو اسوی

۶۱۔ (۵۹) جنیر (۶۰) سبنجن (۶۱) نایڑنگ (۶۲) بنج ارِی = ایڑدی
خوشگوار رنگ والے۔

۶۲۔ خوشی کے آنسو بہانے والے رتسال جو ہرنئی جگہ پرنئی پیدائش کے ساتھ دیکھے جائیں
اس طرح ہوں گے۔
(۲) ارِکھنی (۲) دمنی (۳) کیلا (۴) چیڑتی جس پر گروہوں کی

شکل میں پرندے گھونسلے بناتے ہوئے دیکھے گئے (۶) کھجور (۷) پر (۸) سینکڑوں بھاسن (۹) بوہینی (۱۰) ڈون (۱۱) تلسی کے دل کے دل (۱) رِنگشال (۲) آرِشلکا (۳) دمنک = دونا (۴) گیندا (۵) چیڑ (۶) کھجور (۷) بیر (۸) بگرین (۹) بہیڑا (۱۰) دمنک (۱۱) تلسی دل

۶۳۔ ناالیسر - موڈم - یوگمال - نامی پودے فراخ زمین میں اُگے ہوئے ہیں۔ ہوا ان کی خوشبو کو اس میدان میں پھیلا دیتی ہے۔

۶۴۔ وہاں پر یقیناً بہت سے دوسرے درخت بھی اُگے ہوئے ہیں۔ اے چاند جیسے چہرے والی خاتون کہ جس کی آنکھیں کنول کی پنکھڑیوں جیسی ہیں۔ مگر ان کے نام کون جانتا ہے۔ مزید برآں اگر کوئی انہیں مسلسل ایک ساتھ کھڑا کر دے کہ بیچ میں جگہ نہ ہو تو ان درختوں کی چھاؤں میں وہ شخص دس یوجن (ایک یوجن = تقریباً ۱۳ کلومیٹر فاصلہ) تک جا سکتا ہے۔

۶۴a,b۔ اپنا سفر مکمل کر لینے کے بعد میں تمہیں ایک ایک کے بارے میں تفصیل سے بتاؤں گا اے خاتون! تین چوک ہر جگہ مشہور ہے۔ اس کا دوسرا نام ملستھان[1] تمام دنیا میں بہت زیادہ شہرت کا حامل ہے۔ مجھے پیغام رساں کے طور پر کسی شخص نے ادھر بھیجا ہے۔ اب میں اپنے مالک کے احکامات لے کر کھمبائیت[2] کے چوک سے جا رہا ہوں۔

۶۶۔ یہ بات سن کر چاند چہرے اور کنول آنکھوں والی عورت نے ایک لمبی گرم آہ بھری۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اور اس نے اپنی انگلیاں مروڑیں۔ اس کی آواز کے تاثر میں ترس تھا۔ اور وہ ہکلائی ہوئی تھی۔ کافی دیر تک وہ دُکھ سے کانپتی رہی جیسے جالمندھری نامی درخت کو ہوا دیر تک ہلاتی ہے۔

۶۷۔ آدھے لمحے تک رونے کے بعد اس نے اپنی آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا مسافر کھمبایت چوک کا نام سن کر میرا جسم بکھر گیا ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں میرا مالک ٹھہرا ہوا ہے۔ وہی اس جدائی کی آگ کو بجھا سکتا ہے۔ دُکھ کی بات یہ ہے کہ وہ وہاں کافی وقت گزار چکا ہے مگر ابھی تک گھر نہیں لوٹا۔

۱۔ ''ملتان''۔

۲۔ قدیم زمانے میں ''خلیج کچھ'' سے ملحق علاقہ گجرات میں ایک بندرگاہ کا نام تھا جہاں سے ساری دنیا میں تجارت ہوتی تھی۔ یہاں ''بھروچ'' اور ''سورت'' کی بندرگاہیں بھی تھیں۔

۶۸۔ مسافر آدھے لمحے کے لیے اپنے قدموں کو موڑ لو۔ اگر تم مجھ پر ترس کھاؤ تو میں چند لفظوں میں اپنے محبوب کے لیے تمہیں ایک پیغام دوں گی۔ مسافر نے کہا سنہرے بدن والی خاتون مجھے بتاؤ رونے کا کیا فائدہ ہے؟ تم اپنی آنکھوں کو ضائع کر رہی ہو۔ وہ آنکھیں جو ایک خوفزدہ ہرن کی طرح ہیں۔

۶۹۔ وہ بولی۔ اس کی رخصتی کے وقت میں گرد کے ڈھیر میں نہیں بدلی تھی۔ اب غیر مطمئن دل کے ساتھ جذبات کی دکھ بھری آگ میں جل کر ایسے سنگدل شخص کو کیا پیغام دیا جا سکتا ہے؟

۶۹a,d۔ میرا دل غدار مٹی کی طرح پانی کی چاہت میں لپٹتا ہے۔ اگر وہ شخص انسان ہے تب یقیناً وہ میرے محبت کے جذبات محسوس کر سکتا ہے۔ میرا محبوب یہ پیغام ضرور لے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ یقیناً وہ جانتا ہے کہ اگر آج میں اس کے بغیر رہ رہی ہوں تو یہ پیغام کیا فائدہ دینے والا ہے؟

۷۰۔ اُس کی روانگی کی وجہ سے میں گزر نہیں گئی اُس کے فراق میں مَیں مر نہیں گئی۔ مسافر میں شرمندہ ہوں کہ اب میں اپنے محبوب کے لیے پیغام بھیج رہی ہوں۔

۷۱۔ اگرچہ میں شرمندگی محسوس کرتی ہوں لیکن مسافر میرا دل یہ نیا دُکھ برداشت نہیں کر سکتا ۔مہربانی کر کے میرے محبوب کا ہاتھ پکڑ کر اسے مناتے ہوئے یہ گاتھا پڑھنا۔

۷۲۔ میرا جسم تم سے جدائی کی ضربوں کی وجہ سے شکستہ ہے لیکن وہ ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہوتا کیونکہ وہ زندگی کے اس تصور پر قائم ہے کہ آج یا کل ملاپ کی دوا مل جائے گی اے میرے مالک وہ اسی آس پر زندہ ہے۔

۷۳۔ میں اپنا سانس باہر نہیں کھینچتی اس خوف سے کہ کہیں میرا جسم جل نہ جائے جیسے میرا محبوب مجھے اکیلا چھوڑ گیا تھا کہیں ویسے موت کا دیوتا[11] اُسے تنہا نہ کر دے۔

۷۴۔ مسافر جب تم یہ گاتھا پڑھ چکو اور میرا پیا ناراض نہ ہو تو مہربانی کر کے گہرے جذبات کی نرمی کے ساتھ یہ پانچ دوہے بھی پڑھ سنانا۔

۱۱۔ یَم، فانی مخلوق میں سے پہلا شخص جس نے موت کا ذائقہ چکھا اور دوسری دنیا کا راستہ دریافت کر لیا جو لوگ دنیا سے رخصت ہوتے ہیں یہ ان کی راہنمائی کرتا ہے۔

۷۵۔ یہ اچھا نہیں تھا اگر میں اپنے محبوب کی جدائی میں جل کر دیوتاؤں کی دنیا میں جاتی اور اُسے چھوڑ دیتی جو میرے دل میں رہتا ہے۔

۷۶۔ محبوب یہ اچھا نہیں ہے جبکہ تم میرے دل میں رہتے ہو جدائی میرے جسم کو زخمی کرتی ہے اور ایک باعزت آدمی دوسرے شخص کی مصیبت میں مبتلا ہوا ہے یہ دُکھ موت سے بھی بدترین ہے۔

۷۷۔ میں بے عزتی محسوس کرتی ہوں کہ مرد تمہارے جسم کو برداشت نہ کرے تم جو اپنی خوبصورتی کے زعم میں رہ رہے ہو تو میرا جسم جس سے تم نے خوشی حاصل کی تھی جدائی کی وجہ سے جَل گیا ہے۔

۷۸۔ محبت کے دیوتا نے جدائی کی خدمت میں بے رحم حملے کو منظم کیا کہ میرے جسم کو توڑ دیا لیکن اس نے میرے دل کو تباہ نہیں کیا کیونکہ اس میں دوسروں سے الگ تمہاری صورت ہے۔

۷۹۔ تنہائی سے سمجھوتہ کرنے کی طاقت میرے پاس نہیں ہے۔ اس لیے میں بیٹھی رو رہی ہوں ایک گوالن صرف رونے کا اختیار رکھتی ہے لیکن مویشی اپنے مالک کے ذریعے سے ہی گھوم پھر کر گلے میں واپس آتے ہیں۔

۸۰۔ میرا پیغام طویل ہے میرے پاس اتنی صلاحیت نہیں کہ پورا بتا سکوں میرے محبوب سے کہنا میرے دونوں بازو میرے ایک کنگن میں سما سکتے ہیں۔

۸۱۔ میرا پیغام تفصیلی ہے میرے پاس اتنی صلاحیت نہیں کہ پورا بتا سکوں میری چھوٹی انگلی کی انگوٹھی میرے بازو میں سماتی ہے۔

۸۲۔ اس وقت مسافر اپنے سفر پر جلد از جلد جانے کے لیے تاب ہے اُس کے دوہے کے اشعار سُن کر اُس نے کہا بہت ہی ہوشیار خاتون! مزید جو کچھ بھی کہنا ہے مجھے بتاؤ پیاری خاتون! مجھے بہت ہی طویل سفر طے کرنا ہے جو بہت سخت ہے۔

۸۳۔ یہ الفاظ سُن کر وہ محبت کے دیوتا کے تیروں سے ایسے زخمی ہوئی جیسے شکاری کے تیروں سے ہرنی خوفزدہ ہو اس نے لمبی گرم آہیں بھریں اور گہرے سانس لیے اس نے یہ اشعار (گاتھا) پڑھے تو اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

۸۴۔ کیا میری گستاخ آنکھیں ایک لمحے کے آرام کیے بغیر آنسو بہانے پر شرمندہ نہیں

ہیں۔ کھانڈا کے جنگل کی آگ کی طرح آنسوؤں سے جدائی کی آگ زیادہ وحشیانہ انداز میں جلتی ہے۔

۸۵۔ ہرنی کی آنکھوں والی خاتون یہ گاتھا پڑھتی رہی۔ آہ وزاری سے اُداس، مزید دُکھی اور ناخوشگوار ہوکر اُس نے ایک تکلیف دہ آہ کھینچ کر مسافر سے کہا اگر تم دیکھو کہ وہ میری محبت کی اُمیدوں کی خوشی میں رکاوٹ ہے اور تمہیں لگے کہ وہ ابھی تک بے رحم ہے تو مہربانی کر کے یہ دوچٹ پٹی نظموں کے اشعار اس کو سنانا۔

۸۶۔ جونہی میں تمہارے بارے میں سوچتی ہوں تو میری سوچ اور جذبے کی عجیب احمقانہ حالت ہو جاتی ہے۔ تھوڑی خاموشی کے بعد نہیں ایک لمحے کے لیے بھی میں اپنا بایاں ہاتھ سر سے نہیں اُٹھاتی اس احمقانہ پن کی وجہ سے میں ایک پل کے لیے بھی اپنا بستر نہیں چھوڑتی بلکہ اس سے چمٹی ہوئی ہوں اے کاپالک (بھوت) تم سے جدا ہو کر میں بھی مادہ کاپالک (بھتنی) بن گئی ہوں۔

۸۷۔ میں روتی ہوں میرا جسم دُکھ میں مبتلا ہے۔ میرے بال بکھرے ہیں۔ چہرہ بُری طرح تباہ ہے۔ میری چال ناہموار اور لرزاں ہوگئی ہے۔ میرا حسن جو زعفران یا سونے کی طرح تھا سیاہ ہوگیا ہے۔ مجھ جیسی خوبصورت عورت اے بھوت تمہاری جدائی میں بھتنی بن چکی ہے۔

۸۸۔ لیکن مسافر تم مسلسل اپنے بارے میں سوچ کر پریشان ہو رہے ہو میں خط نہیں لکھ سکتی۔ مہربانی کر کے میرے محبوب کو ایک دوہا اور ایک گاتھا سنانا مسافر میرے ساتھ یہ مہربانی کرو۔

۸۹۔ محبوب جدائی میں مجھے وہ صنمیاتی آگ حاصل ہوئی جو اُس آگ سے پیدا کی گئی جو سمندر کے نیچے جلتی ہے کہ جب اس پر آنسوؤں کی بوچھاڑ کرو تو یہ فوراً تازہ اور نئی ہو جاتی ہے۔

۹۰۔ گہری آنکھوں والی خاتون کا حلق لمبی گرم آہوں کی وجہ سے خشک ہو رہا تھا اور وہ پیاس سے مَر رہی تھی لیکن اس کی آنکھوں سے آنسو ایسے گر رہے تھے جیسے بادلوں سے بھاپ بن کر پانی۔

۹۱۔ مسافر نے کہا چاند چہرے والی خاتون! مجھے اجازت دو مجھے جانا چاہیے بس تمہیں جو

بھی پیغام دینا ہے وہ مجھے بتا دو ہرن کی آنکھوں والی خاتون نے جواب دیا مسافر میں کہنا چاہتی ہوں میں کیوں نہ کہوں؟ میں کہوں گی___ لیکن ایسے شخص کو پیغام دینے کا کیا فائدہ جس کی وجہ سے میں اس حال کو پہنچی ہوں جو محبت کے لطف سے محروم ہے۔

۹۲۔ اس شخص کے لیے جس کی وجہ سے میں تنہائی کے گہرے اور تاریک غار میں داخل ہو گئی تھی اور ایک طرف پڑی رہی جبکہ وہ دولت کے حصول میں ناکامیاب ہے اور میں غیر مطمئن میں تنہائی کی وجہ سے پاگل ہو چکی ہوں۔ پیغام لمبا ہے اور تم جلدی میں ہو مسافر میرے محبوب کو ایک گاتھا ایک واستو اور ایک ڈومیلا پڑھ سنانا (سنسکرت میں مختلف نظموں کے نام)

۹۳۔ تب ہم ایک دوسرے سے چپکے ہوئے تھے اتنا کہ ہمارے درمیان کوئی خلا نہ تھا اس وقت اتنے اکٹھے کہ بیچ میں ایک ہار کی بھی جگہ نہ تھی جبکہ اب ہمارے درمیان کئی سمندر، دریا، پہاڑ، وحشت ناک جنگل اور صحرا حائل ہیں۔

۹۴۔ کچھ عورتیں جو اپنے پیارے جیون ساتھی کے لیے رو رہی ہیں تنہائی سے خوفزدہ ہو کر اپنے محبوب کے کمرے میں جاتی ہیں اور تصور میں اُس سے ملن کی بارش میں بھیگتی ہیں وہ اپنے خوابوں میں محبوب کے جسم کے خوشگوار لمس اُن سے گلے ملنا دیکھنا، چومنا، کاٹنا اور اُن کے ساتھ جسمانی ملاپ سے لطف لیتی ہیں اور اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتی ہیں لیکن مسافر اس کو یہ بتانا کہ اے ظالم آدمی جب سے تم نے اُسے تنہا چھوڑا ہے اُسے نیند کی خوشی حاصل نہیں چہ جائیکہ تمہیں اُس نے چھاتی سے لگایا ہو۔

۹۵۔ میرے محبوب سے جدائی کی تنہائی اور اُسے دوبارہ ملنے کی فکر میں مَیں دن رات گھل رہی ہوں۔ یقیناً میں اپنے جسم میں بکھر رہی ہوں اور میرے آنسو مجھے بہا دیں گے تب تم ظالم مجھ سے کچھ کہو گے ایک لمحے کے لیے وہ میرے خواب میں آیا جذبات سے مغلوب میں محبت سے اُسے دیکھ رہی تھی اور اُس سے باتیں کر رہی تھی۔ میرے محبوب ایک چور نے میرا گھر لوٹ لیا ہے اور بھاگ گیا ہے۔ مسافر مجھے بتاؤ اب میں کس کی حفاظت میں جاؤں۔

۹۶۔ یہ ڈومیلا بولنے کے بعد وہ جس کے چہرے سے رات کی تاریکی دُور ہوتی ہے اور جس کی آنکھیں کنول کی پنکھڑیوں جیسی ہیں ایک لمحے کے لیے بے حس و حرکت کھڑی رہی

وہ کچھ نہ بولی اور نہ ہی کسی دوسرے شخص کو دیکھا ایک لمحے کے لیے وہ خوبصورت خاتون ایسے لگی جیسے دیوار پر تصویر بنادی گئی ہو۔

۹۷۔ احتجاج اور آہوں کی وجہ سے اُس کا سانس رُک گیا اُس کا چہرہ نوحہ گر تھا اپنے محبوب سے گلے ملنے کی خوشی یاد کرنے کے بعد وہ محبت کے دیوتا کے تیروں کے ذریعے گویا کہ دیوار سے جوڑ دی گئی تھی جب جذبات کی شدت سے لرزتی ہوئی پلکوں والی خاتون نے مسافر کو اچانک تھوڑی سی ترچھی نگاہ سے دیکھا اس نگاہ سے مسافر کو ایسے دیکھا جیسے ہرن کمان کی رسی کی آواز سُن کر گھبرا گیا ہو۔

۹۸۔ مسافر نے کہا پُرسکون ہو جاؤ بھروسہ کرو ایک لمحے کو سانس لو اور رومال سے اپنا چہرہ صاف کرو جو چودھویں کے چاند جیسا ہے اس کی بات سُن کر جدائی کی مصیبت میں مبتلا اس نے رومال لیا اور اپنا چہرہ صاف کیا تب وہ خوفزدہ ہو کر بولی۔

۹۹۔ مسافر محبت کے دیوتا کے خلاف میری طاقت چھا نہیں سکی کیونکہ محبت ظاہر کرنے والا میرا عاشق میرے لیے محبت کے احساس سے خالی ہے اگرچہ میں کسی قسم کی غلطی سے مبرّا ہوں وہ کسی دوسرے کا درد محسوس کرنے میں ناکام ہو گیا ہے ایسے سنگ دل پل پل بدلنے والے بے ایمان شخص کو برائے مہربانی صرف ایک مالنی نظم سنانا۔

۱۰۰۔ میں سوچا کرتی تھی اگر ہماری محبت میں رکاوٹ آئی اور میری خوشیوں کا اختتام ہو گیا تو ایسی صورتِ حال میں میرا محبوب رنگ اور تیل یا محبت اور احساس لے گا جو کناروں تک بھرے ہوں گے اور مجھے کپڑے میں لپٹا ایک مرتبان لینا ہو گا اور محبت سے خالی دل کو اس میں غوطہ دوں گی اور وہ دوبارہ محبت سے بھر جائے گا۔

۱۰۱۔ اگر کپڑے کا رنگ اُڑ جائے تو اسے دوبارہ رنگا جاتا ہے اور اگر کسی کا بدن خشک ہو جائے تو اس پر تیل ملا جاتا ہے۔ اگر کسی کی اشیاء لے لی جاتی ہیں تو مخالف کو شکست دے کر وہ دوبارہ بحال ہو جاتی ہیں۔ لیکن محبوب کا دل ایک دفعہ جدا ہو جائے تو مسافر اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے؟

۱۰۲۔ مسافر نے کہا لمبی آنکھوں والی خاتون پُرسکون ہو جاؤ۔ سفر پر توجہ دو۔ خود کو ضائع ہونے سے بچاؤ۔ اپنی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو واپس لو۔ پیاری خاتون جو لوگ گھر چھوڑے ہیں وہ اہم کاروبار پر جاتے ہیں۔ جس کے لیے انہوں نے سفر کیا

ہو۔ اگر ان کا وہ خاص کاروبار مکمل نہ ہو تو پیاری خاتون وہ واپس نہیں آتے۔

۱۰۳۔ وہ بھی جب بیرون ملک سفر کرتے ہیں۔ اگر محبت کے دیوتا کے تیروں سے گھائل ہوں۔ گھر چھوڑی ہوئی بیویوں کو یاد کر کے جدائی سے شکست خوردہ اپنے پیاروں کے لیے دن اور رات غم کا ناقابل برداشت بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ پیاری خاتون تمہارے معاملے میں بھی ایسا ہی ہے۔ مسافر بُری طرح اپنے آپ کو ضائع کرتے ہیں۔

۱۰۳ a,b۔ یہ بات سن کر لمبی آنکھوں والی عورت نے ایک اچھلا نظم پڑھی۔ اس نے اپنی آنکھیں مکمل طور پر کھول لیں جو پہلے محبت کی وجہ سے آدھی بند تھیں۔

۱۰۴۔ میں سوچتی ہوں اس کے اندر میرے لیے محبت کا کوئی جذبہ نہیں ہے۔ مسافر میرے عاشق کو اس معاملے کی خبر دینا کہ اب بھی آدھی رات میں تنہائی کی آگ میرے ناک کے درمیان سے میرے دل کو جلاتی ہے۔

۱۰۵۔ محبت کے تیروں سے زخمی ہونے کی وجہ سے زیادہ طوالت سے نہیں بول سکتی۔ مہربانی کر کے میری یہ حالت میرے عاشق کو بتانا۔ جنونی محبت کے درد کی وجہ سے جسمانی طور پر بے زار اور تھکی ہوئی کیفیت مستقل ہے۔ رات کی بے خوابی، جونہی میں چلتی ہوں زندگی کی تھکن سے میرے قدم کمزور پڑ جاتے ہیں۔

۱۰۶۔ بالوں کا یہ انداز ایک پردہ ہے۔ انہیں پھولوں کی چادر سے نہیں سجایا گیا۔ جو کاجل میں اپنی آنکھوں میں لگاتی ہوں۔ میرے رخساروں پر بہہ نکلتا ہے۔ میرے محبوب سے ملن کی اُمید میں جو گوشت میرے اعضاء پر پیدا ہوتا ہے جدائی کی آگ سے بہت زیادہ مقدار میں جل جاتا ہے۔

۱۰۷۔ اِدھر اُمید کے پانی سے بھیگتی ہوں، اُدھر جدائی کی آگ سے جل اُٹھتی ہوں۔ نہ میں جیتی ہوں نہ میں مرتی ہوں۔ مسافر میں سلگتی رہتی ہوں۔ اس کے بعد گہری آنکھوں والی عورت نے جلدی سے مسافر کو اپنی طرف متوجہ کیا اور آنکھوں کو خشک کر کے پھیولاگ نظم پڑھی۔

۱۰۸۔ جو چیز قیمتی ہے میرا دل اس کو کسوٹی پر پرکھنا چاہتا ہے۔ جیسے سنار پرکھتے ہیں۔ مجھے جدائی کی آگ میں گم کرنے کے بعد یہ سچ اُمید کے پانی سے میری پیاس بجھاتا ہے۔

۱۰۹۔ مسافر نے کہا میں سفر پر جا رہا ہوں مجھے بُرے شگون مت دو۔ بار بار رونا۔ اپنے آنسو

پی جاؤ اور مضبوط بنو۔اس نے جواب دیا۔مسافر خدا کرے تمہاری خواہش پوری ہو۔ خدا کرے تمہاری روانگی آج مکمل ہو۔میں نہیں روئی یہ تو جدائی کی آگ کا دھواں تھا جو میری آنکھیں نکال رہی تھیں۔

۱۱۰۔ مسافر نے کہا لمبی آنکھوں والی خاتون کہو جو کہنا ہے جلدی سے کہو۔کیا تم نہیں کہو گی؟ سورج غروب ہونے کے قریب ہے۔رحم کرو اور مجھے جانے کی اجازت دو۔مسافر تم جاؤ۔خدا کرے وہاں تمہارے لیے ہر لمحہ اچھی خبر ہو۔کیا تم میرے محبوب کو صرف ایک مادلا اور مزید یہ ایک کوڈیلا سنا سکتے ہو؟

۱۱۱۔ ماتم اور گرم آہوں سے میرا جسم خشک ہے۔لیکن میرے آنسوؤں کے پانی کا سیلاب خشک نہیں ہوتا۔میرا دل پپیہا ہے جو کسی دوسری سرزمین میں اُڑ گیا ہے یا چراغ پر گرے ہوئے پتنگے کی مانند ہے۔

۱۱۲۔ سورج کے شمالی راستے کے دوران دن طویل ہوتے ہیں۔جنوبی راستے کے دوران راتیں۔یہ پرانا نظام ہے۔لیکن میری محبت وہ تیسرا راستہ ہے جو تنہائی ہے۔

۱۱۳۔ دن جا چکا ہے۔شام ہو گئی ہے۔مسافر تمہیں روانگی ترک کر دینی چاہیے۔شام اور رات گزرنے کے بعد تم دن کی روشنی میں اپنا سفر دوبارہ شروع کر سکتے ہو۔اس نے جواب دیا۔زیریں گول لب والی خاتون دن کے سورج کی روشنی چمکدار ہے۔دن کی روشنی کے گھنٹوں میں میرا کام بہت اہم ہونے کی وجہ سے مجھے ضرور جانا چاہیے۔وہ بولی مسافر اگر تم اس جگہ نہیں ٹھہرو گے اور جانا چاہتے ہو تو میری محبت کو ایک کودلا ایک کھڈہڈ اور ایک گاتھا سنانا۔

۱۱۴۔ تمہاری غیر حاضری کی وجہ سے ہمیں جدائی کی آگ کا تحفہ مل چکا ہے۔جاؤ اور میری محبت کو بتاؤ کہ اس کے نتیجے کے طور پر میں اپنی خواہش حاصل کر چکی ہوں کہ میں زیادہ عرصہ زندہ رہی۔ایک دن ایک سال کے برابر ہے۔

۱۱۵۔ اگر میرے محبوب سے جدائی کی وجہ سے میرا دل پریشان ہے۔اگر میرے جسم کو محبت کے دیوتا کے تیروں سے چھپا ہوا زخم مل چکا ہے۔اگر میری آنکھیں میرے رخساروں پر آنسوؤں کے سیلاب بہانے کا اِرادہ کر چکی ہیں۔اگر میرے دل میں دُکھ کا جذبہ مسلسل بڑھتا جا رہا ہے۔

۱۱۶۔ تب مسافر رات کے وقت میں کیسے آرام کر سکتی ہوں اور سو سکتی ہوں؟ حقیقت یہ ہے کہ جو عورتیں اپنے عاشقوں سے جدا ہیں۔ ان کا اتنے دنوں تک زندہ رہنا ایک معجزہ ہے۔

۱۱۷۔ مسافر نے کہا سنہرے بدن والی خاتون جو کچھ تم مجھے بتا چکی ہو اور مزید جو کچھ بھی میں نے دیکھا ہے۔ میں اسے پہنچا دوں گا۔ خاتون جس کی آنکھیں کنول کی پنکھڑیوں جیسی ہیں۔ اپنے گھر واپس جاؤ۔ کیا جاؤ گی؟ جہاں تک میرا تعلق ہے۔ میں اپنے سفر پر روانہ ہو رہا ہوں۔ میرا سفر خراب مت کرو۔ مشرق میں اندھیرا بڑھ چکا ہے۔ سورج ڈوبنے کے قریب ہے رات میں سفر کرنا تکلیف دہ ہے۔ راستہ مشکل اور خطرناک ہے۔

۱۱۸۔ مسافر کی بات سن کر اپنی محبت سے الگ ہوئی خاتون نے اپنے نازک پیٹ سے ایک لمبی گرم آہ دوبارہ خارج کی۔ اس کے رخساروں پر آنسوؤں کے سیلاب کا کوئی قطرہ رہ گیا تھا۔ جو یوں لگ رہا تھا۔ جیسے مرجان کے ڈھیر میں کوئی موتی ٹھہرا ہو۔ اس نے باتیں کیں۔ وہ روئی، نوحہ کناں ہوئی۔ اپنی محبت کی جدائی کی وجہ سے وہ غمگین تھی۔ وہ بولی تب میرے محبوب کو ایک سیکند ھک اور ایک دوِپد سنانا۔

۱۱۹۔ میرا دل ہیروں کا ایک خزانہ ہے۔ پس مستقل طور پر اگر مندرا[۱۲] اسے بلوئے تو خوشی کے قیمتی پتھر کے ہر ٹکڑے کو اکھاڑا اور تمہاری محبت کے ذریعے باہر نکالا جا سکتا ہے۔

۱۲۰۔ جدائی کی آگ جسے محبت کی آندھی نے ہوا دی (پنکھا کیا) نگاہ کے شعلوں سے جلی۔ یہ میرے دل میں ایک ناقابلِ برداشت دُکھ اور ایک نہ ختم ہونے والی جلن سلگا گئی ہے۔ تھکن کی راکھ سے بھری ہوئی۔ یہ اپنے آپ تازہ ہو جاتی ہے۔ جونہی یہ جلتی ہے ہر وقت دھمکاتی رہتی ہے۔ یہ ایک عجیب و غریب کیفیت ہے۔ تمہارے لیے خواہش مند ہونے کی آگ میں ہمارا کنول اگنا ہے۔

۱۲۱۔ سیکند ھک اور دَوپِد سن کر مسافر کے جسم میں چبھن ہوئی۔ وہ یقیناً محبت پر غالب نہیں آ سکتا تھا۔ وہ اپنے دل میں خوش تھا۔ اس نے اسے جواباً کہا۔ ہرنی کی آنکھوں والی خاتون ایک لمحے کے لیے پُرسکون ہو جاؤ۔ اور میری بات سنو۔ چاند جیسے چہرے والی خاتون کیا میں تم سے کچھ کہہ سکتا ہوں؟ مہربانی کر کے میرے لیے ایک واضح شرح کرو۔

۱۲۔ پہاڑ کا نام، امرت نکالنے کے لیے وشنو نے سمندر کو اس پہاڑ سے بلویا تھا۔

۱۲۲۔ نئے بادل کی لہریں ظاہر ہو رہی ہیں۔خزاں کی رات میں عیاں ہونے والا دودھیا چاند چمکتا ہے۔ندیاں امرت سے بھری ہیں۔ چہرہ جو چاند سے بھی زیادہ روشن ہے۔ چہرہ جس نے تمہارے عاشق میں مسرت کو جگایا۔کب وہ چہرہ جدائی کی آگ کے دھوئیں میں چھپ گیا۔

۱۲۳۔ مجھے بتاؤ کہ تمہاری شرارت سے تڑپتی ہوئی نظر۔محبت میں مدہوش قاتل آنکھوں میں کس دن سے مسلسل غم ٹھہر گیا ہے۔تمہارا بدن جالمندھری درخت کی طرح نازک ہے۔وہ شخص تمہیں ضائع کر رہا ہے۔جس کے لیے تم چنچل عورت کی چال ترک کر چکی ہو۔جو کہ ہمساپرندے جیسی ہے۔

۱۲۴۔ کانپتی آنکھوں والی خاتون کیوں اُداسی کے سامنے سر جھکاتی ہو؟ تمہارا جسم جدائی کی ناقابلِ برداشت اذیت سے پارہ پارہ ہے۔کس دن ہر[i] کے بیٹے کے تیز دھار تیروں کی نوکوں سے تمہارا دل زخمی ہوا تھا؟ مجھے بتاؤ! پیاری خاتون کس وقت تمہارے عاشق نے تمہیں الوداع کہا تھا؟

۱۲۵۔ مسافر کے الفاظ سن کر لمبی آنکھوں والی خاتون نے جس کی آنکھیں محبت سے نیم بند چار مصرعوں کا ایک گاتھا پڑھا۔

۱۲۶۔ آؤ! مسافر کیا یہ پوچھنا ضروری ہے۔جس دن میرا محبوب چلا گیا۔اس دن اپنی خوشیاں کھونے کے بعد میں نے غم واندوہ کا ایک انبوہ حاصل کیا۔

۱۲۷۔ اب مجھے بتاؤ جس دن جدائی کے شعلے بھڑک اُٹھے اس کو یاد کرنے کا کیا فائدہ ہے۔ یہاں اس دن کا ذکر نہیں کرنا ہوگا۔جس دن میرا محبوب چلا گیا۔حتیٰ کہ ایک لمحے کا بھی۔

۱۳۔ i۔ شوا بھگوان نے وشنو بھگوان کو اس زور سے بھینچا کہ دونوں ایک ہو گئے،دونوں دیوتاؤں کے جسم ایک ہو جانے کے حوالے سے انہیں ''ہر ہری'' کہا جاتا ہے۔
ii۔ ایک راکھشس نے سوانگا کو تلوار سے ٹھوکر لگائی،تلوار کے مَس ہونے سے ''ہر'' پیدا ہوا اور راکھشسوں کو تباہ کیا۔

۱۲۸۔ میری بے چینی اُسی دن سے قائم ہے۔ جس دن میرا عاشق چلا گیا مسافر یقیناً میرے دل میں وقت موت کی مانند گزرتا ہے۔

۱۲۹۔ اس موسم گرما میں جب میرا پیا مجھے چھوڑ گیا تھا تو اس موسم کی گرمی کی آگ مجھے جلاتی تھی اور شاید یہ کہ میں مرجھا گئی تھی اور کوہ ملایا کی خشک ہوا نے جھریاں ڈال دی تھیں۔

حصہ سوم

موسم گرما کے بیان میں:

۱۳۰۔ نئے موسم سرما کی آمد پر مسافر میرے شوہر نے الوداع کے اشارے کے ساتھ گھر چھوڑا۔ میری تمام خوشیاں اسی میں رہتی تھیں۔ اس کا پیچھا کرتے ہوئے۔ واپس لوٹتے ہوئے۔ میرا جسم جدائی کی آگ سے جھلس گیا۔ آخر کار میں واپس مڑی اور اپنے گھر کی طرف چل پڑی۔ پریشان حال۔ میرا دل بے چین تھا۔

۱۳۱۔ ملایا کی ہوا کو برداشت کرنا میرے لیے مشکل تھا۔ جبکہ میں جسمانی اور ذہنی تھکاوٹ، خواہش، بے زاری اور محبت پر غالب آنے کے قابل بھی نہ تھی۔ جنگل میں گھاس کو لگی آگ زیادہ تیزی سے جلتی۔ زمین کی سطح پر شدید گرمی کی وجہ سے زیادہ تیزی سے بھڑکتی اور سورج کی شعاعیں مزید گرم ہو جاتیں۔

۱۳۲۔ آسمان ٹمٹمایا، لہرایا۔ جیسے یہ یُما کی زبانیں ہوں۔ زمین دراڑوں سے ٹکڑے ہوگئی۔ یہ گرمی کی زیادتی برداشت کرنے کے قابل نہ تھی۔ وہی بہت زیادہ گرم لو جو آسمان میں آندھی لاتی ہے۔ تنہا بیویوں کے جسموں کو بے رحمی سے جھلسا دیتی ہے۔

۱۳۳۔ مادہ کا تکا پرندوں کی "پیا" (جو کہ محبوب کی نمائندگی کرتی ہے) کی آوازیں آتی تھیں۔ نئے بادلوں کی خواہش کے لیے۔ ایک چھوٹی لیکن شفاف پانی کی ندی دریاؤں میں گرتی۔ پھلوں کے بوجھ سے نیچے جھکے ہوئے۔ آموں کے درختوں کا نظارا شاندار تھا۔ وہ ہوا میں ہاتھی کے کانوں کی مانند ہلتے۔

۱۳۴۔ ان کے پتوں میں آم کے درخت کے عاشق طوطوں کا ایک گروہ ایک دوسرے کی قربت میں مگن تھا۔ ان کے درمیان کوئی فاصلہ نہ تھا۔ دیکھو! شگوفے چٹکے اور دل کو چھونے والی آواز بلند ہوئی۔ مسافر! میں آموں کے جھنڈ کو دیکھ کر برباد ہوگئی تھی۔

۱۳۵۔ سنتل جو کہ خوشگوار ٹھنڈک کے لیے چھاتی پر لگایا جاتا ہے۔ اس نے میری چھاتیوں کو جلایا گویا کہ سنتل کے درخت کو سانپوں نے ڈس لیا تھا۔ تب روتے ہوئے میں نے

مختلف ہار گلے میں ڈال لیے۔ پھولوں کے ہار بھی۔ لیکن وہ بھی شعلے برسانے لگے۔ اس سے میں خوف زدہ ہوگئی۔

۱۳۶۔ رات کو پھولوں کی پتیوں کی چادر نے جو میں نے اپنے جسم کو آرام دینے کے لیے بستر پر بچھائی تھی۔ مجھے دوگنا پریشان کیا۔ تب میں اُٹھی۔ میں نے بستر پر بیٹھے بیٹھے ہی ہمت ہار دی۔ مسافر اُداس ہوکر میں نے کانپتی ہوئی آواز میں ایک واستو اور ایک دوہکا پڑھا۔

۱۳۷۔ سورج کی شعاعیں پڑتے ہی پورا زور لگا کر جھکنے والے سرخ کنول کے پھول اپنی گرمی سے کسی کو بھی گرم بنا دیتے ہیں۔ چاند کی امرت بھری شعاعیں پھر انہیں اُکساتیں۔ یہ جلتا ہے جیسا کہ اس سے منسوب کیا جاتا ہے کہ یہ زہر پیدا کرتا ہے (اسی طرح کی زہر کائنات کے سمندر کو بلو کر نکالی جاتی ہے) سانپ کے زہریلے دانتوں سے ڈسا ہوا سنتل جسم کو ضائع کرتا ہے۔ موتیوں کے ہار جن کی اصل نمک ہے۔ محبت کے دیوتا کی وجہ سے زخموں پر نمک پاشی کرتے ہیں۔ کنول، چاند، سنتل، قیمتی پتھر اکثر ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ محبت کی آگ ان میں سے کسی سے بھی نہیں بجھتی۔ بلکہ ان سے کسی ایسے جسم کو مزید نقصان پہنچتا ہے۔

۱۳۸۔ کچھ لوگ کافور اور سنتل کا جسم پر مرہم رکھتے ہیں۔ یہ بے حاصل ہے کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ محبوب سے جدائی کی آگ صرف محبوب کے ذریعے ہی بجھائی جا سکتی ہے۔

۱۳۹۔ پس میں نے کسی نہ کسی طرح سے بہت زیادہ شدید موسم گرما گزارنے کا بندوبست کیا۔ مسافر پھر موسم برسات دوبارہ شروع ہوا۔ لیکن میرا بے وفا خاوند پھر بھی نہ آیا۔ تمام اطراف میں خوفناک، بھاری اور بوجھل تاریکی چھاگئی۔ آسمان میں بادل شدت سے گرجنے اور چنگھاڑنے لگے۔

۱۴۰۔ آسمانی بجلی جو آسمان میں ہاتھی کی جسامت کی ہوتی اس سے راستہ جگمگا اُٹھتا تھا۔ آسمان میں ہولناک شعلے کوندتے اور کھلبلی مچ جاتی۔ ڈووَہا (پرندے) خوشی سے چہچہاتے پانی میں مستقل طور پر خوش۔ نئے بادلوں کے درمیان سفر کرتے سارسوں کی قطاریں آسمان میں بہت پیاری لگتیں۔

۱۴۱۔ موسم گرما کی آگ میں سورج کی مسلسل شعاعی مرکزیت کی وجہ سے بادل بہت گرم ہو گئے تھے۔ بادلوں سے گرتے آبشار، جھیلوں سے نہ تھمتے۔ مسافر جو سفر پر گیا۔ آسمانی ہاتھی کے ذریعے پانی میں ڈال دیا گیا۔ ان میں سے ایک جو دریا کے احاطے کے ہر مرکز کی نگرانی کرتے ہیں، آسمان کے ہر خطے میں یا (ہر قدم پر) اس نے اِدھر اُدھر دیکھا (آسمانی بجلی آسمانی ہاتھی کی طرح دکھائی دے رہی ہے) اپنی سونڈ یا ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے۔

۱۴۲۔ تیز بہنے والی ندیوں کے مسلسل شور میں، متلاطم ندیوں میں اور بڑے دریاؤں میں لہریں غراتیں اور چنگھاڑتیں۔ ہر جگہ جہاں بھی لوگ سفر پر تھے۔ رُک گئے۔ مسافر! جو لوگ اپنے کام پر جا رہے تھے۔ انہوں نے گھوڑوں کی بجائے کشتیوں کے ذریعے اپنا سفر شروع کیا۔

۱۴۳۔ گارے سے سفید کسی عورت کا جسم جب وہ اپنے محبوب کے گھر رات بسر کرکے بارش میں نہاتی تو وہ بجلی میں نمایاں ہو جاتا تھا۔ لیکن اس کی پیشانی بالوں میں چھپ جاتی تھی۔ ستاروں کے میزبان غیر مرئی ہوگئے۔ اندھیرے کی سلطنت وسیع ہوگئی۔ پہاڑ کی چوٹی آتشیں مکھیوں (جگنوؤں) سے مکمل طور پر چھپ گئی تھی۔

۱۴۴۔ سارس نے پانی کا تالاب چھوڑا اور درخت کی چوٹی پر جا بیٹھا۔ ایک بڑے پہاڑ کی بلندی پر مور اپنا رقص کرتے اور چلاتے جوہڑوں میں بڑے مینڈک اپنی چیخ سے کھردری اور سخت آواز نکالتے۔ کلا کٹھا پرندہ آم کے درخت کی چوٹی پر چہچہاتا رہتا۔ خوبصورت کوکو کی آواز پیدا کرتا۔

۱۴۵۔ وسیع جھیلوں کی وجہ سے سڑکیں گزرنے کے قابل نہ رہیں۔ گویا کہ انہیں زہریلے سانپوں نے تمام اطراف میں بند کر دیا تھا۔ پادلا کے پتوں کی ویرانی ندیوں کے پانی کے تیز بہاؤ کی وجہ سے تھی۔ ہمسا پرندے کے نوحوں کی آواز پہاڑ کی بلندی سے آتی تھی۔

۱۴۶۔ بھڑوں کے ڈر سے مویشیوں کے گروہ کھلے میدان میں دوڑتے۔ گوالوں کی بیویاں خوشی خوشی اپنی محبت سے اپنے شوہروں کو سیراب کرتیں۔ زمین کے چاند سورج کدمبا پھولوں کے سبزے اور خوشبو میں چھپ گئے تھے۔ محبت کے دیوتا نے میرے

جسم کے ہر اعضاء میں ایک درد بسا دیا تھا۔

۱۴۷۔ جونہی میں اس عظیم درد میں مبتلا ہوئی میرے تکلیف دہ بستر پر کانٹے اُگنے لگے۔ شہد کی مکھیوں کے جھنڈ کی آواز سن کر میں زخمی ہو گئی۔ میری آنکھیں کبھی بند نہ ہوئیں۔ پریشان ہو کر اور تمام رات جاگ کر واستو، گا تھا اور دوہکا نظمیں لکھیں۔ کیونکہ میں نیند کو نہ پا سکی تھی۔

۱۴۸۔ اندھیرے کی وجہ سے آسمان ہر سمت میں اپنا سایہ ڈالتا ہے۔ اور بُرا موسم اسے مزید تاریک بنا دیتا ہے۔ آسمان خوفناک دکھائی دیتا ہے۔ ایک چھپا ہوا سیاہ بادل خوفناک شور کے ساتھ گرجتا ہے۔ آسمان میں سانپ کی طرح لہراتی ہوئی بجلی کڑکتی ہے اور چمکتی ہے۔ کوئی بھی مینڈکوں کی خوفناک آوازوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ مسافر! پھر میں کیسے نہ ختم ہونے والے گھنے بادلوں سے برستے سیلاب کے شور کو برداشت کر سکتی تھی جسے پہاڑ بھی مشکل سے برداشت کرتے ہیں۔ مادہ کوکلا پرندہ درخت کی چوٹی پر چہچہاتا اور ایک ناقابلِ برداشت چیخ پیدا ہوتی۔

۱۴۹۔ موسم گرما کی آگ بارش کی بہتات سے بجھ گئی تھی۔ جب موسمِ برسات آیا تو کرامت تھی کہ میرے دل میں جدائی کی آگ اور زیادہ شدت کے ساتھ جل اُٹھتی۔

۱۵۰۔ مسافر! وہ جو کسی مرد کو گلے سے نہیں لگاتی ہیں۔ جو اچھی خصوصیات سے مالا مال ہے اور جو آنسوؤں کا ذریعہ ہے (یا ریسمان میں پروئے موتیوں کے ذریعے جنہیں سمندر سے نکالتے ہیں) شرمندہ ہیں۔ میری مغرور چھاتیوں کے لیے (جو موتیوں کی رسی کے لیے بہت بہت بڑے ہیں) اور جو آنسوؤں کی بہتات سے جل گئی ہیں۔

۱۵۱۔ دوہکا پڑھنے کے بعد جدائی کے دُکھ سے تھکی ہوئی۔ اوہ! اس کے بعد بہت ہی برا ہوا کہ میں ایک دھوکے سے مغلوب ہو گئی تھی۔ کہ خواب میں مَیں نے اپنے شوہر کو دیکھا۔ جس کو گھر سے گئے کافی عرصہ ہو چکا تھا۔ اس کو پہچانتے ہوئے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے میں نے اس سے کہا۔

۱۵۲۔ کیا نیک خاندانوں کے سربراہوں کے لیے یہ مناسب ہے؟ ایسے موسم میں جو بادلوں کی گرج کے شور سے بھرا ہے۔ جس کی روشنی آنکھوں کو تکلیف دیتی ہے کیا وہ اس طرح اپنی محبوباؤں کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں؟

۱۵۳۔ آسمان میں نئے بادلوں کی قطاروں کی وجہ سے پھولوں کے ہار ہیں۔ جہاں سے آسمان خالی ہے۔قوسِ قزح کی وجہ سے سرخی چھائی ہے۔آتشیں مکھیوں (جگنوؤں) کی وجہ سے بادل چھپ گئے ہیں۔ میرے محبوب! موسم برسات کو برداشت کرنا مشکل ہے۔

۱۵۴۔ جب میں اپنے خواب سے جاگی۔میرے گلے کا اگلہ حصہ جذبات کی شدت سے گھٹ رہا تھا۔ یہ حقیقت جان کر کہ میں کہاں تھی اور میرا محبوب کہاں تھا۔ میں پتھر کی بن گئی۔ پھر بھی میں اسی وقت نہ مری۔ اگر میری زندگی مجھے نہیں چھوڑتی تھی تو یہ اس لیے تھا کہ مجھے میرے گناہوں کی وجہ سے بیڑیاں ڈال دی گئی تھیں۔اور میری موت کا کام سا کن تھا۔بجلی گرنے سے بھی میرا دل پھٹ کیوں نہ گیا؟

۱۵۵۔ مدہم صدا سے ٹراتے مینڈک نے نرم آواز میں بولنا شروع کر دیا تو رات کے آخری پہر میں نے ایک دوہکا پڑھی۔

۱۵۶۔ رات جس کو ملامت کی جاتی ہے۔آپ پر اس طرح لاگو ہوتی ہے اور اس کی گرفت اتنی مضبوط ہوتی ہے کہ پوری دنیا کو پکڑ سکتی ہے۔ رات جو غم کے لمحات میں چار گنا لمبی ہو جاتی ہے اور خوشی کی گھڑیوں میں جلد ہی ختم ہو جاتی ہے۔

خزاں کے بیان میں:

۱۵۷۔ تاہم صبح ہوئی میں ابھی تک ماتم کر رہی تھی۔ ایک گیت گا رہی تھی اور مقامی زبان (پراکرت) میں کچھ پڑھ رہی تھی جیسا کہ جانا جاتا ہے کہ رات محبوب کی محبت کے اثر سے خوبصورت ہوتی ہے۔اس طرح کا گیت میں نے گایا۔لیکن مسافر میں نے سوچا کہ یہ رات بہت ناپسندیدہ ہے۔

۱۵۸۔ اس طرح رات گزر گئی۔ میرے ساتھ بیدار رہ کر۔ جو اپنے محبوب کے لوٹنے کی اُمید میں زندہ تھی۔ دن نکلنے پر میں نے اپنا بستر چھوڑا اور اپنے دل میں اسے یاد کرنے لگی جو جدائی کی وجہ سے مجھے برباد کر گیا تھا۔

۱۵۹۔ عقیدت سے جنوب کی طرف دیکھتے ہوئے اچانک مجھے ستاروں کا ایک ہجوم نظر آیا۔ میں نے سوچا موسمِ برسات گزر چکا ہے۔لیکن میرا محبوب ابھی تک بیگانے دیس میں

رُکا ہے اور میں اس کی محبت سے لطف اندوز نہیں ہو رہی۔

۱۶۰۔ بارش برسانے والے بادل بکھر چکے تھے اور آسمان سے غائب ہو گئے تھے۔ خوبصورت ستاروں کے ہجوم رات میں دکھائی دیتے تھے۔ سانپوں کا بل زمین میں تھا۔ چاند کی روشنی رات میں شفاف چمکتی تھی۔

۱۶۱۔ جھیلوں میں پانی جن میں کنول کے پودے تھے درخشاں تھا۔ دریا مختلف رنگوں کی لہروں میں تقسیم ہو کر بہتے۔ اگر چہ نئی جھیلوں کی خوبصورتی گرم موسم خراب کر چکا تھا اور اُن کی تازگی لوٹ چکا تھا۔ یہ نئے موسم خزاں میں پھر سے جاری ہوئیں۔

۱۶۲۔ بڑی بطخیں نیلے کنولوں میں رس چوستیں اور ایک خوشی کن دلکش آواز پیدا کرتیں۔ زمین کنولوں سے بھری تھی جیسے وہ اُبل پڑے ہوں۔ پانی کی ندیاں وسعت میں دُگنی ہو گئیں ان کا پانی کناروں سے باہر نکل آیا۔

۱۶۳۔ کُس[1] (گھاس) سے جھیل کے کنارے خوبصورت ہو گئے تھے۔ اتنے سفید جیسے سفید کانچ کی سیپیاں ہوں۔ دریا کے کنارے پرندوں کی قطاروں سے شاندار ہو گئے تھے۔ جوندیوں کے شفاف پانی میں بہتے۔

۱۶۴۔ شفاف ندیوں میں شبیہ منعکس ہوتی۔ ان میں کیچڑ کا بوجھ ضائع ہو چکا تھا۔ خزاں کے شروع ہونے پر کرونیکا (پرندے) کی پکار میں برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ میں مرجاتی۔ مرالا (پرندے) کی آمد پر میں بچ نہ سکتی تھی۔

۱۶۵۔ مسافر میں سوکھ گئی جیسے ندیاں سوکھ گئیں۔ جگنوؤں کے ساتھ ہی میں بھی برباد ہو گئی۔ آبی پرندے اپنی دلکش آواز پیدا کرتے۔ میں نے آبی پرندے کی مادہ سے کہا کیوں تم مجھے میری محرومیاں یاد کراتی ہو۔ جواب کچھ کم ہو چکی ہیں۔

۱۶۶۔ ظالم! تم اپنی دُکھ بھری آواز اپنے دل میں رکھو۔ ایک عورت جو تمہاری آواز سنتی ہے۔ مرجھا جاتی ہے اس کی خوشی غارت ہو گئی ہے۔ اگر چہ میں نے انتہائی دُکھ کے ساتھ ایک ایک سے التجا کی لیکن مسافر ایک لمحے کو کسی نے بھی میری حوصلہ افزائی نہ کی۔

۱۔ ہندوؤں کے عقیدے میں بہت سے درختوں کو مقدس سمجھا جاتا ہے۔ ان میں ایک کُس گھاس ہے کیونکہ اس پر امرت گرا تھا، اس لیے یہ مقدس ہو گئی ہے۔

۱۶۷۔ وہ خواتین جن کے شوہر گھروں میں تھے اور ان کے پاس تھے۔ وہ اپنے آپ سے گلیوں میں لطف اندوز ہو رہی تھیں۔ راسا (کرشن کے احترام میں جو رقص کیا جاتا ہے) سے مسرت حاصل کر رہی تھیں۔ وہ کھلتے رنگوں کے لباس اور مختلف زیوروں سے سج رہی تھیں۔ وہ عمدہ کپڑے پہن رہی تھیں۔ جو شوخ اور مختلف رنگوں کے ٹکڑوں سے بنے ہوئے تھے۔

۱۶۸۔ اپنی پیشانیوں پر رنگ دار پاؤڈر کے تلک لگانے کے بعد انہوں نے اپنی چولیوں پر زعفران اور سنتل چھڑکا۔ وہ سرمدا کو ہاتھوں میں تھام کر اس سمیت انہوں نے خدا کی تعریف میں خوش کن گیت گائے۔

۱۶۹۔ انہوں نے اگربتی پیش کر کے اپنے آقا کی پوجا کی۔ گائے اور گھوڑوں کے اصطبل کو نقش و نگار سے سجایا۔ یہ دیکھ کر میں محبت کی طلب سے مستقل پریشان ہوگئی تھی۔ وہ عورتیں جن کی خواہش پوری ہوگئی تھی۔ میری سہیلیاں نہ تھیں۔

۱۷۰۔ تب میں نے آسمان کی سطح کو مکمل طور پر روشن رنگوں میں دیکھا۔ اور یہ ایسے تھا جیسے وہ علاقے آگ سے روشن ہو چکے ہوں۔ میرے دل میں تنہائی کے شعلوں کی لہر سلگ اٹھی۔ اور میں نے ایک نندنی ایک گاتھا اور ایک بھر امبر اولی نظمیں پڑھیں۔

۱۷۱۔ گلوں کو کنول کے نئے شگوفوں کی خشکی سے پاک کر کے دھاترشڑا اور رتھانگا (پرندے) پانی پر اپنی آواز پیدا کرتے۔ جب وہ چلاتے تو یہ ایک غیر معمولی معجزہ ہوتا۔ خزاں کی آمد پر پازیبوں کی ایک ملائم آواز۔

۱۷۲۔ اسوج (آسویوجا ایک مہینہ) میں ندیوں پر جو کہ خزاں میں وسیع ہو جاتی ہیں۔ چوڑی اور ایک برقی رو جو پیروں کے نیچے تھرکتی ہے۔ آبی پرندہ بار بار اپنی پکار پیدا کرتا جس کا مقصد مجھے میرے دُکھ سے مغلوب کرنا ہوتا ہے۔

۱۷۳۔ راتوں میں چاندنی سے محل نے اپنی خوبصورتی بڑھالی تھی۔ اس کی دلکشی شاندار چھوٹے قلعوں اور دیواروں کے ساتھ بے داغ تھی۔ موسم خزاں اپنے محبوب کی ٹھکرائی عورت کے بستر پر تکلیف کی پکار تازہ کر دیتا ہے۔ ایسے دُکھی ہوتی ہے جیسے موت کے دیوتا کا عصا ہو۔

۱۷۴۔ ان خواتین کا پیارا انداز جن کے مرد گھر پر تھے اور جو جھیل کے ساحل پر سیر کر رہی تھیں۔

گزارش کرنے والا تھا۔ بچے اور عمدہ نوعمر لوگ کھیلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اور ہر گھر میں ڈھول بجائے جا رہے تھے۔

۱۷۵۔ لڑکے ایک دائرے میں رقص کر رہے تھے۔ ان کے مونڈے ہوئے سروں پر بالوں کی ایک چٹیا تھی۔ وہ خوشی خوشی گلی میں پسندیدہ انداز میں موسیقی کے آلات بجاتے ہوئے گئے۔ نوجوان عورتوں کے ایک گروہ نے پُرکشش بستر بنائے تھے۔ تمام گھروں میں خوش کن دھاریاں ڈال کر روغن کیا گیا۔ ان گھروں میں خوشیاں منائی جا رہی تھیں۔

۱۷۶۔ دیوالی کے روشن کردہ چراغ لوگ اپنے ہاتھوں میں چاند کی کرنوں کی مانند پکڑے تھے۔ گھروں میں دودھیا روشنیاں سجائی گئی تھیں۔ خواتین چراغ کی سیاہی کو کاجل بنانے کے لیے لکڑیوں کو استعمال کرتیں۔

۱۷۷۔ سیاہ ملبوسات میں نمایاں بہت سی پُرشکن لہروں والے کپڑوں میں اُن کی چھاتیاں جو دائروں کی طرح گول تھیں۔ محبت کے خوش کن پیچ وخم کے ساتھ مشک میں مہکی ہوئی نمایاں ہو رہی تھیں۔

۱۷۸۔ ہر عضو پر گاڑھے زعفران سے نقش و نگار بنائے گئے تھے۔ اس زہر کی طرح جسے محبت کے دیوتا نے اپنے تیروں کے ذریعے پھینکا ہو۔ ان چھاتیوں نے اپنے سروں پر پھولوں کے ڈھیر سجائے ہوئے تھے۔ جو یوں لگتے تھے۔ جیسے ہلال کالے بادلوں کے مینار پر سوار ہا ہو۔

۱۷۹۔ اپنے منہ میں زیادہ مقدار کافور کے ساتھ انہوں نے پان رکھے ہوئے تھے۔ یہ یوں تھا جسے سورج صبح صادق کے وقت جاگ رہا ہو۔ اُن کی خوبصورتی ایک جلد میں دیے ہوئے چھینٹ سے مکمل کی گئی تھی۔ بستر اونچی آواز میں گونجنے والی گھنٹیوں سے عمدہ دکھائی پڑتے تھے۔

۱۸۰۔ اس طرح کچھ خواتین مسرور و مطمئن تھیں۔ جب انہوں نے محبت کے کھیل کھیلے۔ لیکن میں نے مخالفانہ طور پر ناآسودہ خواہش کی حالت میں رات بسر کی۔ ہر گھر میں خوبصورت گیت گائے جا رہے تھے۔ لیکن مجھے دُکھوں کا ڈھیر دیا گیا تھا۔

۱۸۱۔ دوبارہ، مسافر میں نے اپنے محبوب کو سوچا جو مجھ سے طویل عرصے سے دُور تھا۔ میرے ذہن کے تصور میں وہاں پہلے ہی سورج طلوع تھا۔ پانی کے سیلاب کی طرح بہت سے

آنسو بہاتے ہوئے میں نے ایک اُتھلا اور ایک وستو بھی پڑھ کر۔

۱۸۲۔ رات کو میرے لیے آدھے منٹ کی بھی نیند نہیں ہے۔ یہاں بے خوابی ہے۔ جونہی میں اپنے محبوب سے بات کرتی ہوں تو مجھے چوتھائی لمحے کے لیے بھی محبت نہیں ملتی۔ اب دکھائی پڑتا ہے کہ مجھے محبت کی اذیت اور درد ہی عطا کیا گیا ہے۔

۱۸۳۔ اس ملک میں جہاں میرا محبوب ٹھہرا ہے۔ کیا چاند کی بے داغ شعاعیں رات میں نہیں چمکتیں؟ کیا بڑی بطخیں جب وہ سرخ کنولوں کے پھولوں کو کھاتی ہیں تو مدہم سرسراہٹ بھی پیدا نہیں کرتیں؟ اور یہ کہ کیا کوئی بھی شخص مہربان آوازیں پراکرت کی تلاوت نہیں کرتا؟

اور تم نے تو خیر جذبے کو ترک کر دیا ہے۔ کیا کوئی اور بھی پنکما (موسیقی کی دُھن جس کا تعلق محبت سے ہے) احساس کے ساتھ ادا نہیں کرتا؟ اور مزید یہ کہ کیا صبح صادق کے ہونے پر اوس سے بھیگے ہوئے پھولوں کے گھنے انبار سے خوش کن خوشبو نہیں آتی؟ یا مسافر میں جان چکی کہ میرا محبوب ایک ایسا شخص ہے جو کسی قسم کے جذبات نہیں رکھتا۔ کیونکہ موسم خزاں میں بھی (اگرچہ یہ سب باتیں محبت کی یاد دلاتی ہیں) وہ گھر نہیں آیا۔

ابتدائی موسم سرما کے بیان میں:

۱۸۴۔ اسی طرح پیاری خوشبوؤں سے معطر اور مسرور موسمِ خزاں گزرا۔ وہ جو باہر گیا تھا۔ بے وفا وحشی، اسے اپنے گھر کی یاد نہ آئی۔ میں اسی حالت میں رہی اور تب میں محبت کے تیروں سے بے رحمی کے ساتھ چھیدی گئی۔ میں نے محلوں کو دھند کی زیادہ مقدار سے سفید دیکھا۔

۱۸۵۔ مسافر میرا تمام جسم جدائی کی آگ سے تڑخ تڑخ کر کے جلا۔ محبت کے دیوتا نے غرور میں اپنے کمان سے تیر زپ زپ برسائے۔ اس پر بھی وہ جو میرا دل چرا کر لے گیا تھا۔ مجھ تک نہ آیا۔ جب میں غم والم میں مبتلا بستر پر پڑی تھی۔ بے حس، غیر مہذب، دھوکا باز اجنبی دیس میں گھومتا رہا۔

۱۸۶۔ اور میں اپنی آہ وزاری کو ہر طرف سے کھوکھلا پا رہی تھی۔ دیکھو! موسم سرما دھند کے بوجھ

سمیت دبے پاؤں چلا آیا۔ سرد گھروں میں پانی کی خوش آمدید نہ تھی۔ مسافر کنولوں کی تمام پتیاں کیاریوں میں ہی ختم ہوگئی تھیں۔

۱۸۷۔ (خدمت کرنے والی عورتیں) یا مزدور عورتوں نے نہ کافور اور نہ ہی سنخل اُگایا تھا۔ ہونٹوں اور رخساروں کے لیے اُبٹن میں شہد کی مکھیوں کا بنایا ہوا موم ملایا جاتا تھا۔ سنخل سے پاک زعفران جسم پر لگایا جاتا تھا۔ مشک ملا کمپا تیل اکثر استعمال کیا جاتا تھا۔

۱۸۸۔ جائفل کے ساتھ مشک نہیں اُگایا گیا تھا۔ کیتکی کے پھولوں کے عطر کو عموماً پانی میں شامل نہیں کیا جاتا تھا۔ خواتین اپنے گھر کے اوپر کی منزل کو مزید استعمال نہیں کرسکتی تھیں۔ رات ہونے پر وہ اپنے اندرونی کمروں میں سوتیں اور بستر پر چادریں بچھاتی تھیں۔

۱۸۹۔ اس وقت اگرُ کی لکڑی جلائی جاتی تھی۔ اور جسم پر زعفران لگایا جاتا۔ ایک مضبوط وصل مزہ دیتا تھا۔ ایک اور دن، میرے محبوب کی موجودگی میں یہ لمحہ ایک اُنگلی بھر لمبا تھا۔ لیکن مسافر میری تنہائی میں یہ لمحہ جو شروع ہوا تو اس کی کوئی حد نہ تھی۔

۱۹۰۔ طویل رات میں مجھے نیند نہ آتی اور میں روتی رہتی تھی اور تب گھر میں تنہا میں نے ایک وستو پڑھی۔

۱۹۱۔ میرے لیے طویل رات آہوں کے ساتھ گزرتی ہے، تم جنگلی بے رحم شخص ہو۔ تمہیں سوچتے ہوئے مجھے نیند نہیں آتی۔ تم لٹیرے ہو۔ بے وفا شخص میرے اعضاء تمہارے ہاتھ کے لمس سے محروم ہیں۔ میرا جسم جو سونے کا تھا۔ آتش دان کے پھٹنے سے نہیں بلکہ موسم سرما کے پھٹ پڑنے سے راکھ بن گیا ہے۔ میرے محبوب میں تمہیں یاد کر کے روتی ہوں۔ کیا موسم سرما کے دوران نہ آؤ گے اور مجھے تسلی نہیں دو گے۔ نادان، وحشی، مجرم جب میں مرجاؤں گی اور تمہیں پتہ چلے گا کیا تم تبھی آؤ گے؟

آخر موسم سرما کے بیان میں:

۱۹۲۔ مسافر اسی دُکھ میں مَیں نے ابتدائی موسم سرما گزارا۔ ٹھنڈا موسم آیا۔ میرا ظالم شوہر دُور تھا۔ آسمان میں کھردرے، کاٹنے والے، جھکڑ بلند ہوئے۔ اس آندھی سے مار کھا کر یہ جھکڑ بارانی طوفان لائے۔ جس سے تمام درخت ٹنڈ منڈ ہوگئے۔

۱۹۳۔ یہ درخت سائے، پھولوں اور پھلوں سے محروم تھے۔ اب ان پر پرندوں کی آمدورفت

نہ تھی۔ برف اور کہر کی زیادتی سے پیدا ہونے والی تاریکی نے آسمان کو چھپا دیا تھا۔ سڑکیں کٹ گئی تھیں۔ مسافر دھند کے خوف سے سفر نہیں کرتے تھے۔ خوشحال باغوں میں پھولوں کے جھنڈ کٹے ہوئے پیڑ کی طرح خشک تھے۔

۱۹۴۔ نوجوان عورتوں نے اپنے عاشقوں کو اپنی جھونپڑیوں میں چھوڑا (گرم موسم میں یہ جھونپڑے محبت کرنے کے لیے ناقص مواد سے تیار کیے جاتے ہیں) سردی کے خوف سے انہوں نے گرم گھروں میں آگ اور جائے پناہ تیار کی۔ اندرونی کمرے میں صرف محبت کے کھیل کا مزہ تھا۔ پارک میں درختوں کے نیچے سونا بالکل ترک ہو گیا تھا۔

۱۹۵۔ مختلف عطروں کے بہت زیادہ ڈھیر جمع تھے۔ رنگ رلیاں منانے والوں نے گنے کا رس پیا۔ اسے آگ پر تپا کر آدھا کیا۔ کُنڈ گُترتھی کے تہوار والے دن گول گول اُبھری ہوئی چھاتیوں والی خواتین نے مختلف طریقوں سے خوشی منائی۔ ان میں سے کچھ عورتیں بے کار اپنے بستر پر پڑی رہیں۔

۱۹۶۔ کچھ عورتوں نے موسموں کے بادشاہ بہار کی سالگرہ پر خیرات کی۔ ان کے محبوب ان سے اظہارِ محبت کے لیے ان کے بستروں پر گئے۔ مسافر میں اس وقت اپنے بستر پر تنہا محبت سے مغلوب پڑی تھی۔ تب میں نے اپنے دل کو پیام بر بنا کر اپنے محبوب کے پاس بھیجا۔

۱۹۷۔ میرا خیال تھا یہ میرے محبوب کو واپس لے آئے گا اور مجھے خوشی دے گا۔ میں نے یہ نہ سمجھا کہ میرا بے وفا وحشی دل بھی مجھے چھوڑ دے گا۔ میرا محبوب واپس نہ آیا۔ اس نے صرف پیام بر کو رکھا اور خود وہیں رہا۔ سچ پوچھو تو میرا دل غم کے بوجھ سے بھر کر کناروں سے چھلک گیا تھا۔

۱۹۸۔ اپنے محبوب سے رابطے کے ذریعے نفع تلاش کرتے کرتے میں اپنا سرمایہ ہار گئی۔ مسافر سنو! ماتم کرتے ہوئے میں نے یہ واستو پڑھی۔

۱۹۹۔ بہت زیادہ دُکھی ہو کر میں نے سوچا کہ میں اپنا دل پیغام بر کے طور پر بھیج چکی ہوں۔ یہ میرے خاوند کو نہیں لایا۔ بلکہ اس جگہ سے وابستہ ہو گیا ہے۔ جونہی میں نے اپنے ذہن میں یہ سوچا کہ محبوب کے ساتھ گھومنے کی خواہش میں مَیں اپنا پیارا دل بھی کھو چکی

ہوں۔رات دن میں روشن ہوئی۔ میں اس نتیجے سے مایوس ہوئی۔اپنے تصورات میں
مَیں پچھتائی۔اپنے آپ سے کہا یہ تو ہونا ہی تھا۔میں نے اپنا دل دیا لیکن اپنا محبوب نہ
لیا۔ایک کہاوت تھی۔جو کسی نے کہی ''گدھی اپنے سینگ لینے گئی اور ملاحظہ کروا اپنے
کان بھی کھو بیٹھی۔''

موسمِ بہار کے بیان میں:

۲۰۰۔ موسم سرما جس نے جنگل کی گھاس کو خشک کیا۔چلا گیا تھا۔تب خوشیوں سے بھرا مدُھ کا
مہینہ آیا۔ملایا کے پہاڑوں کی ہوا باقاعدگی سے چلتی تھی۔اور وہ جو اپنے عاشقوں سے
جدا تھیں محبت کی آگ ان کے دل میں زیادہ شدت سے جلتی تھی۔

۲۰۱۔ کیتکی درخت نے اپنے کھلنے کا حسین نظارہ پیش کیا۔جب یہ بہار پر ہوتا ہے تو یہ ہر
طرف اپنی ہریالی سے مسرت بخشتا ہے۔اس پر مختلف رنگوں کے نئے شگوفے اور پتے
تھے نئی جھیلوں پر مچھلی کا شکار خاص طور پر اپنی طرف بلاتا تھا۔

۲۰۲۔ انتہائی دلکش مختلف رنگوں کے ٹکڑوں کے لباس میں ملبوس،سفید گہرے اور سرخ پھولوں
کی چادروں میں لپٹی ہوئی دوست خواتین جب ایک دوسرے سے ملیں تو ایک
دوسرے کے جسم کو مختلف خوشبوؤں سے معطر کیا۔وہ مسلسل گیت گا رہی تھیں۔

۲۰۳۔ جیسے ہی ماتم زدہ سرما سورج کی حدت سے رخصت ہوا۔اُن کی چولیوں سے عطر کی
خوشبو آنے لگی تھی۔یہ دیکھتے ہوئے میں نے اپنی پیاری دوست خواتین کی محبت میں
ایک لنکوڈ کا نظم پڑھی۔

۲۰۴۔ ناقابلِ برداشت موسم گرما گزرا۔جبکہ میں نے موسمِ برسات کی خواہش کی۔موسم
خزاں زیادہ بدنصیبی کے ساتھ گزرا۔اور میں موسم سرما میں پہنچ گئی۔روتے ہوئے میں
نے کسی نہ کسی طرح اس ناخوشگوار ٹھنڈے لمس سے نجات پائی۔میں اپنے شوہر کو یاد
کرتے ہوئے تکلیف کے ساتھ موسم بہار گزار رہی ہوں۔

۲۰۵۔ یہ ایسے تھا جیسے نئی شاخوں نے ہاتھ بنا کر بہار کی دیوی کو اُٹھا لیا تھا۔شہد کی مکھی
بھنبھناہٹ کا شور پیدا کر رہی تھی۔کیتکی پھولوں میں موجود شہد اور خوشبو کے لالچ میں
وہ جنگل میں تیزی کے ساتھ آتی جاتی۔

۲۰۶۔ شہد کی مکھیاں ایک دوسری کو ڈنک مارتی تھیں۔ جب وہ درختوں سے رس چوستیں تو کانٹوں کی تیز نوکوں کی پرواہ نہیں کرتی تھیں۔ ایک خوشی کے خواہش مند عاشق کا جسم اس کی لذت کے لیے مجنونانہ خواہش میں آوارہ ہے۔ وہ اس کی محبت کے ساتھ احمقانہ لگاؤ کی وجہ سے وہ اپنے گناہ کا حساب نہیں رکھتا۔

۲۰۷۔ موسمِ بہار کو دیکھ کر میرے ذہن میں پریشانی افزوں ہوئی۔ سو مسافر میں نے ایک رہینہ نظم پڑھی۔

۲۰۸۔ جدائی کی جلتی آگ میں تند شعلوں سے بھرا ہوا محبت کا دیوتا دہاڑ رہا ہے۔ ایک لہر ہے۔ ایک مدہم روشنی کا ڈھیر ہے۔ جب کوئی اسے برداشت کر لیتا ہے جسے برداشت کرنا مشکل ہو؟ جس کا عبور کرنا مشکل ہے کہ خوف میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ پھر کیوں میری محبت کے قلعے کو بغیر خوف کے بیچا گیا ہے؟

۲۰۹۔ کالے بادلوں میں، کمشکا (درخت) خون کی بارش تھے۔ پلاشا (درخت) واقعی اپنے نام کی طرح گوشت خور دیو بنے دکھائی دیتے تھے۔ آندھی کی وجہ سے اور تمام چیزوں کو برداشت کرنا مشکل ہو گیا۔ سجانجنا (درخت) نے اپنے خوبصورت سرخ رنگ کے باوجود ناشاد کیا۔

۲۱۰۔ جب انہوں نے اپنے کثیر زرگل سے زمین کو پیلا اور سرخ بنایا تو نئے شگوفوں کے کھلنے نے مجھے زیادہ پریشان کیا۔ ایک خوشگوار ٹھنڈی ہوا چلی جس نے زمین کو ٹھنڈا کیا۔ لیکن اس نے میرے لیے ٹھنڈ پیدا نہ کی۔ سچ یہ ہے اس نے میرا گلا گھونٹ دیا۔

۲۱۱۔ وہ درخت جس کو لوگ غلط نام سے پکارتے ہیں۔ اشوکا کہ یہ غم سے آزاد ہے۔ اس نے نیم لمحے کو بھی میرے دُکھ کو کم نہ کیا۔ محبت کے دیوتا کی گستاخی سے میں اپنے جسم کے اندر زخمی ہو گئی تھی۔ یہ بات حتمی ہے کہ میرا شوہر ہی میرا یقینی مددگار ہے۔ نہ کہ شہکارا (ساتھی = آم) کا درخت۔

۲۱۲۔ یہ موقع ملنے پر جدائی کا خوف میرے دل میں بڑھ گیا۔ میں نے مور کی پکار سنی۔ جب وہ محو رقص ہوا۔ مسافر سنو! ایک مائی روبولان کے درخت کی شاخ پر مور کو بیٹھا دیکھ کر دوگا تھا میں نے گایا۔

۲۱۳۔ سوگوار مورنیوں کو دیکھ کر مجھے دُکھ ہوتا ہے اور میں خوش ہوتی ہوں جب رقص کرتے

ہوئے مور کی دُم پھیل جاتی ہے۔ میں دوبارہ دُکھی ہوتی ہوں جب نئے درختوں کے سراب کو آسمان کی طرف اٹھتا ہوا دیکھتی ہوں کہ یہ بادلوں سے گلے مل سکتے ہیں۔

۲۱۴۔ یہ گاتھا گاتے ہوئے میں روتے روتے چونکی جب میں نے اپنے دل میں دُکھوں کو جمع کیا کہ آخر کار یہ کب ختم ہوں گے۔ جدائی کی آگ کے شعلے میرے اعضاء پر بھڑک اُٹھے۔ میرے جسم کو محبت کے دیوتا نے اپنے تیروں سے نقصان پہنچایا تھا۔

۲۱۵۔ میں نے جانا کہ اس موسم کو برداشت کرنا اتنا مشکل ہے جتنا موت کے دیوتا کے پھندے کو۔ چنے ہوئے پھولوں کے کھلنے کی خواہش نے ہر طرف خوبصورتی بکھیر دی۔ آم کے درخت، گھنے ہوئے اور بغیر خلا کے آسمان تک بلند ہوئے۔ موسمِ بہار کے شروع ہوتے ہی نئے شگوفے نکلے۔

۲۱۶۔ تب سُر تکا درخت کی بلندی میں کالے رنگ کے پرندوں نے جذبات کی تمام اقسام کا مظاہرہ اس طرح کیا جیسے بھرت کا رقاص کرتا ہے۔ سب موسموں سے زیادہ مست کن موسمِ بہار آ چکا تھا۔ شہد کی مکھیوں نے میٹھی آواز نکالی۔

۲۱۷۔ پھر طوطے محبت کے ساتھ اپنے گھونسلے بناتے ہیں۔ پتو کا پرندہ نرم آواز نکالتا ہے۔ آہ! میں مشکل کے ساتھ ایک تکلیف دہ زندگی کو برداشت کر رہی ہوں زندگی جس پر ایسی محبت کی حکمرانی ہے۔

۲۱۸۔ وہ جس کے جسم کو بادل مغموم کر دیتے ہیں۔ اسے زیادہ عرصہ پانی سے نہیں بھرا جاتا۔ پھر کوکلا کی نرم آواز کو کیسے برداشت کیا جاتا۔ خوبصورت عورتوں کے گروہ گلیوں میں شہنائیوں کی آواز کے ساتھ سیر کرتے ہیں۔ لوگوں نے تینوں دنیاؤں کو بہرا بنا دیا۔

۲۱۹۔ بے مثال موسمِ بہار کے دنوں میں گرو گیری (نغمہ و سرود کا جلسہ) کا تہوار منایا جاتا ہے۔ اَن گنت ہاروں سے لدی عورتیں جنہوں نے جھن جھن کی آواز پیدا کرنے کے لیے اپنے کمر بند میں گھنٹیاں باندھ رکھی ہیں رقص، گیت اور دُھن تخلیق کر کے پیش کرتی ہیں۔

۲۲۰۔ لڑکیاں گپ شپ کرتی تھیں اور انہوں نے وہ گاتھا سنا جسے تازہ نو جوان عورتوں نے گایا جو کہ اپنے عاشقوں کی خواہش مند تھیں۔

۲۲۱۔ ایسے موقع پر جب عوام نے اپنے جذبے سے تہواروں کو ممتاز کیا تو محبت کے دیوتا نے

پورا ترکش میرے دل میں اُتار دیا۔

۲۲۲۔ مسافر اگر میں نے بولتے ہوئے شائستگی کو برقرار نہیں رکھا۔ کیونکہ میں بہت زیادہ غم میں مبتلا ہوں۔ جدائی کی آگ میں جلی ایک تنہا خاتون لیکن تم اس سے سخت لہجے میں بات نہ کرنا بلکہ اس سے نرم انداز میں براہِ راست مخاطب ہونا۔ ایسے انداز سے بات کرنا کہ وہ ناراض نہ ہو جائے جو مناسب ہو وہ اس سے کہنا۔ دلکش پیاری عورت نے مسافر کو دعا دی اور اسے اجازت دی کہ وہ چلا جائے۔

۲۲۳۔ مسافر کو رخصت کر چکنے کے بعد لمبی آنکھوں والی خاتون تیزی سے مڑی۔ اسی لمحے جب اس نے جنوب کی طرف دیکھا تو اچانک اپنے بہت قریب سفر سے واپس لوٹے شوہر کو دیکھا۔ وہ خوشی سے پھولی نہ سمائی۔ ایک عظیم نعمت غیر متوقع طور پر اسے حاصل ہو گئی تھی۔ بس جو لوگ بھی اس نظم کو گائیں اور پڑھیں خدا کرے کامیاب ہوں۔ تعریف اس خدا کی جس کی نہ کوئی ابتدا ہے اور نہ انتہا۔

ماخذات

۱۔ کالی داس، میگھ دُوت، مترجم: تحرا وجینی، مشورہ بک ڈپو، دہلی،

۲۔ پنڈت محمد شفیع علوی کاکوروی، مسلمان حکمرانوں کی ہندی قدر دانی، لکھنو، ۱۹۸۶ء۔

۳۔ سید حسن عسکری، سندیس راسک اپ بھرنشائی، مشمولہ: عہدِ وسطیٰ کی ہندی ادبیات میں مسلمانوں کا حصہ، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ ۱۹۹۵ء

۴۔ رتن پنڈوروی، ہندی کے مسلمان شعراء، دہلی، ۱۹۸۲ء۔

۵۔ ڈاکٹر سہیل بخاری، ہندی شاعری میں مسلمانوں کا حصہ، کراچی، ۱۹۸۵ء۔

۶۔ لعل چند بسمل، پہلا مسلمان جس نے ناٹک لکھا، مشمولہ، نوائے ادب بمبئی، جولائی ۱۹۶۵ء۔

۷۔ اعظم کریوی، ہندی شاعری، الٰہ آباد، ۱۹۲۹ء

۹۔ محمد انصار اللہ، تاریخ ارتقاء زبان و ادب، پہلا حصہ ابراہیم لودھی کے عہد تک، مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی، لاہور، ۲۰۰۶ء۔

۱۰۔ ڈاکٹر محمد حسن، قدیم ادب کی تنقیدی تاریخ، اٹھارویں صدی تک، اتر پردیش اُردو اکادمی، لکھنؤ ۱۹۸۶ء۔

۱۱۔ ڈاکٹر تنویر احمد علوی، شمالی ہند کی بولیوں اور بھاشاؤں میں بارہ ماسہ کی روایت، شاہد پبلی کیشنز، نئی دہلی، ۲۰۰۵ء۔

۱۲۔ Some Prominent Muslim Hindi Poets by Sansar Chandra Delhi, 1986.

۱۳۔ "Kavitavali" by Tulsi Das ed. by R. Allchin New York, 1984.

۱۴۔ The Samdesaraska of Abdul Rehman, by C.M. Mayrhofer, Motilil Banarsidass Publishers, Delhi, 1998.

۱۵۔ The Samdesaraska of Abdul Rehman, by: Sri Jina Vijaya Muni & Prof. Harivallabh Bhayani, Bharatiya Vidya Bhavan, Bombay, 1945.

۱۶۔ A History of Indian Literature 500-1399, by Sisir Kumar Das, Sahitya Akademi, Delhi, 2005.
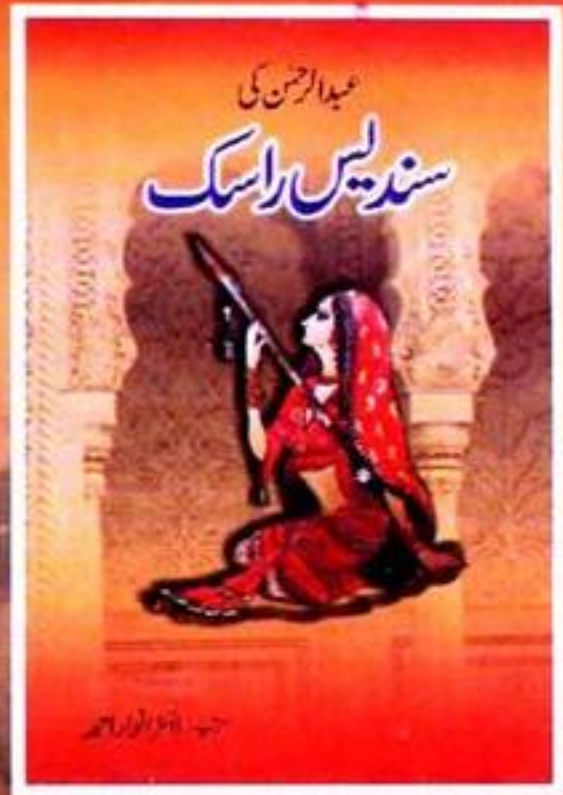
عبدالرحمٰن کی
سندیس راسک
شعبہ اُردو
بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان
Ph: 061 - 9210117, 9210108
Website: www.bzu.edu.pk
E-mail: urdu@bzu.edu.pk
E-mail: enwaar2001@yahoo.com